ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

مصنفہ ماہر لاتِ جنت و کمل خاندان عالیہ چشتیہ پیر محمد حسین ولد پیر تاج محمود چشتی

وقایع فرید الدین چشتی

معروف بہ

گلزار فریدی

حسب فرمایش عقیدت منش خدا بخش تاجر کتب لاہور

در مطبع محمدی واقع لاہور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس خالق افلاک کو جو ایک لفظ کن سے جمیع موجودات و مخلوقات پیدا کرکے مشت خاک سے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور صلوٰۃ والسلام اوس صاحب لولاک پر جسکی تعریف مین قران مجید نازل کیا صلی اللہ علیہ وسلّم و سلام چہار یار کبار حضرت امیر المومنین ابابکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ و حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ و امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ و امیر المومنین جناب حضرت مولا مرتضی کرم اللہ تعالی عنہٗ و حضرات حسنین و شہداء کربلائے رضی اللہ تعالی عنہ و آلہ و اصحابہ و اہل بیتہٖ و اتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین **بعدہ** کاتب الحروف فقیر حقیر بندہ **محمد حسین** ولد حضرت پیر تاج محمود مرحوم مغفور متوطن خاص **پاکپٹن** شریف اولاد زبدۃ الاصفیا و فخر الاولیا عاشق ذات کبریا خواجہ بحر و بر شاہ فرید الدین گنجشکر قدس اللہ سرہ العزیز خدمت مین صاحبان اہل اسلام ملتمس ہے کہ اکثر ان ایام مین زبان اردو کا بہت رواج ہو رہا ہے اور ملفوظات کی عبارت فارسی مین ہوتی ہے ناظرین کو بدون کمال علم فارسی اور محاورہ کے مطلب حاصل کرنا محال ہوتا ہے اسواسطے اس خاکپائے درویشان اہل تصوف نے حسب الارشاد فیض بنیاد و مخزن لطف و سخا حضرت دیوان مخدوم پیر اللہ جوایا صاحب سجادہ نشین حضرت جناب بابا فرید الدین صاحب تمام احوال ابتدا سے انتہا تک سلسلہ وار کتب ہائے تواریخ قدیمہ مثل جواہر فریدی و سیر الاقطاب و سیر الاولیا و مرات الاسرار و فتوح الشام و فتوح المصر و مرغوب القلوب و تاریخ خورشید جاہ و رسالہ ہائے بہشتیہ فریدیہ مولوی بدر الدین صاحب و چند رسالہ

ہائی دیگر سے حسب و نسب و حالات جد پاک و تولد و تعلیم علم مجاہدہ و تربیت پیر دستگیر اپنے سے و سیر ملکہا و سکونت پاکپٹن و وفات و مرمت روضہ منورہ و تقرری دروازہ بہشتی بارشاد روحی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم و بنار رسوم عرس حسب تجویز حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین محمد احمد بداونی صاحب و ذکر خلفاء و اولاد حضرت فرد الحق بابا فرید الدین علیہ الرحمۃ والغفران اور چند مسائل تلقین و فواید تعظیم و خدمت و صحبت صالحین و اولاد صالحین کا بتوفیق ایزد منان و استعانت ارواح پاک بزرگان علیہم الرضوان کہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری المقدس میں یہہ رسالہ یعنے کتاب جمع کرکے نام اسکا **گلزار فریدی** مقرر کیا جو مطالعہ اسکے سے سہلتر تمام حالات خاندان چشتیان و اولاد سجادہ نشینان و مریدان و معتقدان کا واضح ہو جاوے اور بندہ کاتب الحروف کو دعا خیر و عافیت ایمان سے یاد فرما کر جسجگہ سقم ہو تصحیح کرین الانسان مرکب خطاو النسیان کیونکہ جائی شنیدہ ملک پنجاب ہی غرض طلب میرا حالات بزرگان کے اظہار کرنیکا ہے۔ نہ کہ فہمیہ سنجی کا۔ اور اس کتاب کو دوازدہ باب پر تقسیم کیا گیا **باب اول** در بیان حسب و نسب و سلسلہ جدی و خلافت و آمدن جد پاک عرب سے ایران میں اور ملک پنجاب۔ و تولد و تعلیم علوم مجاہدہ و شیخ بابا صاحب **باب دوم** در بیان سیر و ملاقات بزرگان دین اور نعمت حاصل کرنا ہر ایک سے حرمین شریفین و بغداد مبارک جانا بابا صاحب **باب سوم** در بیان فیض یافتن خدمت جناب پیران عظام اپنے سے نعمت و خرقہ خلافت و رخصت ملک پنجاب **باب چہارم** در بیان سکونت اجودہن عرف پاکپٹن بارشاد پیران عظام **باب پنجم** در بیان شادی نکاح و نام ہمائے اولاد بابا صاحب **باب ششم** در بیان خلفاء و مریدان بابا صاحب و ذکر رسومات عرس مولانا بدر دیوان صاحب **باب ہفتم** در بیان انتقال و بنار روضہ و باب بہشتی **باب ہشتم** اسما سہبائے ہشش فرزند و بائیس پوتے کا۔ **باب نہم** در بیان احوال سجادہ نشینے حضرت دیوان شیخ

بہاء الدین صاحب سجادہ اول وبنا رسوم عرس حسب تجویز محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیا صاحب

باب دہم دربیان رسومات وخرچ بہ تفصیل عرس مبارک میلہ باباصاحب کہ اب کی اسوقت ہوتا ہے۔ ابتدا از رسوم عید فطر سے **باب یازدہم** دربیان احوال سجادہ نشینان وآسامی او ر از مدت خلافت ایشان تا زمانہ حال **باب دوازدہم** دربیان مسائل تلقین بمتبدیان وبیان فوائد خدمت وتعظیم اولاد صالحین **باب اول** حسب ونسب سلسلہ جدی وخلافت وآمدن جد پاک عرب سے ایران میں اور ملک پنجاب وتولد وتعلیم علوم مجاہدہ وسیر باباصاحب۔

حضرت بابا فریدالدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت خواجہ جمال الدین لقب سلیمان بن حضرت ملک العلماء مولانا شعیب قریشی شہزادہ کابل بن حضرت خواجہ احمد شاہزادہ بن حضرت خواجہ یوسف شاہزادہ بن حضرت خواجہ شیخ محمد بن حضرت خواجہ شہاب الدین شہزادہ بن حضرت شاہ احمد المعروف فرخ شاہ بادشاہ کابل بن حضرت نصیر الدین بادشاہ بن حضرت محمود شاہ المعروف بشہنشاہ بادشاہ بن حضرت سامان شاہ بن حضرت سلطان مسعود شاہ بن حضرت خواجہ عبداللہ شہزادہ بن حضرت خواجہ واعظ الاصغر بن حضرت خواجہ واعظ الاکبر بن حضرت خواجہ ابوالفتح کامخ بن شاہ اسحاق بادشاہ بن حضرت خواجہ ابراہیم بادشاہ بلخ بن حضرت خواجہ ادہم قریشی بن حضرت خواجہ سلیمان بن حضرت خواجہ منصور قریشی بن حضرت خواجہ ناصر الدین بن حضرت خواجہ عبداللہ بن حضرت امیر المومنین وامام المسلمین دوم اصحاب کبار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر قریشی کی لقب فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پیشتر شجرہ جدی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دہم چہار یار متفق ہوکر اہل قریش کا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ وحضرت مہتر ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ کو ملتا ہے اور پیشتر حضرت آدم صفی اللہ کو چنانچہ حضرت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رواح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر

بن مالک ابن نضر بن کنانہ بن خذیمہ بن مدرک بن الیاس بن مضر ابن نزار کنی بن معد کنی ابن عدنان ابن آودہ ابن امسع ابن ہمیغو ابن ثابت ابن دبنت ابن المصیح ابن جمیل ابن قیدار بن قیضان - ابن حضرت مہتر اسمٰعیل علیہ السلام ابن مہتر ابراہیم علیہ السلام - ابن آذر ابن تارخ ابن اشنوخ ابن زعران ابن قانع ابن غالب ابن شالح ابن فخشد ابن سام ابن حضرت مہتر نوح پیغمبر علیہ السلام ابن لمک ابن متوشلح ابن اخنوخ ابن دہو حضرت ادریس علیہ السلام ابن یرد بن مہابیل ابن قیضان ابن انوش ابن حضرت شیث پیغمبر علیہ السلام ابن حضرت مہتر آدم پیغمبر صلوات اللہ وسلام علیہ السلام - اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین - **دربیان سلسلہ** خلافت سجادہ نشینان خاندان فریدیہ کا حضرت دیوان مخدوم پیر اللہ جوایا صاحب سجادہ خرقہ خلافت و دستار و نعمت باطنی حضرت دیوان مخدوم پیر شرف الدین صاحب سے حاصل کی الیشان حضرت مخدومنا دیوان شیخ پیر محمد یار صاحب الیشان مخدومنا مولانا دیوان پیر غلام رسول صاحب الیشان دیوان پیر عبد السبحان صاحب شہید اکبر الیشان دیوان خواجہ محمد یوسف صاحب الیشان دیوان خواجہ محمد سعید صاحب

الیشان دیوان خواجہ محمد اشرف صاحب الیشان دیوان خواجہ شیخ محمد صاحب الیشان دیوان خواجہ ابراہیم صغریٰ صاحب الیشان دیوان خواجہ فیض اللہ صاحب الیشان دیوان حضرت خواجہ حاجی الحرمین تاج الدین محمود صاحب الیشان دیوان حضرت ابراہیم کبریٰ صاحب الیشان دیوان خواجہ شیخ محمد صاحب الیشان دیوان خواجہ پیر عطاء اللہ صاحب الیشان دیوان خواجہ احمد شاہ صاحب الیشان خواجہ یونس صاحب الیشان دیوان خواجہ بہاؤالدین صاحب الیشان دیوان خواجہ نور الدین صاحب الیشان دیوان خواجہ منور شاہ صاحب الیشان دیوان خواجہ فضیل صاحب الیشان دیوان خواجہ معز الدین صاحب الیشان دیوان خواجہ علاؤالدین صاحب ثانی لقب سوجد دریا

الیشان حضرت مخدوم خواجہ بدر الدین صاحب لقب سلیمان الیشان حضرت بابا فرید الدین گنجشکر صاحب
الیشان حضرت شاہ قطب الدین صاحب بختیار اوشی کاکی دہلوی الیشان شاہ معین الدین صاحب
والی ہند اجمیری۔ الیشان حضرت خواجہ عثمان ہارونی صاحب الیشان حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی
صاحب الیشان حضرت خواجہ مودود چشتی صاحب الیشان حضرت خواجہ ابو یوسف صاحب الیشان حضرت خواجہ
شاہ محمد صاحب چشتی الیشان حضرت خواجہ شاہ احمد صاحب الیشان حضرت خواجہ اسحاق شامی
چشتی صاحب الیشان حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری صاحب الیشان حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری صاحب
الیشان حضرت خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی صاحب الیشان حضرت خواجہ ابراہیم بادشاہ بلخ
صاحب الیشان حضرت خواجہ فضیل بن عیاض صاحب الیشان حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید صاحب
الیشان حضرت خواجہ حسن بصری صاحب الیشان حضرت جناب مولا مرتضے شیر خدا کرم اللہ وجہہ الیشان
حضرت جناب رسالتمآب سرور عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین
بیت خواجگان چشت ما در ہر دو عالم بہتر اند ۔ از عنایت حق تعالی پیر و میر و بہتر اند ۔ ہر کرا جاوید
باید جنت الماوا بہشت ۔ ہر زمان با صدق خواند شجرۂ پیران چشت ۔ **دربیان** آمدن جد پاک بابا
فرید صاحب عرب سے ایران مین۔ **نقل** ہے کتاب فتح الشام و فتوح المصر سے بعد وصال حبیب خدا
اشرف الانبیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسند خلافت پر حسب الارشاد صاحب لولاک جناب امیر المومنین
حضرت ابا بکر صدیق جلوس فرما ہوئے وقت خلافت انکی مین اصحاب تمام نی مشورہ کر کے لشکر اسلام
کو واسطے فتح ملک شام و مصر روانہ کیا تا حد دمشق تک جب راہ انکو شہر دمشق لشکر اسلام نے فتح کیا اور
درات مدینہ منورہ مین جناب حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا وصال ہوا پہر مسند خلافت پر حسب
الحکم سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب صاحب جلوس فرما ہوئے
زمانہ خلافت انکے مین تمام شہر و ملکہا زیر حکم مسلمانونکی ہوئے نصارے و یہود سب نے اسلام اختیار کیے

خراج واسطے بیت المال کی ذمہ انہیں مقرر کیا تب حضرت عمر صاحب نے تمام ملکہا و شہرہا مین اصحاب کبار
و اولاد ونکی سے امیر مقرر کرکے واسطے لینے خراج و ترقی امورات اسلام قائمقام کر دیئے اس زمانہ مین
سلطنت اسلام قایم ہوئی۔ القصہ حضرت عمر صاحب کی اولاد بعضے یمن مین اور بعضے ملک عرب مین
فرمانروای رہی ۳۰۱ سنہ ہجری المقدس مین حضرت ادہم درویش کامل اولاد جناب عمر خطاب صاحب مین
شہر عرب سے علایق دنیاوی تمام راہ خدا تعالے مین صرف کرکے عبادت الٰہی مین مشغول ہو کر سیاحی کیواسطے بلخ
مین اگئے قدرت الٰہی سے ساتھ دختر شاہ بلخ کے شادی ہوئی یہہ قصہ طول و اکثر کتابون مین مشہور معروف
ہے۔ اور بطن اس دختر سلطان سے حضرت سلطان ابراہیم تولد ہوئے چونکہ شاہ بلخ کا نرینہ فرزند اور کوئی
نہ تھا بعد انتقال ہونے شاہ کے سلطنت و حکومت حضرت ابراہیم صاحب کو ملی پس چند مدت کو حضرت ابراہیم
صاحب کو جذبہ اشتیاق الٰہی پیدا ہوا علایق دنیاوی و سلطنت سے دست بردار ہو کر تحویل فرزند اپنے
شاہ اسحاق کے کردے اور خود مجرد ہو کر صحبت پیر دستگیر اپنے حضرت جناب خواجہ فضیل بن عیاض مین
داخل ہوئے اور شب و روز عبادت الٰہی مین مصروف ہو کر فیض باطنی و خرقہ خلافت حاصل کیا۔ القصہ نسل شاہ
اسحاق مین سلطنت و حکومت تا زمانہ فرخشاہ بادشاہ کابل تک آئے بعد انتقال فرخشاہ سلطنت و حکومت
خاندان غزنوی مین پہونچی اور اولاد فرخشاہ کے واسطے شاہان غزنی نے علاقہ کابل خرچ ضروریات
کے لئے سپرد کیا **ذکر در بیان آمدن جد پاک بابا صاحب کابل سے ملک پنجاب مین۔** **نقل ہے** تاریخ
جواہر فریدی سے جو حضرت قطب الاقطاب زبدۃ الانبیاء فرد الاولیاء بابا فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ
اولاد شاہزادگان فرخشاہ بادشاہ کابل کے ہین چنانچہ سلسلہ مین مرقوم ہو چکا ہے جس وقت مملکت کابل
تصرف مین فرخشاہ کے تہی تمام شاہان زیر حکم فرخشاہ تہے اور مملکت کابل زیادہ مملکت غزنی سے تہی
بعد انتقال فرخشاہ کے مملکت و سلطنت نے بحوادث روزگار خلل پایا اور تخت شاہان غزنی کی ہوئی شاہان
غزنی نے شہزادگان فرخشاہ کو علاقہ کابل کا واسطے خرچ ضروریات کے عطا کیا اور ہر طرح سے شاہان غزنی

اعزاز و اکرام اور پرورش اولاد فرخشاہ کی کرتے رہی چنانچہ ہمشیرہ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح ساتھ خواجہ شعیب جد باباصاحب کے ہوا اور بطن سعید اونکے سی تین فرزند پیدا ہوی۔ اول حضرت جناب خواجہ جمال الدین۔ والد باباہ فریدصاحب دوم خواجہ احمد سیوم شیخ سعد حاجی۔ القصہ اولاد فرخشاہ کا کابل مین ارام سے گذر اوقات کرتے رہے تا غایت جب چنگیز خان ہلاکون نے غدر کرکے کابل و ملک ایران توران غزنی کو فتح کرکے تہ تیغ کیا اوس غدر چنگیز خان ہلاکون مین والد حضرت خواجہ شعیب صاحب بحالت جنگ شہید ہوئے اور سلطنت ایران مین زلزلہ پیدا ہوا اسموقعہ پر اکثر بہت امراو فضلاو علماو درجہ شہادت کو پہونچی بہت لوگ ملک چھوڑکر پنجاب مین اگئے چنانچہ خواجہ شعیب صاحب معہ برسہ فرزندان و اہل عیال کابل سے سال ۵۱۹ ہجری المقدس بعہد خلافت سلطان شہاب الدین غوری ہمشیرہ زاد سلطان محمود غزنوی جو بادشاہ دہلی تہا اور اوسی زمانہ مین سلطنت اسلام ہندوستان مین مقرر ہوی تہی لاہور مین اگئے چنانچہ صوبہ لاہور نے خدمت شاہ دہلی بذریعہ عرضی گذارش بہیجی۔ اوسپر شاہ دہلی کا حکم صادر ہوا کہ شہزادگان اولاد فرخشاہ کابل سے انتقال کرکے لاہور مین اگئے ہین اونکے حسب خواہش عہدہ دینی یا دنیاوی دیا جاوے اور جسجگہ چاہین قیام فرماوین۔ بجنس پروانہ شاہی صوبہ لاہور نے خواجہ شعیب صاحب کو ملاحظہ کرایا۔ تو حضرت نے فرمایا کہ کام ریاست جدی ہماری بخواہش ایزدی زیروزبر ہوگیا ہی اب ریاست دنیاوی کی ہمکو کچھ خواہش نہین اور علاوہ حضرت شعیب صاحب بڑے عالم اور فاضل تہے اور ہر وقت شغل علم و عبادت الٰہی مین مشغول رہتے تہے لاہور سے بہی انتقال کرکے براہ قصور طرف ملتان قبۃ الاسلام کے عازم ہوی صوبہ لاہور نے تمام کیفیت من وعن بخدمت شاہ دہلی تحریر کی۔ شاہ دہلی نے پروانہ واسطے خدمتگذاری بنام صوبہ ملتان ارقام فرمایا۔ صوبہ ملتان بتعمیل پروانہ مذکور استقبال کے واسطے راستہ میں حاضر ہوگیا۔ مگر حضرت خواجہ شعیب صاحب قصبہ کوٹھیوال جسکو اب چاولی مشائخ کہتے مین اپنی رہایش کے واسطے جگہ پسند فرماکر قیام فرمایا۔ اور علاقہ ملتان مین اکثر اسلام اور ملک ہند سے زیادہ تہا بلکہ بہت

لوگ شریف یعنی علوی سید قریشی عرب و ایران وطن اپنا جو غدر مذکور میں گرد نواح ملتان مین آگئے تہے ہر دوستے
اونہوں نے وہ جگہ پسند فرما کر قیام فرمایا اور شب و روز عبادت الٰہی و تدریس علم میں مصروف رہے چنانچہ جب
لوگ اونسے درجہ فضیلت کو پہونچی اور شاہ دہلی نے جاگیر ہشت ہزار روپیہ معہ قصبہ کوٹھیوال مذکور بنام حضرت
خواجہ شعیب صاحب واسطے خرچ ضروریات خانگی کے مقرر کی اور شاہ دہلی جو نسبتہ داران شاہ غزنی سے تہا
بالصلاح تمام عدالت علاقہ کوٹھیوال جو سلطنت اسلام مین متعلق عہدہ قضا کی تہی تحویل حضرت خواجہ شعیب
صاحب کی کردی اور خواجہ شعیب صاحب اوس جگہ قیام پذیر ہو کر بود و باش کرنے لگی اور پسر اپنے حضرت خواجہ جمال الدین
ابا بابا صاحب کے شادی ساتھ بی بی قرسیم خاتون دختر حضرت مولانا وجیہ الدین لقب خجوندی اولاد حضرت
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عم پاک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جو اوسی غدر چنگیز خان ہلاکو خان
مین بہ نواح ملتان قصبہ کوٹھے کروڑ مین سکونت پذیر ہوئی تہے عقد نکاح کیا اور بطن سعید اوس مائی صاحبہ سے
تین فرزند اور ایک دختر والا گوہر پیدا ہوئے ۔ اول حضرت عزیز الدین صاحب دوم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر صاحب
سوم حضرت نجیب الدین متوکل مزار عزیز الدین صاحب کی قصبہ مذکور مین واقع ہے اور اولاد اونکی کا کچہ پتہ نہین
اور حضرت نجیب الدین صاحب کی مزار اور اولاد دہلی شریف مین زیارت گاہ خلق اللہ ہے ۔ اور عفت پیرایہ دختر
مسماۃ جمیلہ خاتون والدہ ماجدہ جناب حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کی تہی جو قصہ اونکا آگے آویگا اور کشف و خوارق عادات
مائی صاحبہ جناب بابا صاحب کی بہت ہین پہلے جو تلقین بابا صاحب کو حاصل ہوئی مائی صاحبہ سے ہوئی نقل ہے
محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین صاحب سے جو ایک رات جناب بابا صاحب نماز تہجد مین مشغول تہی ایک دزد گہر مین واسطے
دزدی کے آیا کرامت مائی مستورہ مغفورہ سے دیکہا ایک اندہا ہو گیا تب اوسنے زبان سے اقرار کیا اور کہا جس صاحب
کشف کی کشف سے آنکہ میری نابینا ہو گئی ہے اگر آنکہ میری بینائی پاوے تو پہر کار دزدی سے توبہ کرکے ہاتہ اوس
صاحب کشف کے مسلمان ہو جاؤنگا تب مائی صاحبہ نے درگاہ ایزدی سے واسطے اوسکے بینائی کی طلب کری اوسکو
بینائی حاصل ہوئی بوقت صبح وہ مرد اپنے عیال و اطفال کے ساتھ ایک برتن چہران کا پر کرکے دروازہ مائی صاحبہ

پر آیا اور ہاتھ مائیصاحبہ سے اسلام حاصل کیا چنانچہ نسبت خدمت اور مجاہدہ سے کمال درجہ ولایت کا
حاصل کیا اور قبر شریف قصبہ مذکور میں ہی بہت لوگ زیارت مزار شریف اونکی سے فیضیاب ہوتی ہین

نقل ہی جب وہ مرد دروازہ مائیصاحبہ پر آیا تو مائیصاحبہ نے اوسکی نام دریافت کیا تب اوسنے
عرض کی کہ نام میرا چاوا قوم ڈوگر ہے ہوں مائیصاحبہ نے زبان سے فرمایا کہ نام تمہارا عبد اللہ اور چاولے
مشائخ لقب ہوا اوس روز سے قصبہ کوٹھیوال بھی بنام چاولی مشائخ کے مشہور ہوا مزار والدہ صاحبہ
حضرت باباصاحب اور والد صاحب اور جد پاک و برادر کلان و عم اور پسر خواجہ نصیر الدین اور چچ
مزار ہائی حالی قصبہ چاولی مشائخ مین موجود ہیں اور اونکی زیارت سے مردمان کو فیض حاصل ہوتا ہے

نقل ہی در بیان تولد آنحضرت کتاب جواہر فریدی مین مرقوم ہے کہ حضرت بابا فرید صاحب شب
غرہ ماہ رمضان المبارک شب سہ شنبہ ۵۶۹ ہجری المقدس مین تولد ہوئی اوس رات کو نہایت ابر
تھا چاند نظر نہ آیا تب صبحکو مخلوق جمع ہو کر خدمت والد بزرگوار باباصاحب حضرت خواجہ جمال الدین
سلیمان جو عالم اور صاحب فتویٰ بھی مسند شرع پر اوسوقت تھی واسطے لینی حکم رکھنے روزہ کے آئے
اوسوقت ایک شخص ولی اللہ اونکے پاس بیٹھی تھی اُس ولی اللہ نے فرمایا آج لڑکا حضرت کی گھر مین
پیدا ہوا ہے وہ قطب الاولیا اور زبدۃ الانبیا رہیگا اور وہ مرد ابدال تھی واسطے تہنیت کے پاس حضرت
جمال الدین صاحب کے آئی تھے اونہوں نے فرمایا کہ جا کر مائیصاحبہ اس لڑکے کی سے دریافت کرو اگر بعد صبح کے
دودھ نہیں پیا تو رمضان شریف ہے اگر پیا ہے تو نہیں عند الدریافت مائیصاحبہ جناب باباصاحب سے معلوم ہوا
کہ بعد نصف شب کے دودھ نہیں پیا اسوقت باپ حضرت نے باتفاق اُس ولی اللہ کی حکم روزہ رکھنے کا تمام
مردمان کو دیا صبحکو گرد نواح ملتان وغیرہ جگہہ سے خبر آ گئے کہ رمضان کا روزہ آج ہی ہے تمام رمضان شریف
مین حضرت باباصاحب شب کو دودھ پیتے اور دنکو نہ پیتے تھے۔ اسبات سے ثابت ہوا کہ حضرت باباصاحب
مادر زاد اولیا تھے چنانچہ بمجرد تولد بلحاظ ماہ رمضان سے دنکو دودھ پینا بند کیا چونکہ حضرت باباصاحب

سعید ماہ مین تولد ہوئی تہی اسواسطے والدین نی مسعود الدین نام رکھا اور نام فرید جناب آلہی سی درجہ فرزندی
کی عطا ہوا اور نام گنجشکر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عطا ہوا اور نام باباصاحب کا پیران
عظام سی ملا ان نامہائے مبارک کی روایات جواہر فریدی وغیرہ تواریخون مین بہت مرقوم ہی القصہ جب حضرت
باباصاحب عمر چہار برس کو پہونچی تو بظاہر اگرچہ معصوم تہی لیکن باطن مین نور الہی سے آراستہ پیراستہ
تہی مائی صاحبہ نی مکتب مین بٹہلایا اور خود تعلیم نماز کی شروع کی ایکروز حضرت باباصاحب نے والدہ صاحبہ
سی پوچہا کہ نماز پڑہنے سی کیا چیز حاصل ہوتی ہی تب مائی صاحبہ نی فرمایا کہ شکر حاصل ہوتی ہی کیونکہ اکثر بچونکو
رغبت شکر کے ساتھ ہوتی ہے اسواسطے مائی صاحبہ وقت نماز پارچہ بچہاکر نیچے پارچہ کی قدری شکر مخفی
رکھدیا کرتے تہی جب جناب باباصاحب نماز سے فارغ ہوتے تو بعد دعا کے مائی صاحبہ نیچی مصلا سے
شکر نکالدیتے تہے ایکروز باباصاحب ہمعمرون کی ساتھ گھر سے باہر چلے گئے کہ وقت نماز کا ہوگیا
حضرت باباصاحب نے ہمعمرون کو کہا کہ ہم نماز ادا کرلین اور ادہر طرف مائی صاحبہ کو انتظار ہوئی کہ آج مسعود الدین
وقت معہودہ پر باہر نماز گذاریگا اگر اوسکو حسب معمول شکر نہ ملی تو پردہ کہل جاویگا تب جناب آلہی مین متوجہ
بدعا ہوئی یا آلہی فرید الدین کو شکر کے ساتھ خوش کرنا چنانچہ وہ دعا مائی صاحبہ کی جناب الہی مین مستجاب
ہوئی جب نماز سے فارغ ہوی اور حسب معمول پارچہ اوٹہایا تو انبار دیکہے تو وہ شکر کا زیر پارچہ نماز کے پایا
ہمعمرونکو بھی دی اور آپ بھی خوشدلی سے تناول فرمایا جب حضور مائی صاحبہ کی پہونچے تو عرض کیا کہ ای مائی صاحبہ
ہر روز آپکے نماز پڑہنے سی قدری شکر حاصل ہوتی تہی - آج مینے جنگل مین نماز گذاری جناب الہی سی اتنی شکر حاصل
ہوئی کہ خود بھی کہائی اور تمام لڑکیونکو بہی تقسیم کی جب مائی صاحبہ نے ملنا شکر کا جناب الٰہی سے معلوم کیا تو فرمایا
کہ بیٹا تمہارا نام جناب الٰہی مین پسندیدہ ہوگا - اسواسطے شکر گنج کے نام سے مشہور ہوئے - اور بہی بہت روایات
اس نام کی جواہر فریدی مین مرقوم ہین اسجگہ طوالت کیواسطے نہین لکہا اور مائی صاحبہ فرماتی تہی کہ دوران
حمل کے جب فرید الحق شکم مین تہی بہت اسرار غیبی مجہکو معاینہ ہوتے تہی بہت ابدال اوتاد و اولیاء اللہ دید

ہونی سے پہلی بابا صاحب کے بیان فرماتی تہی کہ ایسا عارف کامل عاشق صادق ذات کبریا ہر دونی میں ہے
پیدا ہوگا۔ اور بعد پیدا ہونیکے بہت اولیا اللہ نے آکر مبارکبادی والد حضرت کو دی ہے۔ علاوہ بران
پہلے حضرت بابا صاحب خورد سالی میں جسطرف جاتی جمادات و نباتات و حیوانات ہر مخلوق الٰہی سے یہ
آواز سنتے اے فرزند تمکو رائیگان پیدا نہیں کیا واسطے عرفان اور عشق کی پیدا کیا ہے اس کام پر مستعد ہو
جاؤ۔ القصہ جب عمر سات برس کی ہوئی قرآن شریف قصبہ مذکور میں حفظ کر لیا ایک روز ماں صاحبہ جو اہیر
اول حضرت کے تہی سر پر پیار دیکر گود میں لیا اور وصیت فرمائی کہ اے فرزند اللہ جل شانہٗ پیدایش انسانکی
واسطے عبادت بلکہ معرفت کے کی ہے۔ نہ واسطے خواب خورش کے اسواسطے انسان کو اشرف المخلوقات
بناکر اپنے کلام پاک میں تعریف بیان کی وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ بسبب بوجھ اوٹھانی عرفان و عشق کے
چند جگہ تعریف فرمائی ہے تو پس انسان کو لازم کہ جس لئے یہ قالب تیار ہوا ہے اس کام پر مستعد ہونا
چاہئے۔ اب تمکو حقوق اپنے سی بحصہ راہ خدا تعالیٰ میں آزاد کیا اب تم زندگی اپنی کو علم و عبادت و عرفان
و عشق الٰہی میں صرف کرو اور بدرگاہ او سبحانہ کی التجا کی یا خداوند کریم اپنے فضل عمیم سے اس لڑکے مجہ
یتیم کو راستہ اپنے میں استقامت دارین نصیب فرما۔ چنانچہ دعا ماں صاحبہ کی مستجاب ہوکر الہام ہوا کہ اسکو
درجہ فردیت کا عطا ہوگا اور والد حضرت بابا صاحب کا انتقال اس سے پہلے ہی ہوگیا تہا۔ القصہ مع
ماں صاحبہ گہر سے رخصت ہوئی۔ سبحان اللہ زہے والدہ و زہے فرزند بعد اوسکے جناب بابا صاحب ملتان میں
پہونچکر مسجد مولانا منہاج الدین میں پڑہنا علم شروع کیا اور حضرت جناب والا پیر دستگیر شہید عشق ذات
کبریا بادشاہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی دہلوی صاحب بحکم الٰہی و خواجگان چشت آکر اوسی مسجد میں
نظر توجہ کی بابا صاحب پر مبذول فرمائی کہتے ہیں مسجد مذکور میں حضرت بابا صاحب کتاب نافع المسلمین
پڑہتے تہے جو حضرت شاہ قطب الدین صاحب سر بابا صاحب دیکہا یکایک آگئے اور فرمایا اے فرزند مسعود جو تمہاری
ہاتہ میں ہے کتاب نافع یا دیکہ کتب نہیں بلند ہوگئے کیا پڑہتا ہے۔ ان نظر شفقت کو دیکہکر عرض کی

کتاب نافع حضرت شاہ قطب الدین صاحب نے فرمایا نفع تمہارا اس کتاب مین ہی۔ اور باطن سی توجہ دیکر
ہستی موہومہ سے خالی کر دیا تب باباصاحب دست لبستہ قدمون پر گر پڑی اور عرض کیا یا جناب
نفع بندہ کا کتاب مین نہین نظر کیمیا اثر جناب مین ہی۔ اور یہہ بیت بہی زبان مبارک سی پڑہا بیت
مقبول تو جز مقبل جاوید نشد + وز لطف تو ہیچ بندہ نا امید نشد + عونت بکدام ذرہ پیوست دمی +
کان ذرہ بہ از ہزار خورشید نشد + لکہتے ہین کہ بیعت بہی اوسروز کی۔ القصہ جب حضرت خواجہ قطب صاحب
بطرف دہلی شریف روانہ ہوئے۔ باباصاحب بہی ہمراہ چلے راستہ مین جناب پیر دستگیر حضرت شاہ قطب الدین
صاحب نے زبان مبارک سی فرمایا ای بابا فرید تم ابہی علم ظاہر حاصل کرو کیونکہ جو فقیر بے علم ہے مسخرہ شیطان
کا ہوتا ہے۔ علم ظاہر بکمال حاصل کرو اور ہر وقت مین تمہاری پاس ہون حسب الحکم باباصاحب واپس ہوکر
تحصیل علم کچہ کابل و غزنی سے اور کچہ عرب وغیرہ جگہہ سے سیر کرکے بخوبی علم تحصیل کیا جو کچہ فتاوی
اور احادیث حضور کو یاد تہی محض سیر ملکون کا واسطے تحصیل علم او صحبت و ملازمت خاصان خدا تعالے
کے کیا ہر جسجگہہ اہل اللہ ہوتا اوسجگہہ خدمت اونکی مین بکمال لطف نعمت اوٹہاتی چنانچہ ہر خاندان کی
بزرگون سے نعمت حاصل کی اسمدت مین اکثر صایم الدہر رہکر افطار اپنا شاخون برگ درخت و سبنہای
جنگل مثل پیلو و ڈیلہ جو میوہ جنگلی ہوتا ہے کرتے رہی بعد دوازدہ سال کے جب خدمت مائیصاحبہ مین آئے
مائیصاحبہ نے شفقت مادری سی گذر اوقات کا دریافت کیا حضرت باباصاحب نی عرض کی کہ افطار
اپنا ساتہہ برگ درختون و سبنہائی جنگل سے کرکے عبادت الٰہی مین مشغول رہا ہون۔ مائیصاحبہ نی شفقت
مادری سے سر پر شانہ کرنا شروع کیا چونکہ موئی سر بے روغن و ژولیدہ ہوئی تہتے درد ہوئی خدمت
مائیصاحبہ مین عرض کی کہ درد ہوتا ہے۔ مائیصاحبہ نی فرمایا ای فرزند جیسا تمہارے مین جان اللہ تعالے
عطا کی ہے ویسا درخت بہی زندہ ہین۔ چنانچہ اللہ تعالی جلشانہ زندگی اونکی قرآن شریف مین
بیان فرماتے ہین کہ تمام درخت اور انگوری میری عبادت کرتے ہین زندگی اونکی آیات قرآن شریف

سے ثابت ہے جیسا ایک بال کھینچنے سے تمکو درد ہوا ویسا اونکو بھی درد ہوا ہوگا تمنے ظلم کیا۔ فرمانے مائی صاحبہ
سے بابا صاحب حیران ہوکر متاسف ہوئے اور بارگاہ الٰہی مین زار زار روئے اور دلمین کہا انقدر
مدت العمر ہمنے صنائع کی کچھ کام نکیا پہر مائی صاحبہ کی قدمبوسی کر کے رخصت ہوئے اور نان چوبین
کہ اب دربار شریف مین موجود اور زیارت گاہ خلق اللہ ہے اور یہ نان چوبین اول کاسہ جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا جب حضرت بابا صاحب کو عنایت ہوا اور قصہ اوسکا انشاء اللہ العزیز
آگے آویگا۔ بابا صاحب کنارہ اوس کاسہ کا رگڑ کر پیتے رہے۔ جب تہلا رہ گیا مثل قرص نان کے
واسطے تسکین نفس شکم پہ باندہ دیا اور رگڑ کر پینے کنارہ کاسہ سے حضرت بابا صاحب کو فیض و برکت
اتنی حاصل ہوئی کہ کچھ بیان نہین اور اشتہائے نفسانی دور ہوگئی کیون نہو جب رسول کریم صلے اللہ
علیہ وسلم اوس کاسہ مین خورد و نوش زبان مبارک سے فرماتے رہے اوس برکت سے نفسانیت تمام محو
ہوگئی۔ مانند فرشتون کے غذا اونکی ذکر الٰہی ہوگیا جو کوئی استفسار تمام طعام کرتا تو بابا صاحب فرماتے
طعام موجود ہے کچھ کہایا اور کچھ پاس رکہا ہے اسمین سنت نبوی بہی ادا ہوئی جیسا کہ چند مدت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی سنگ شکم پہ باندہ رکہا۔ **دلیل** ای عزیز ناف مقام ہوا کا ہے
اور گرد بگرد ناف کے معدہ ہے جسکو سالکان سیاہ نفس کہتے ہین اور وہین اوس ہوا کا ناف سے ملا ہوا ہے
اور معدہ جائے آتش کی ہے۔ جب ہوا آتش کو پہونچتی ہے تو اشتہا پیدا ہوتی ہے۔ پس شاغل لوگ
اوس ہوا کو زیر شکم سے لاکر ام الدماغ مین بند کرتے ہین اور سلطان الاذکار و انحد کا ذکر اسے کو
کہتے ہین اور ام الدماغ مقام ماہتاب کا ہے تب ماہتاب سے آب لطیف پڑکر آتش اشتہا کو زائل کردیتا ہے
تب مثل فرشتون کی غذا و تقویت اونکے ذکر و فکر الٰہی ہوجاتا ہے جیسا بابا صاحب نے کیا القصہ
بعد ایکے تا دوازدہ سال تحصیل علم ظاہری کرکے پہر خدمت والدہ صاحبہ مین تشریف لیگئے اور حال
اپنا بیان کیا جو اسمدت مین قرص چوبین شکم پہ واسطے تسکین نفس کے باندہی رکہی ہے۔ القصہ مائی صاحبہ

جو ہادی مراحل بابا صاحب کے تہے زبان فیض ترجمان سے فرمایا الیفرزند تمنے اسمرتبہ بہی خلاف واقعہ کیا
جو قرص جو بین پر جو نفس کو تو فع کیا تب حضرت اولیں کہا جو حقیقتہً اسمرتبہ بہی بسبب غیر واقعہ صادر
ہوا پہر حضرت بابا صاحب مائے صاحبہ سے رخصت ہو کر یاد الٰہی مین مشغول ہوے ایک روز سیر کرتے جنگل
مین نیچے ایکدرخت کے یاد الٰہی مین مشغول تہے اسی اثنا مین مرغ کنجشک ہائی آجمع ہو کر اوپر اوس
درخت جہان حضرت شغل کر رہے تہے بولنا شروع کیا اور شور مچایا چنانچہ شور کرنے مرغان سے یاد الٰہی
اور شغل ذکر محویت کا حضرت پر وار دہتا اوسمین خلل واقعہ ہوا تب اوسوقت حضرت جلال مین آکر زبان
سے کہا نشان سے فرمایا اے مرغان مرجاؤ جو تمہارے بولنے سے میری شغل مین فتور ہوا سو قدرت الٰہی سے
وہ چڑیان تمام مرگئین حضرت بابا صاحب نے جب شغل ربوبیت اور فنا فی اللہ سے نزول درجہ عبودیت
کو عالم ناسوت مین کیا دیکہا تو تمام مرغان مری ہوئی پڑی ہین بہت متاسف ہوئے اور نہایت عجز سے
جناب الٰہی مین متوجہ دعا ہو کر التجا کی یا الٰہی تو اپنی قدرت کاملہ و کرم سے خطا بندہ کی معاف فرما
اور ان مرغان کو پہر زندگی عطا فرما مجہسے قصور سرزد ہوا چنانچہ وہ دعا بابا صاحب کی جناب مستجیب
الدعوات مین قبول ہو کر حکم ربانی اور زبان فریدانی سے وہ چڑیان مردہ زندہ ہوئین مقولہ
از مصنف اسمین کوئی جائے اعتراض نہین کیونکہ اخبار مین وارد ہے الصّوفی یُحیی و یُمیت
جب اولیاء اللہ درجہ فنا کو پہونچتا ہے اور بقا باللہ ساتھ ذات کے ہوتا ہے مردہ کرنا اور زندہ کرنا
اونکے آگے آسان ہوتا ہے کیونکہ مسئلہ تصوف کا ہے جب اہل اللہ فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہوا
تو وہ بشریت اوسکی نہیں اوسوقت جو کرتے ہے ذات کرتی ہے صرف نام اوس ولی اللہ کا باقی رہتا ہے
تمثیل مولوی روم صاحب مثنوی مین فرماتے ہین کہ وجود درویش کامل کا مثل شمع کے ہوتا ہے جیسا
روشنی آفتاب کے روشنی شمع کو کم کردیتی ہے اور ہستی شمع کی آفتاب مین ہستی گم ہوتی ہے اور پنبہ اگر اوسپر
رکہی جاوے تو بسبب جلنے کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شمع روشن ہے ایسا وجود عارف کا ہستی

مسنی ذات مین محو ہوتا ہے مبین چشم تو افتاد وجودم ہمہ خاک شد * ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد
رفت مسعود یک جملہ صفات بشر * چونکہ ہمان ذات بود باز ہمان ذات شد * منور وجود ولے بینے
واسطے رہبری وامتحان اہل ضلال کے ہوتا ہے اور سوائے ذات کے بشر کو طاقت زندہ کرنا مردہ
کرنے کی نہیں حدیث قدسی لایزال عبدی یتقرب والی بالنوافل حتی احببہ و
کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی
بہا یعنے ہمیشہ بردیکی ڈہونڈتا ہے بندہ میری بسبب عبادت وخیرات تب اوسکو دوست رکہتی ہین
ہم اور ہوجاتا ہون کان اوسکے جسکے ساتھ وہ سنتا ہے اور آنکھ جسکے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ
جسکے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور پاے جسکے ساتھ وہ چلتا ہے۔ اسی حدیث شریفہ کی روم صاحب
تشریح کرتے ہین مثنوی شریف مین کہ اسوقت کلام وفعل حق مثنوی سے ہوتا ہے نہ بندہ سے مثنوی
اولیا را در درون ہم نغمہاست * طالبان را زان حیات بیبہاست * ہین کہ اسرافیل وقتند اولیا
مردہ را زیشان حیاتست ونما * جانہاے مردہ اندر گور تن * بر جہد آواز شان اندر کفن *
گوید این آواز ز آواہا جداست * زندہ کردن کار آواز خداست * نشنود آن نغمہا را گوش حس *
کز ستمہا گوش حس باشد نجس * نشنود نغمہ پری را آدمی * کو بود ز اسرار پریان اعجمی * گرچہ ہم نغمہ پری
زین عالمست * نغمہ دل برتر از ہر دو دمست * نغمہاے اندرون اولیا * اولا گوید کہ ای اجزای لا
گر بجوئیم ستمہ زان نغمہا * جانہا سر بر زنند از دخمہا * ہر ولی اللہ پر بغیر مجاذیب یہہ دو درجہ قایم رہتے ہین
کسیوقت درجہ ربوبیت کسیوقت درجہ عبودیت۔ درجہ ربوبیت مین تمام ذات قایم ہوتی ہین اور
درجہ عبودیت مین متقین اور راہ ہدایت طالبین کو حاصل ہوتا ہے یہہ درجہ سالک کا ہے جو عقل
ظاہر اوسکی قایم رہتی ہے۔ واسطے رہنمائی مخلوق کے کیونکہ درجہ ولایت قایم مقام درجہ نبوت ہے
بعد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ ولایت کا اصحاب کبار اور تبع تابعین و تا زمانہ حال تک

جاری رہا اور تا قیام زمانہ جاری رہیگا مثنوی روم صاحب ہمگسل از پیغمبر ایام خویش + تکیہ کم کن بر فن بر کام خویش + پس بہر دوری ولی قایم ست + آزمائش تا قیامت دایم ست + اور حدیث مین وارد ہے اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ حدیث شریف عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ جو شیخ زمانہ پیروی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قایم ہے وہ نبی اپنے زمانہ کا مثیل ہے اگر یہ سالک لوگ نہ ہوتے تو کسی متنفس کو راہ حق حاصل نہ ہوتا اور مجذوب جو ہوتے ہین ابتداء حال مین جب دریاء عشق الٰہی مین پڑتے ہین یکبارگی ہوش ظاہر اور بشریت گم ہو جاتی ہے اونسے تلقین کا راستہ جاری نہین ہوتا جیسا کہ صوفیاء عظام سے جاری ہوا البتہ جسپر عطا کرین یکبارگی اب جیسا بنا دیتے ہین سبحان اللہ صوفی کا ہونا زمانہ مین بہتر ہی اور جو نبی ولی ہوی ہین دو نو درجہ اُن پر تا اخیر دم قایم رہے ہین۔ جیسا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم گاہ بزبان معجز بیان سے فرماتے تہی درجہ ربوبیت مین اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِیْم گاہی اَنَا عَرَبٌ بِلَا عَیْن اور درجہ عبودیت مین فرماتے تہے عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اے عزیز یہ دو نو درجہ سالکان پر ہوتے ہین اگر ان اسرار کا بیان کرون تو اختصار مطلب سے رہ جاتا ہون اور علاوہ خوف لغزش مبتدیان کا بہی ہی قدری اس ہیچمدان نے یہ مسئلہ تصوف کا اس نیت پر درج کتاب ہذا کیا ہے کہ بہائی مسلمینون کو راہ عرفان سے بہرہ حاصل ہو اور بندہ کاتب الحروف کو دعا خیر و عافیت ایمان سے یاد فرماوین + القصہ بعد اسکے حضرت بابا صاحب کو سیر کرتے جنگل مین پیاس غالب ہوئی اباوی پر گئے تو ایک چاہ پر عورت کمال حسین نوکتخدا کہوے مین سے پانی بو کے چرسی کے ساتھ آب نکال رہی تھے۔ حضرت بابا صاحب نے اوس عورت سے درخواست پانی کی کی اوس عورت پارسا نے کہا یہ کچھ معاملہ چڑیون کا نہین جو تو مار دیگا حوصلہ کر پانی فرصت سے ملیگا پہر اوسنے پانی نکالکر حضرت کو پلایا حضرت نے اوس عورت سے دریافت کیا کہ اسقدر نعمت کشف عالم مثال اور صفائی دل کے

تنکو کس ذریعہ سے حاصل ہوئی۔ تب اُس عورت نیک صفت نے راست راست حضرت بابا صاحب
کے پاس بیان کیا۔ کہ چند مدت ہوئی والدین میرنے شادی میری ایک شخص کے ساتھ کردی لیکن
شوہر میرا بالکل کم عمر تھا جب انکو ہم دونوں ایک جگہ سوئے اچانک میرے شوہر کی زبان سے یہ آواز نکلی
اے مائی پانی پلانا کیونکہ طفولیت میں اکثر خواب یا بیداری کی حالت میں لڑکا کی جو چیز طلب کرتا ہے
نام مادر سے پکارتا ہے۔ کیونکہ الفت مادری بنسبت پدری زیادہ ہوتی ہے جب مینے آواز اُس شوہر
اپنے کی سُنی فی الفور کٹورہ پانی کا بہر کر ہاتھ پر پاس شوہر کے لائی۔ پہونچنے میرے سے وہ پہلی پہر خواب
مین ہوگیا مین پانی بدستور ہاتھ پر رکھ کر تمام رات کہڑی رہی صبحکو وہ بیدار ہوا اور پانی پیا عوض
اس خدمت کے حق تعالی جلشانہ نے یہہ مجھکو نعمت صفائی قلب عطا کیا۔ بعد اوسکے بابا صاحب کو وہ
عورت پاکدامن گہر مین ساتھ اپنے لیگئے شوہر اوسکا اور وہ عورت صالحہ دونو مرید ہوئے اور ایک
ریسمان جو اوس عورت نیک صفت نے اپنے ہاتھ سے کات کر رکھا تھا بابا صاحب کو دیا حضرت وہان سے
روانہ ہوئے۔ مدت تک سیر کرکے ایک جنگل مہیب ویران علاقہ گڑگاوان متصل قصبہ روارٹی مین
پہونچے۔ اوسجگہ حضرت کو پیاس ہوئے تلاش کرتے کرتے ایک کنواں جنگل مین پایا بابا صاحب
رسن اور ڈول کی تلاش مین ہوئے جو اگر کہیں دستیاب ہو تو پانی نکالکر پیین ناگاہ رمہ اہوان
دوڑتے ہوئے پہونچے اور آب چاہ کنارہ پر آگیا آہوان نے پانی پیا اور پہر روانہ جنگل ہوئے
جب بابا صاحب چاہ پر پانی پینے کیواسطے گئے تو پانی بدستور تلے چلا گیا۔ تب بابا صاحب
نے جناب ایزدی مین التجا کی کہ بندہ آہوان سے بہی کمتر ہوا اونکے ساتھ بھی نسبت نہین رکہتا
ندا الٰہی غیب سے ہوئی اے فرید آہوان صرف میرے توکل پر آئے تہے اور تم ڈول و رسن کے
توکل رکہتے ہو تب حضرت اس خیال فاسد سے تائب ہوکر اُس چاہ مین نماز معکوس جو وظائف
واسطے صفائے قلب کے اور محبوبین کے اکثر اعظم اور خواجگان چشت سے کئے صاحبان نے کیا

اور ابتدا ریہ وظالیف کوہ حرا مین جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کرتے رہے تھے یہ سنت نبوی بہی ادا کرے ہے کیونکہ بندہ نے غور کرکے ملفوظات مین دیکھا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی فعل حضرت نے بدون سنت کے نہین کیا اور قدم بقدم جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے چلے ہین تب منزل مقصود کو پہونچے بعضے روایات مین ہی جو بہت جگہہ جسجگہ حضرت بابا صاحب جاتے یہ وظالیف کیوہی مین کرتے جو روایات مین اور کئی جگہہ ہے کیوہے مشہور مین لیکن اصلیہ چاہ روار ہی والا مین ثبوت ہے وظائف کیا جیوڑہ سہ ریسمان جو دسعورت صالح نے دیا تہا اب درگاہ بابا صاحب مین موجود ہے پانو مین ڈالکر لٹک رہے اور بعضے روایات مین ہے جو ولیفہ بار اگر ادا کر لیتے اور پہر اوسے وظالیف مین مشغول ہوتے اکثر ملفوظات مین مرقوم ہے جو حضرت بابا صاحب سے تمام عمر مین مستحب بہی نہین فوت ہوا حالت صحو مین اور حالت محو مین ماخوذگی شرع کی بہی نہین واللہ اعلم مثنوی روم صاحب فرماتے ہین ✤ قوت جبرئیل از مطبخ نبود ✤ بود از دیدار خلاق ودود ✤ ہمچنین این قوت ابدال حق ✤ نے طعام و نی غذا نے طبق ساتھ تار ریسمان کے لٹکنا محض واسطے عالم اسباب کے تہا ورنہ چاہتے تو سوا اسی ریسمان کے زان ہو جاتے کیونکہ تعلق بشریت اوسوقت نہ تہا مثل فرشتون کے وجود مانند روح کے ہو گیا تہا القصہ ایسا زہد ریاضت اور مجاہدہ اس مرتبہ واسطے صفائی زنگ بشریت و تعنیات کسافت جو تہا مانده تہا اوٹھایا کہ اول حال خون وریم دراہ مینے سے جاری ہوتا تہا تب جناب الٰہی سے زہد الانبیاء کا خطاب پایا۔ لکہتے ہین جوالیس چلیہ دوازدہ سال مین کمال درجہ فنا فی اللہ اور بقا باللہ اور محویت کا انتہا حاصل ہوا جو جانورون نے اکثر ظاہری جسم پاؤن کے تلے آشیان کیا اور سوائے استخوان کے گوشت و پوست قلیل رہگیا ایک روز ایک زاغ نے اکثر گوشت و پوست باقیمانده کو کہودنے لگا اوسوقت حضرت بابا صاحب نے زبان عجز و انکسار نیاز

ہے یہہ دوہرہ ہندی زبان پر لائے **دوہرہ** سر سوپے تن پنجرہ جو تلمیان تہوکن کاگ • رب اجیون جی باہوری تودہن ہمارے بہاگ • **دوہرہ ثانی** کاگا سہب تن کہایو جو چن چن کہایو ماس • دو نین ہمارے چہوڑیو جو پیا ملن کی آس • **نقل** چودان چلہ آخیر حضرت بابا صاحب کا تہا او سوقت خدا حق تعالے جلشانہ سے ہوئی جو فرید کہی سو ہووی تین مرتبہ یہہ آواز غیبی ہوا۔ تیسری مرتبہ حضرت بابا صاحب نے زبان عجز سے درگاہ الہی مین عرض کی اللہ جلشانہٗ کری سو ہووی فقیر فرید کہے سو ہووے۔ یہہ وعدہ اُس وقت جناب الہی کا بابا صاحب کے ساتھ ہوا اور درجہ قبولیت کا کمال حاصل ہوا تب امر الٰہی سے خود بخود پاؤن آپکے ریسمان جیورہ سے کہل گئے آپ پانی مین جا پری غوطہ کہا کر جب کنارہ پر آ لگے سب بدن مبارک تروتازہ ہو گیا چہرہ نورانی مثل آفتاب کے منور ہوا حالت مراقبہ مین جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا۔ فرماتے ہین ای فرزند اب دہلی مین پاس خواجہ قطب الدین جو ہماری آل سے ہین جا کر مرید ہو نعمت باطنی تمہارے واسطے طیار ہے لے لو اور وہ کنوا اب قصبہ ریواڑی مین واقعہ ہے مردم دور ونزدیک سے پانی اوسکا نکالکر تبرکاً لیجاتے ہین۔ محافظان وخادمان اوس کنوی پر رہتے ہین۔ معافی بہی کچھ اوسکی مقرر ہے واسطے پرورش مسافران کے بعد اس مجاہدہ کے جب خدمت والدہ صاحبہ مین پہنچے اور احوال تمام اپنا بیان کیا تب ماںصاحبہ نے سر پر ہاتھ پہیر کر فرمایا۔ آفرین آفرین۔ مجاہدہ تمہارا درگاہ خدا تعالے جلشانہ مین پسند ہوا مرد اسطرح کرتے ہین۔ جسطرح اسمرتبہ تمنے نفس کے ساتھ خالص اللہ جہاد کیا کہ جہاد اکبر یہی ہے اور جہاد اصغر ہے مطابق فرمان حدیث شریفہ کے جو حضرت فرماتے ہین رجعنا الی جہاد الاصغر من جہاد الاکبر۔ شہید اکبر یہی ہے جو نفس کے ساتھ جنگ کرکے شہید ہوا **نقل** ہے جواہر زباتی حضرت جناب مولانا بدر الدین اسحاق صاحب کے اول حال مین جب عشق الہی پیر دستگیر

سیری پرواز دیہوا اُس شوق مین ایک روز کوہ پر ایک سنگ پر کہڑے تہے۔ جناب الہی سے الہام ہوا
اے فرید تم عاشق ہوگے یا معشوق ہماری حضرت بابا صاحب نے زبان عجز سے عرض کی خداوندا
استعانت و فضل و کرم تیرے سے عاشق ہونیکا ارادہ رکہتا ہون تب غیب سے ندا ہوئی راہ عشق
مین مصیتہاہائے بہت ہین حضرت نے عرض کی کہ آسان کرنیوالے بہی آپ ہین تب سنگ
جسپر حضرت کھڑے تہے اوسکو امر الہی ہوا جو اسکے بدن سے پوست اوتارلے حکم غیبی سے سنگ
مذکور سینہ کیطرح چسپان ہوکر تمام پوست اوکہاڑ لیا اسیطرح سے پشت کی طرف سے القصہ تمام پوست
اعضاء سے اوتار اگیا۔ صرف گوشت باقی رہ گیا تب حکم ہوا اے فرید تمکو کہا تہا جو راہ عشق مین
رنج بہت ہے اب بہی ہٹ رہو حضرت بابا صاحب نے زبان عجز سے عرض کی خداوندا اب تو بندہ نے
توفیق تمہاری سے اس راستہ مین قدم رکھ دیا ہے کشش حضور کے واپس نہین ہونے دیتی امید
واثق ہے۔ جو یہہ کشش بندہ کو منزل مقصود تک پہونچادیگے پہر باد کو حکم ہوا جو ان کے گوشت
مین سنگریزہ لگاؤ تب سنگریزہ لگنا شروع ہوا اوسحال مین بہی حضور الوز استعانت الہی سے صابر
و شاکر رہی لکہتے ہین جو مدت تک بابا صاحب نے عشق الہی مین بڑی بڑی مجاہدہ اوٹہائی تب خلعت
محبوبانی حاصل ہوئی اور درجہ احدیت سے درجہ فردیت کا عطا ہوا اوسوقت بھی نوے نام جناب باری
تعالی جلشانہ سے حضرت کو عنایت ہوئی جو اہر مین نامہاے مبارک تمام درج ہین اور ان پنج اسماء
کے واسطے حکم ہوا جو شخص واسطے مقصد دینی یا دنیاوی کے خلوص نیت سے چہلروز مین ایک
لکھ مرتبہ پڑہیگا مقصد آسان ہوگا آسامی مبارک۔ خواجہ فرید۔ مولانا فرید۔ حاجی فرید۔ شیخ فرید
درویش فرید۔ سبحان اللہ ایسا مجاہدہ کیا جو کمال درجہ قبولیت کا حاصل ہوا الحمد اللہ الحمد اللہ
کہ احقر العباد ہیچمدان ماکس کاتب الحروف غلامان دروازہ فردیت نشان کے ہین اللہ تعالے طفیل
حبیب پاک اپنے اور خواصان درگاہ کے بندہ مولف اور تمام آبار اجداد و اقربا و جمیع مومنین

ومومنات کو خزانۂ غفاری سے خلعت مغفرت کی عطا کریں۔ ای عزیز بندہ جب خواہش ہاے نفسانی کو ترک کرکے رضا و تسلیم کے درجہ پر قایم ہوجاتا ہے اور عاشق ثابت قدم راہ عشق پر ملتے اپنے گم کردیتا ہے۔ تب معشوق عاشق پر عاشق ہوجاتا ہے اور جویاے رضای عاشق کے معشوق ہوتا ہے جیسا عشق مجازی مین مائی زلیخا ابتدا و حال عاشق یوسف علیہ السلام پر تہیں آخر یوسف علیہ السلام اوسیطرح عاشق ہائیسا جب پر ہوے۔ عشق حقیقی مین بھی یہی صورت ہے جب اہل اللہ بعد امتحانات گوناگون کل آرزوہاے نفسانی ترک کرکے رضا و تسلیم حق تعالی کے اختیار کرتا ہے پہر ذات حق سبحانہٗ جویاے رضا بندہ خالص اپنے کے ہوجاتی ہے جیسا قرآن شریف مین ذات پاک وحدہ لاشریک کمال شفقت سے شان عبد خاص مین فرماتے ہین سورت مائدہ مین۔ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ یعنے محبت رکھتا ہے اللہ تعالے ساتھ اون لوگونکے جو دوست رکھتے ہین وہ لوگ۔ اونکو تفسیر حسینی وغیرہ مین اس آیت شریفہ کی بہت تشریح ہے۔ دیکھنے سے سرور پیدا ہوتا ہے اور دوسری جگہ سورت بقر مین فَاذْكُرُونِیْٓ اَذْكُرْكُمْ۔ یعنے ذکر کرو میرا تو ذکر تمہارا کرون۔ سورت عمران مین قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ جب عشق اور محبت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اتم درجہ کو ہونچا تو ذات کبریا رحبیب کا درجہ حضرت کو عطا فرماکر اس آیت مین محبت حبیب اپنی کے بیان فرمائی اور ذات حق جویای رضای حبیب اپنے کے ہوکر تمام مخلوق کے واسطے اس آیت مین تاکید اکید دوستی حبیب اپنے کی فرلیفہ فرمایا ہے ای عزیز ذات حق وراء الورا ہے سوائے برزخ کے وصول اوسکا محال اسیواسطے صوفیا عظام و اولیا کرام نے یہہ تین درجہ مقرر کیے ہین۔ اول فنا فی الشیخ۔ دوم فنا فی الرسول سوم فنا فی اللہ۔ اول حال مبتدیکو فنا فی الشیخ کا درجہ تلقین کیا جاتا ہے۔ جب مبتدی تصور مین برزخ شیخ سماسامنے کرکے ہستی آپنے ہستی شیخ مین گم کرتا ہے تب ولایت کے درجہ کے آثار اطوار اوسپر

وار دہوتے ہین پہر جب برزخ محمدی مین ہستی شیخ کی ہی ہو لکر فنافی الرسول ہوتا ہے تو تمام آثار
اطوار نبوت کے اوسپر لامع ہوتے ہین بعد اوسکے فنافی اللہ کے درجہ مین قایم ہوکر بقا باللہ ہو
جاتا ہے چنانچہ دوست رکہنا خدا تعالی کا عبد کو بدون متابعت جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ
وسلم کے محال اسیطرح دوست رکہنا جناب رسول صلے وسلم کا سوائے متابعت شیخ کے محال چنانچہ
مولانا روم صاحب فرماتے ہین بیت پیر باشد نردبان آسمان - تیر پران از کہ گردد وز کمان ؎
اور خود حضرت صلے اللہ وسلم فرماتے ہین اَصْحَابِی کَالنُّجُومِ بِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ
یعنے اصحاب میری مانند ستارونکے ہین جسکی روشنی پاؤگے اُس روشنی کے ساتھ روشنی آفتاب نبوت
مین ملجاؤگے اور راہ ہدایت کا حاصل کروگے اور جو شیخ زمانہ پیروی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر قایم
ہو شمار اصحاب مین داخل ہے کیونکہ دست شیخ کا دست رسول صلی اللہ علیہ وسلم ویَدُ اللّٰہِ
فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ تک بوساطت سلسلۂ پیران عظام کے منسلک ہوتا ہے اور سوائے شیخ کے
مجاہدہ راہ حق مین ہو نہین سکتا اور سوائے مجاہدہ کے مشاہدہ حاصل نہین ہوتا چنانچہ قول
صوفیہ صافیہ سایرست المجاہدات تکرم المشاہدۃ جب تک تعینات کسافتون
کے رفع نہین ہوتی وصول محال ہے مجاہدہ کے ساتھ دور ہوتے ہین جو نبی ولی کو نبوت یا
ولایت کا درجہ حاصل ہوا کمال مجاہدہ سے حاصل ہوا چنانچہ سرور کائنات خلاصہ موجودات
صلے اللہ علیہ وسلم جو نور سے جسم حضور کا پاک وصاف کر دیا تہا تاہم ہی آنحضرت نے کیسے کیسے
مجاہدہ اوٹہائے - تب خلعت نبوت سے مفتخر ہوئے اور وسیلہ جمیلہ مانند ہا یان عاصیان کے
ہوئے - تفصیلہائے مجاہدات حضرت جناب اقدس خواجہ فریدالدین گنجشکر صاحب کتابون مین
بہت ہین لیکن طوالت کے واسطے اختصار کیا گیا - واللہ اعلم بالصواب - انشاء اللہ العزیز
اگر جناب الہی سے مہلت زندگی کی ملی تو دوسری کتاب جسمین تمام احوال سلسلہ اور جملہ بزرگان

دین کا ارادہ کاتب الحروف ہے اور کچھ جمع بھی کری ہے یہ کتاب ناظرین کے واسطے احوال
مرقوم کیا گیا - جو ہندی زبان مین مطالعہ سکے سے تمام حالات حضور انور کا واضح ہو جاوے

باب دوم در بیان سیر و ملاقات بزرگان دین کے ساتھ اور نعمت حاصل کرنا ہر یک سے حرمین شریفین و بغداد مبارک کا جانا۔

نقل ہے کتاب خورشید جاہ سے زبانی سید محمد گیسو دراز خلیفہ عظام نصیر الدین چراغ دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ کے کہ جب والد بزرگوار بابا صاحب نے وصال پایا بارہ ہزار تنکہ اور ایک قصبہ کور
کوہٹوال جو معافی شاہان دہلی سے تہا میراث چھوڑا بعد چند عرصہ کے بہائیون نے کہا جو حصہ
اپنا لے لو یا خط لادعوی لکھدیو حضرت بابا صاحب نے بوجہ تقاضائے بہائیون کے خط لادعوی
لکھدیا - اور آپ ہر وقت مسجد مین عبادت الہی میں مشغول رہتے اول حال مین ایکروز حضرت شیخ جلال الدین
تبریزی رحمۃ اللہ علیہ جو کمال بزرگ زمانہ تہے واسطے ملنے بابا فرید صاحب کے تشریف لائی اور محبت
الفت و مہربانی فرما کر ایک انار بابا صاحب کو دیا حضرت نے وہ انار تمام حاضرین کو تقسیم کردیا اور ایک
دانہ واسطے افطار کے رکھ لیا - چنانچہ اوسی دانہ کے ساتھ افطار کیا مجرد کہانیکے کشف باطن زیادہ ہو گیا
دلمین کہا اگر تمام کہاتے اچھا ہوتا جب خدمت مین شاہ قطب الدین صاحب پیر و دستگیر اپنے کی گئے
ایکروز ماجرا انار کا خدمت اونکی مین بیان کیا حضرت خواجہ قطب صاحب نے فرمایا جو برکت اور فیض
تہا اوسی دانہ مین تہا جو تمہاری معسوم مین ہوا حضرت اجل سروری رحمۃ اللہ علیہ پیشتر پیدائش
حضرت بابا صاحب سے بیان فرماتے تہے - جواب ایک عاشق بارگاہ الہی کا پیدا ہوگا اور بعد پیدائش
جب اکر ملی تو گلی مین لیا اور بہت شفقت کی جب شیخ وحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کو ملی تو
اونہون نے بہی آغوش مین لیا اور کہا میرے سعادت سجادہ مین شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ
علیہ کے ملے تو بغور دیکھنے سے فرمایا ای فرید تم فرد عالم ہوگی اور فرمایا یہ کودک مشائخ روزگار کا

ہوگا اور کالی کملی جو کاندہے پر رکھی تہی عطا کی غرض تمام مشایخ سلف جو اوس زمانہ مین اور پیشتر گذرے تھے بیان فرماتی رہے جو ایسا عارف خدا و عاشق ذات کبریا پیدا ہوگا اور ہر ولایت مین تمام مشایخان روئی زمین سے سیر کرکے فیض اوٹھایا جو کتاب ہذا کے مین احوال تمام مرقوم ہے چنانچہ جناب والا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ جو قصہ آگے آویگا اور حضرت فریدالدین عطار و شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اور تمام اولیا زمانہ جو نام اونکے راحت القلوب و سیر الاولیا و جواہرین درج ہین سب سے فیض اوٹھایا **نقل ہے** جواہر فریدی سے حضرت بابا صاحب فریدالدین اور حضرت مخدوم بہاوالدین ذکریا صاحب جو مزار شریف اونکی ملتان مین زیارتگاہ خلق اللہ ہے اور سید جلال الدین صاحب بخاری جو مزار شریف اونکی اوچ مین زیارت گاہ خلق اللہ ہے اور حضرت لعل شہباز قلندر جو مزار شریف اونکی رسوان مین زیارت گاہ خلق اللہ ہے یہ ہر چہار یار نے آپسمین متفق ہوکر بہت سیر ملک خداتعالی کا کیا اور حرمین شریفین مین بھی گئے ہین۔ **نقل ہے** ایک مرتبہ حضرت بہاوالدین صاحب خوخالہ زاد بہائی حضرت بابا فرید صاحب کے تہی۔ اور آپسمین محبت بہی دونو صاحبان کی بہت تہی ایکدوسرےکو بہا صاحب کرکے بولتے تہے اور خط آپسمین نوشت خواند بہت کرتے تہے جو ملاحظہ اُن خطوط سے عرفان پیدا ہوتا ہے۔ القصہ ایک روز تینون صاحبان نے کہا جو کسی مشایخ زمانہ کے ساتھ بیعت کرین حضرت بابا صاحب نے فرمایا بیعت میری تو حضرت خواجہ قطب صاحب کے ساتھ ہی ارادہ بیعت کا تو میرا تھا ہین لیکن واسطے رضامندی تمہارےکے ساتھ چلونگا۔ چنانچہ حسب تقاضائے اونکے ہر چہار یار ملکر روانہ ہوئے راستہ مین حضرت بہاوالحق صاحب کی پائے مبارک پر سانپ نے کاٹا بہت درد شروع ہوا حضرت بابا صاحب نے فرمایا اگر اسوقت تریاق ملی تو اس زہر مارکیواسطے دوا مفید ہے حضرت بہاوالحق صاحب نے فرمایا

کہا صاحب جب ذات تمہاری موجود تریاق کی کیا ضرورت ہے۔ تب باباصاحب نے قدرے خاک زمین پاک سے اوٹہائی اور نام اوسپر تین مرتبہ پیروستگیر اپنے خواجہ قطب الدین صاحب کا پڑہکر اس درد پر دم کرکے بلی قدرت الہی سے فوراً درد جاتا رہا۔ سب یار کرامت خواجہ صاحب اور اعتقاد بابا صاحب پر معتقد ہوئے آخرالامر جاتے جاتے کنارہ دریا پر پہونچے تو وہان ایک شخص ماہیگیر شکستہ دل دام ماہیگیری دریا مین ڈالی بیٹہا تہا اور ماہی دستیاب نہ ہوتی تہی ہر چہار یار فقیر صورت کو دیکھکر پاس اونکے گیا اور عرض کیا کہ گذارہ میرا ماہیگیری پر ہے چار روز سے دریا مین جال ڈال چکا ہون۔ ماہی دستیاب نہین ہوتی اس سبب سے عیال اطفال میری قوت سے عاجز ہین۔ اول حضرت بہاوالدین صاحب نے اوسکے حال پر رحم فرماکر فرمایا۔ خدا کا نام لیکر میری قسمت کا جال ڈال۔ چنانچہ ماہیگیر نے حسب فرمان کیا مچہی وافر جال مین آئی بعد اوسکے سید جلال صاحب کے نام سے جال ڈالا تو بہی مچہی وافر آئی بہر لعل شہباز صاحب کے نام کا جال ڈالا تو بہی بہرا ہوا مچہلی کا آیا۔ جب حضرت باباصاحب کے نام سے جال ڈالا تو جال پہنس گیا۔ کہینچنے لگا تو باہر نہ آیا۔ یہان تک جو سبب ثقل کے نقصان جال کا اوسنے سمجہا اور کہنے لگا۔ جو فرید نے اچہا جال ڈلوایا۔ جو نقصان پایا۔ جب باباصاحب نے یہہ بات ماہیگیر کی سُنی تو فرمایا جال فرید کو فرید ہی نکالیگا آپ جاکر نام خدا کا زبان پر لائے اور جال کو دریا سے کہینچا تو دریا مین شور ہوئی جل بہی فرید تہل بہی فرید جال مچہی سے بہرا ہوا آیا۔ اور ان ماہیان کے شکل اس قسم کی تہی روئی اونکا انسان کا اور بدن حیوان کا تہا اور وہ مخلوق جمع ہوکر اداب بجالائے اور طعام قسم ہوچی حلوا ایک صندوق سے نکالکر نذر کیا تب یارون نے باباصاحب سے دریافت کیا یہہ کون ہین باباصاحب نے کہا انسے دریافت کرو تب یارون نے اون ماہیان مخلوق الہی سے دریافت کیا تو انہون نے عرض کی کہ ہم لوگ پیدائش اللہ تعالی قوم جلہوڑہ سے ہین جو ایک شہر قوم ہماری کا نیچے اس

دریا کے آباد ہے آواز غیب ہے ہم لوگ کو پہونچی جو یہ تمہارا کنارہ دریا پر آیا ہے اور ہم لوگ سب
مرید باباصاحب کے ہین۔ اور دو ہمارا حکم الٰہی سے یہی ہے کہ جل بھی فرید تبدل ہی فرید ہم سب لوگ
اس حال مین بیٹھ گئے۔ اور آج ہماری شادی ہورہی تھی اسواسطے طعام شادی مین سے کچھ بطور
نذر کے لاکر پیش کیا۔ چنانچہ باباصاحب نے وہ نذر اونکی قبول کی اور سب یاران کو تقسیم کیا اور کچھ
بطور تبرک واسطے پس ماندگان دیگر رخصت کیا۔ اس سے معلوم ہوا۔ جو حضرت کے خلفاء عالم آب
مین بھی بہت ہین اور حضرت ستر حال مین بہت رہتے تھے چنانچہ تا حال عرس مبارک مین حلوہ وشکر
کا طعام طیار ہوکر بعد ختم قرآن شریف ہر روز یاران تقسیم ہوتا ہے۔ اور محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین
صاحب خلیفہ کلان حضرت باباصاحب بانی رسوم عرس نے بھی طعام جو خاص کرامت باباصاحب
سے ہے۔ تبرکاً مقرر فرمایا جو تا زمانہ حال وہ تبرک تقسیم ہوتا ہے۔ القصہ جب یہ کرامت حضرت بابا
صاحب کی یاروں نے ملاحظہ کری تو کہا۔ بھائی فرید نے جناب الٰہی سے خوب درجہ پایا ہے جب
اس امر سے فارغ ہوئے۔ تو واسطے عبور دریا کشتی کے تلاش مین ہوئی کشتی موجود نہ تھی آخر لاچار
ہوکر سب یاروں نے باباصاحب کو فرمایا کوئی عبور دریا کی تجویز فرماؤ حسب تقاضائے یاروںکے
حضرت باباصاحب نے گودڑی اپنے دریا پہ بچھائے اور کہا انشاء اللہ العزیز یہی کشتی دریا مین
ہم لوگ کی ہوگی۔ تب سب یار نام اللہ تعالےٰ جل شانہ وعزیز ہانہ کا لیکر اس کشتی پر سوار ہوئے
اور کشتی روانہ ہوئی۔ پار دریا کے کنارہ پر ایک محل سیرگاہ کا شیخ صوف صاحب جو اس مادہ مین
بڑے اولیاء اللہ تھے واقعہ تھا اور دریچہ سے اوس محل مین شیخ صوف صاحب سیر دریا کا
سر مبارک باہر کرکے کر رہے تھے۔ یکایک نظر اونکی کشتی باباصاحب پر پڑی۔ دیکھ کر حیران ہوکر
جو ایسے کون ہین گودڑی کی کشتی دریا مین چلاتے ہین یا الٰہی کشتی انکی بند ہو جاوے۔ تاثیر زبان
شیخ صوف صاحب سے کشتی دریا مین رک گئی۔ بند ہونے کشتی سے سب یار حیران ہوئے

آخر کو حضرت بابا صاحب نے صفائی باطن سے معلوم کرکے زبان سے فرمایا۔ جبنی کشتی ہماری رکی
اوسکے سر پر سینگھ ہین بغور فرمانے اس لفظ کے سر پر شیخ صوف صاحب کے سینگھ پیدا ہوئی۔ اسقدر
جو سر اونکا دریچہ مین ہپس گیا ظہور اِس امر سے وہ بغایت حیران ہوئے آخر بصورت مجبوری
شیخ صوف صاحب نے فرمایا بابا اگھی کشتی اپکی روان فرما اوسیوقت کشتی روان ہوئی اسطرف سے
بابا صاحب نے دعا فرمائی یا اگھی سینگھ انکے دور ہون فی الفور سینگھ دور ہو گئے۔ کشتی کنارہ لگی کہتے
ہین۔ اب بہی اولاد اونکی مین ذرہ ذرہ نشان سینگھ سر مین ہوتے ہین چارون یار کشتی سے اوتر کر
خدمت مین شیخ صوف صاحب گئے اور درخواست مرید ہونیکی تینون صاحبان نے کی اونہون نے
فرمایا جو مین تمہارے مرید کرنیکی لایق نہین ہون بغداد مین خدمت شیخ شہاب الدین سہروردی جو
کمال زمانہ کے ہین جاکر بیعت کرو وہ تمہاری بیعت کرنیکے لایق ہین۔ تب اوسطرف روانہ ہوئے
جب گرد نواح مین شیخ شہاب الدین صاحب کے پہونچے۔ گلہ شتران کا چراگاہ مین چرتا دیکہا جو
طوق زرین مرصع گلی مین ہر ایک کے ہین پوچہا یہ کسکے ہین محافظان نے کہا یہ شیخ کے ہین
القصہ جو مال گاؤمیشان و گوسفندان تا سگان تہا تمام کے گلے مین طوق زرین تھے اور جو مکان
باغ یا حویلی دیکہتے اور پوچہتے یہ کسکا ہے تو یہی کہتے کہ شیخ کا ہے۔ سنتے سنتے حضرت شہباز قلندر نے
کہا تمام دنیا دی علایق شیخ ہی کا ہے اور کوئی اسجگہ نہین۔ پس گوڑی اپنی کاندہے سے زمین پر
پہینکدی۔ اور غصہ مین آکر کہا جو فقیر کے پاس بہی علاقہ ہے۔ یہ شیخ ہی لے لے۔ القصہ جب قریب
مکان شیخ کے پہونچے تو اندر سے ایک خادم کو شیخ صاحب نے بہیجا جو چار صورت فلان فلان نام
آئی ہین اونکو جگہہ رہنے کیواسطے اور طعام تناول کے لئے دیجئے۔ خادم نے آکر بموجب فرمانے شیخ صاحب
کے جگہہ آرام کو دی اور طعام لاکر حاضر کیا۔ تین صاحبان نے طعام کہالیا مگر بابا صاحب نے نہ کہایا خادم
نے کہا آپ کیون نہین کہاتے۔ بابا صاحب نے فرمایا کہ ہم ساتھ حضرت شیخ شہاب الدین صاحب کے

کھاوینگے۔ خادم نے جاکر اندر عرض کیا خادم کو پھر بھیجا جو جاکر کہو کہ ہمکو بطے کا یعنی تین روز کا روزہ ہے
تم کھالو حسب الحکم خادم نے آکر کہا تب بابا صاحب نی فرمایا ہمکو بھی تین روز کا روزہ ہے۔ جب تین روز
گذری شیخ شہاب الدین نے ہر چہار یار کو اندر بلایا۔ جب دروازہ پر پہونچے تو دو آدمیونکو پکڑ کر
اندر سے باہر لائے اور سامنے یاروںکے اُن دونو کا سر کاٹ دیا اس معاینہ سے یہ سب متعجب ہوئے
لعل شہباز نے کہا ایسے شیخ کے دروازہ پر ناحق خون ہونیکا کیا سبب ہے۔ بابا صاحب نے کہا فعل
کمال اللہ مین دخل دینا نہ چاہئے کوئی مطلب اس امر مین ہوگا۔ جب روبرو ہوئے حضرت شیخ شہاب الدین
صاحب کے پہونچے نیاز ادا کرکے ملاقات کی اور بیٹھے شیخ صاحب نے فرمایا دو آدمیون کا قتل کرنا
یہ نفس دونو کے تہے جو نفسانیت اِن دونو کے ظاہر شکل مین لیا کر سامنے انکی قتل کرادیا جو نفسانیت
کا انکو ضرر نہو اور یہ دونو بہاؤالدین صاحب اور بابا فرید صاحب انکی نفس تو آگی ہی قتل ہو چکی
ہین۔ بعد اسکے سفرہ واسطے کہانیکے بچھایا اور نان جو بے نمک واسطے تناول کے حاضر کی تب
لعل شہباز قلندر صاحب کے دلمین گذرا کہ یہ طرفہ معاملہ ہے۔ باہر علایق دنیاوی سے ایسا ہے کہ طوق
مرصع زرین چار پایان کے گلے مین ہین اور اندر سفرہ پر نان جو بے نمک ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین
صاحب ضمیر سے آگاہ ہوکر فرمایا کہ ای قلندر یہ میخ زر کی گل پر باری ہے نہ دل پر اور خادم کو فرمایا
جو وہ گودڑی اسکی بھی جو رستہ مین غصہ سے پھینک آیا تہا لا کر اسکو دیدو اور فرمایا کہ فقیر کو اتنا غصہ
نہ چاہیے اور بہاؤالدین صاحب و سید جلال الدین صاحب و لعل شہباز قلندر صاحب تینونکو بیعت
فرمائی۔ بعضے روایات صحیحہ مین ہے کہ سید جلال الدین صاحب اور لعل شہباز صاحب نے بیعت ساتھ
جناب بہاؤالدین صاحب کے کری ہے لیکن اِن دونو صاحبان نے نعمت حضرت بہاؤالدین
صاحب سے حاصل کی ہے۔ اور حضرت بابا فرید صاحب کو فرمایا کہ بیعت تمہاری خواجہ قطب الدین صاحب
کے ساتھ ہے اور نعمت بہی طلید ہے ایک کتاب عوارف المعارف تصنیف اپنا بابا صاحب کو عطا فرما

اور کہا کہ یہ محض ہمارا واسطے بنائی تہی اور نعمت بھی عطا کرکے دعا دی کہ اے فرزند تم لنگر عالم کے ہوگا **نقل ہے** کہ یہ ہر چہار یار اور شیخ شہاب الدین صاحب کہانیکے بعد نماز کی طیاری کرنے لگے جب حضرت شیخ شہاب الدین صاحب وضو کرنے لگے چونکہ درد دندان شیخ صاحب کو ہوتا رہتا تہا۔ بارہا اس درد کیواسطے جناب الٰہی مین التجا کرتے حکم ہوتا کہ مقدر مین لکہا ہوا ہے۔ اوسوقت حضرت بابا صاحب نے واسطے درد دندان شیخ شہاب الدین کے التماس جناب الٰہی مین کری۔ حکم ہوا کہ یہ مقدر مین لکہا ہوا ہے۔ تب بابا صاحب نے جناب الٰہی مین التجا کی کہ اگر مقدر مین ہے تو درد انکی دور ہوکر بندہ کو عوض اوسکے ہو۔ یہ دعا قبول ہوئی۔ اونکے دندان سے درد زایل ہوکر دندان بابا صاحب کو ہوگئی۔ تب حضرت شیخ شہاب الدین نے کشف سے معلوم کیا اور کہا کہ یہ کیا باعث جو آپ کو رنج مین ڈالا بابا صاحب نے عرض کی کہ یہ درویشی سے بعید ہے جو دوسرے کو رنج مین دیکہنا اور آپ راحت مین۔ تب درگاہ ایزدی مین حضرت شہاب الدین صاحب نے بہی واسطے دور ہونے درد دندان بابا فرید کے دعا کی اللہ تعالی نے دعا اوسکی بھی مستجاب کی اور درد دندان انکی بھی زایل ہوگئی تب بابا صاحب نے رخصت طلب کری اور دعا چاہی کہ آپ بزرگ کمال ہو میرے حق مین دعا کرو جو شیطان لعین سے اللہ تعالی اپنے حفظ مین رکہے۔ حضرت شہاب الدین صاحب نے فرمایا کہ شیطان لعین کو ساتھ ذات منین تمہارے کیا کام ہے خدا تعالی تمکو حفظ مین رکہیگا۔ **نقل ہے** خدمت شیخ شہاب الدین صاحب سے رخصت ہوکر ایران توران بدخشان وغیرہ ملک کا سیر کرتے اور ہر جگہہ اولیاء اللہ کی ملاقات کرتے اور فیض اوٹہاتے حرمین شریفین کو چلے گئے۔ اگر تمام اولیاء کبار کا احوال ملاقات مرقوم ہووے تو طوالت ہوتی ہے اسواسطے مختصر رقوم کیا گیا۔ القصہ بغداد سے آگے حج مدینہ منورہ مین گئے چند مدت حرم شریف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مین رہکر فیض اوٹہایا۔ ایکروز روح پرفتوح جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا جو امانت ہمنے تمہارے

واسطے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کو ارشاد باطنی سے وہی تبرکات انکے پاس پڑی ہے جاکر
لو اور نعمت تمہاری خواجہ قطب الدین صاحب کے پاس دہلی مین طیار ہے۔ اور کتاب بہشتیہ فریدیہ
تصنیف مولویصاحب بدرالدین جو فاضل اجل تھے تحقیق روایت ہے وہ مرقوم کرتے ہین کہ بعد بیعت
اور صحبت کے حسب الارشاد حضرت خواجہ معین الدین صاحب اور خواجہ قطب الدین صاحب مدینہ
مبارک مین گئے ہین۔ القصہ حسب الارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بابا صاحب خدمت مین
شاہ گیلان پہونچے اوسوقت وکیلان نے دروازہ روضہ مبارک بند کیا ہوا تھا جب باباصاحب
دروازہ پر پہونچے اور واسطے کہولنے دروازہ کے آرزو کری کہ ہم فیضیاب زیارت سے ہوویں
وکیلان نے کہا اے درویش حضرت اندر ہین اور اسجگہ نہین اگر تمہارا اعتقاد درست ہے تو اسجگہ سے
اداب نیاز کرلو۔ تب باباصاحب نے کہا السلام علیک یا محبوب سبحانی اندرون سے آواز ہوئی علیکم السلام
یا عاشق ربانی تب دروازہ کھل گیا اور حضرت بابا فرید نے قدمبوسی کی تب حضرت شاہ گیلان نے
فرمایا جو ہمکو تمہارے واسطے امانت چند اشیار مدینہ منوّرہ سے ملی تھی اور حکم ہوا تھا کہ یہ اشیار
جب بابا فرید تمہارے پاس آویگا اوسکو دینا حضرت شاہ گیلان نے کشف سے وہ صندوق جسمین
یہ تبرکات تھے حوالہ باباصاحب فرمایا اور ایک روایت مین مرقوم ہے کہ سید عبدالوہاب صاحب
فرزندارجمند حضرت گیلان صاحب بوقت زندگی و بعد انتقال چندمرتبہ واسطے ان تبرکات کے
عرض پرواز ہوئی تھے کہ ان تبرکات کیواسطے کیا حکم ہے اور کسکو عنایت ہونگی حضرت سے
کوئی ارشاد صادر نہوا۔ جب بابا فرید صاحب گئے تو ارشاد روحی سے بدست سید عبدالوہاب
صاحب منگواکر اندرون روضہ متبرکہ معہ صندوق حوالہ باباصاحب فرمائے۔ مرقوم ہے کہ اوس
صندوق مین دو علم یعنے نشان جو بوقت جنگ پیش لشکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے تھے
اور ایک دستار بعضے لکھتے ہین کہ زعفرانی رنگ تھی اور بعضے روایت مین کنارہ سبز و زعفرانی

رنگ تھی اور ایک کاسہ چوبین جسمین خورد و نوش جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور متفرق بھی تبرکات تھی تب باباصاحب نے وہ دستار مزار شریف پر سے شاہ گیلان کی سر پر باندہی اور بہت نعمت باطنی شاہ گیلان صاحب کے روح پُر فتوح سے عطا ہوئے۔ اسیواسطے قادریہ سلسلہ میں جکو طلب ہوتی باباصاحب بعیت کرتے جو خلافت بلکہ مسند خاص باباصاحب کو اُس جناب نے عطا کی تھی تب باباصاحب نے عرض کی کہ بندہ کیواسطے سکونت ملک پنجاب مین ارشاد ہی۔ تب حضرت شاہ گیلان سے حکم ہوا جو ہماری طرف سے مالک نعمت اور تبرکات و مسند کے تم ہوئے۔ جیسا تمہاری صلاح ہو کرنا۔ تب حضرت باباصاحب نے ایک دستار بازار سے منگوا کر اپنے طرف سے حضرت سید عبدالوہاب صاحب فرزند حضرت شاہ گیلان صاحب کو بندہائی بعضے روایت مین ہی کہ جو تاج باباصاحب کے سر پر تھی وہ سر پر سید عبدالوہاب صاحب کے عطا کی اسواسطے تاثیر دستار حضرت محبوب سبحانی صاحب کے سجادہ نشین حضرت گنجبکر صاحب پر ہوتی ہے اور تاثیر تاج عاشق زبانی صاحب کے سجادہ نشین شاہ گیلان پر ہوتی ہے القصہ بہت فیض اور نعمت خدمت شاہ گیلان صاحب سے حاصل کرکے عازم ملک ہندوستان کے ہوئے اور وہ دو نو علم یعنے نشان اب درگاہ باباصاحب مین موجود ہین۔ جو بروز عیدین بھی تبرکات کی زیارت کل مخلوق کو حاصل ہوتی ہے۔ اور جو کاسہ حضرت باباصاحب کا تھا کنارہ اوسکا رگر پینے رہے اور تھلا شکم پر باندہ دیا۔ وہ نان چوبین اب درگاہ مین باباصاحب کے موجود ہے اور پہلی کتاب مین بہی اوسکا ذکر ہو چکا ہے۔

باب سوم در بیان یافتن نعمت و خرقہ خلافت و رخصت شدن بملک پنجاب

نقل ہے جب حضرت باباصاحب خدمت پیر دستگیر شاہ قطب الدین صاحب ہو پہنچے۔ تو خواجہ قطب صاحب نے خدمت وضو کرانے کی سپرد کی چنانچہ بارہ برس تک حضرت باباصاحب اپنے پیر کی خدمتمین رہکر بڑے بڑے مجاہدات اوٹہا کر نعمت پیران عظام اور اسم اعظم جو سینہ بسینہ چلا آتا تہا

حاصل کیا نقل ہے کہ ایکرات شاہ قطب الدین صاحب نے بابا صاحب کو فرمایا جبکہ موسم سرما کا تہا کہ
پانی گرم راتکو موجود رکہنا جب وقت معمولی ہوا اور بابا صاحب واسطے تیاری پانیکے اوہتی تو کہین اگ
دستیاب نہ ہوئی لاچار ہوکر تلاش اگ کی شہر دہلی مین کرنے لگی کسی جگہ حاصل نہ ہوئی مگر ایک جگہ مکان
مین روشنی ہوتے دیکہی دروازہ پر جاکر دستک کری اندر سے لونڈی باہر آئی پوچہا جو اسوقت تو کون
ہے اور یہان کسواسطے آیا تب بابا صاحب نے کہا مین درویش خواجہ قطب صاحب کا ہون اور
واسطے پانی گرم کرنے پیر اپنے کے اگ درکار ہے اوسنے جاکر بی بی کو بیان کیا۔ بی بی نے کہا اوسکو
اندر بولا لاؤ۔ تب لونڈی اگر بابا صاحب کو اندر لیگئی۔ چونکہ حسن ظاہری بہ کمال خدا تعالی نے بابا صاحب
کو عطا کیا تھا وہ بی بی مفتون ہوگئی اور کہا آپ آؤ اور میرے پاس آرام کرو پہر اگ لیجانا حضرت بابا صاحب
نے اس بات سے انکار کیا۔ واپس چلے آئے ہر چند اور جگہ تلاش اگ کی کری قدرت الہی سے کسی
جگہ دستیاب نہ ہوئی پہر لاچار ہوکر اوسی جگہ منت وزاری سے طلب اگ کی کری جب اوس صاحب
خانہ نے جانا کہ اس فقیر کو خواہش اگ کی ازبس ہے تو اوسنے بطور حجت حضرت بابا صاحب کو کہا اگر
درخواست میری قبول نہین کرتے تو عوض اگ کے آنکھ یعنی چشم نکالدو تب اگ لیجاؤ یہ بات حضرت کو
سہل معلوم ہوئی اوسیوقت ایک آنکھ اپنی نکالدی اور اگ لی لی مکان پر آنکر لکڑی جلانیکی تلاش
کری تو وہ بھی نہ ملی آخر کو بنظر ضرورت چارپائی آخر جلاکر پانی وضو کا تیار کیا جب پیر دستگیر خواجہ
قطب صاحب نے پانی طلب کیا تو حضرت بابا فرید پانی لائے اور خواجہ قطب صاحب کو وضو کرانے لگے
جب نظر خواجہ قطب الدین صاحب کے چہرہ بابا صاحب پر پڑی۔ فرمایا ایفرید اس آنکھ پر دستار کا
پیچ کیون بندہا ہے تب بابا صاحب نے عرض کی حضرت آنکھ آئی ہے۔ جیسا رواج ملک ہندہ کا ہے
جب آنکھ درد کرے تب کہتے ہین آنکھ آئی ہے۔ تب حضرت خواجہ قطب صاحب نے فرمایا جب آنکھ
آئی ہے تو کہولدو جب الحکم پیر اپنے کے آنکھ کہولدی وہ چشم صحیح وسالم ہوگئی لیکن بہ نسبت

دوسری آنکھ کے قدری تفاوت معلوم ہوتا تہا تب حضرت خواجہ قطب صاحب نے بطور ظہور اس ادائے خدمت کے بہت نعمت عطا کی اور وہ عورت بھی معہ اپنے اہل عیال کے خدمت خواجہ صاحب مین تایب ہوکر مرید ہوئی نقل ہے جب حضرت خواجہ معین الدین ہندالوی صاحب اجمیر شریف سے دہلی مین تشریف لائے بمجرد استماع خواجہ قطب الدین صاحب واسطے استقبال کی روانہ ہوئے اور حضرت بابا فرید صاحب چلہ مین بیٹہے تہے جب خواجہ کلان نے مکان مین نزول کیا پوچھا کہ بابا صاحب کسجگہ ہین تب خواجہ قطب صاحب نے عرض کی وہ چلہ مین ہین۔ تب خواجہ کلان شاہ معین الدین صاحب نے فرمایا چلو پہلے انکو دیکھین جب ہردو صاحبان دروازہ حجرہ پر پہونچے تو بابا صاحب نے انکر پیر اپنے خواجہ قطب صاحب کی قدم پر نیاز ادا کیا۔ تب خواجہ قطب الدین صاحب نے اشارت طرف خواجہ کلان کے کی پہر بابا صاحب نے نیاز خدمت طرف خواجہ قطب صاحب ادا کی چنانچہ تین مرتبہ یہی طور ہوا اور حضرت بابا صاحب نے عرض کی بندہ ایک دل رکہتا تہا سو نظر حضور مین خرچ ہو گیا۔ آگے جو مرضی حضور یہہ حسن عقاید اور اخلاص بابا صاحب خواجہ کلان نے دیکھکر آفرین کہی اور فرمایا اسی ذریعہ سے کل مقصود حاصل ہوتا ہے۔ اور خواجہ قطب صاحب کو فرمایا اے بابا قطب تیری بڑی بخت یاوری کر ایسا شہباز دام مین تمہارے آیا کہ وجود ذی اسکے سے خاندان چشت کو ملک ہند مین ترقی حاصل ہوگی۔ کہ کان چشت کی ہی اوس روز سے اور لقب محو ہو کر صرف چشتی مشہور ہوئی اور اولاد پر بھی چشتیہ لقب جاری ہوا اور اوسی روز سے جناب خواجہ قطب صاحب کا بھی لقب بختیار صادر ہوا القصہ بعد اس الطاف کے خواجہ معین الدین صاحب نے خواجہ قطب الدین صاحب کو فرمایا جو آج فرید الدین کو نعمت دین۔ ایک طرف راست خواجہ قطب صاحب کو کہڑا کیا اور طرف چپ آپ کہڑے ہوئی اور بابا صاحب کو قبلہ رو کہڑا کیا درمیان۔ تب حضرت خواجہ قطب صاحب کو فرمایا۔ یہہ کہو تم جو کچھ نعمت مینے پیران عظام سے جو سینہ بسینہ چلی آئی تہے اور معین الدین سے حاصل کی تہی وہ سب فرید الدین کو دیا

حسب الارشاد شاہ معین الدین صاحب خواجہ قطب صاحب نی اسیطرح کہا اور خواجہ معین الدین
صاحب آمین آمین کرتے رہی پہر حضرت خواجہ معین صاحب نے فرمایا جسوقت حضرت خواجہ عثمان ہاروانی
صاحب نے نعمت مجہہ عطا کی تہی اوسوقت ارواح پاک جناب رسالتمآب و اصحاب کبارو انبیا و اولیاء
و پیران عظام چشت اور چارصد اولیاء دیگر یہہ جملہ صاحبان نے بہی نعمت مجہکو عطا کی تہی اور بائیس[۲۲]
خواجہ اور تیئیس[۲۳] قطب کی نعمت بہی حضرت عثمان ہارونی صاحب نے سلب کرکے مجہہ عطا کی تہی قصہ اوسکا
کتابوں مین مرقوم ہے وہ نعمت سب آج بابا فرید کو مینے دی - جو ارواح پاک سب صاحبان نے مجہکو
عطا کی تہی - اور یہہ بہی کہا اے بابا قطب الدین آنا ہمارا اور تمہارا ملک ہند مین حکم الہی سے اصلیہ مطلب
یہی تہا کہ درجہ فردیت کا بابا صاحب پر قایم ہو - اور درجہ فردیت کا ایک ہی تہا سو فرید الدین کو
ملا نقل ہی جب حضرت شاہ معین الدین صاحب اور شاہ قطب الدین صاحب حضرت بابا صاحب
کو بولتے - یہی نام کہتے اے بابا فرید تم بابا ہو یعنے مثل باپ کے ہو یہ رکہنہ کے واسطے یہہ نام فرمان پیران
عظام سے حضرت بابا صاحب کو عطا ہوا اور والدین کا نام مسعود الدین ہے اور جناب الہی سے فرید
کا خطاب ہوا اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے گنجشکر کا نام عطا ہوا ان ناموں کی مبارک
کے واسطے بہت روایات جواہر فریدی وغیرہ تواریخ مین مسطور ہین - اسجگہہ اختصار کے باعث مرقوم
نہین کی گئین - نقل ہے جب حضرت بابا صاحب کو پیران عظام سے خرقہ خلافت اور نعمت تمام
حاصل ہوئی اور ملک پنجاب قصبہ اجودہن یعنے پاکپٹن قیام کیواسطے عطا ہوا اور جناب الہی سے
مالک ملک ظاہری باطنی کئے گئے - تب حضرت بابا صاحب دہلی شریف سے رخصت ہوکر پاکپٹن کو روانہ
ہوئی چند مدت ہانسی مین بہی قیام پذیر رہے واسطے محبت خواجہ جمال الدین صاحب خلیفہ آپنکے
پہر تشریف فرماے پاکپٹن کو ہوے بہت اقوام ہای ملک سندہ و پنجاب سے مسلمان کرکے مرید کین
جو اسجگہہ بیان اونکے سے طوالت ہوتی ہے اور چار کس جوگی ساحر کو مسلمان کیا جب حضرت

پاکپٹن کو تشریف لائی بہت قومین پیچہے آگئین بعضے دریاء ستلج پر اور بعضے دریاء چناب وغیرہ ملکہاءِ
مین سکونت پذیر ہوے نقل ہے ایک مرتبہ باباصاحب سیر کرتے ہوے طرف دریاء جہلم کے گئے
جب دریاء چندل پر گئے اور مقام تخت ہزارہ مین پہونچی اوسوقت شہر دریاء کے مشرق تہا اور سردار
منگل سین کو فرمایا اسجگہہ آبادی کرو اوسنی عرض کی شہر پر بہت روپیہ خرچ ہوا ہے اور دوسری
جگہہ آبادی کرنی مشکل ہے آپ اولیاء کمال ہو اگر دریا اوسطرف ہوجاوے تو شہر مغرب کیطرف ہو جائیگا
وہی آبادی میری قایم رہیگی اور ہم بہی مسلمان ہوکر مرید ہووینگے حضرت نی فرمایا منگل سین
تم آج ہماری پاس رہو اور قدرت آلہی کا معائینہ کرو تب منگل سین اور حضرت اوسجگہہ رہے بوقت صبح
کے دیکہا تو دریا مشرق کیطرف اور شہر مغرب کی طرف ہوگیا تب یہہ کرامت منگل سین دیکہکر ایمان لایا او
خلعت اسلام کے حاصل کرکے مرید ہوکر معین ہوا حضرت نے زبان مبارک سے نام رانجہا رکہا اور خرقہ خلافت
عطا کیا اس سببسے اس قوم کا لقب رانجہا ہوا تب اوسنے خدمت مین عرض کی کہ کچہہ امداد باطنی میرے
پر مبذول فرماؤ حضرت نے فرمایا جو کوئی اولاد تمہاریسی ہمارے پاس آویگا انشاءاللہ تعالی اوسکو
امداد باطنی حاصل ہوگی دریاء چندل پر اول مرید رانجہا ہوا اور بعد رانجہ اوسکی اولاد سے ہین اور پہر گوندل
کو مسلمان کیا۔ جب حضرت باباصاحب رانجہا کو مسلمان کرکے مقام آدہی مین گئے اوسجگہہ ایک فقیر ہندو
ہندوستانی بنام گہنو رہتا تہا ایک تالاب پر اوسکا مقام تہا اُس فقیر کو قوم گوجر بہت ایذا دیتے جب
باباصاحب کو اوسنے دیکہا عجز کرکے پیش ہوا اور عرض کی کہ مین تن تنہا مسافر ہون اور یہہ قوم گوجر
مجہکو ایذا دیتے ہین حضرت نے اوسکو تسلی دی اور قوم گوجر کیو اسطے فہمایش کی لیکن اونہون نے قبول
نہ کیا تب حضرت نے ناراض ہوکر فرمایا کہ انشاءاللہ سکونت تمہاری اسجگہہ سے خارج ہوئی جیسے فرمان
حضور کے ویسا ہوا تب سے گہنو بہی آکر مسلمان ہوا اور مرید ہوا حضرت نے نام اُسکا دبیر مقرر کرکے
خلافت عطا کی اور مقام چیلیان موجیان پر عصا اپنا نشان کردیا اور فرمایا جو اسجگہہ تک حدادلاد

تہاری اور قوم گوجر کی ہوگی تب سے اولاد وبیر گو گوندل لقب ہوا پہر حضرت سیر کرنے ملک بنار مین
گئے قلعہ بہتاس کو مکان شاہ سفید پر تو اوسجگہ جہب نامی شخص اولاد راجہ سہالو اون سے ملاقی ہوا
اوسوقت حضرت سوار گہوڑے پر تہے جہب مذکور نے کہا کہتے ہین جو بابا صاحب بڑا کمال ہے
اور وہ گہوڑے پر سوار ہے۔ اولیا رکیواسطے تو ٹانگ قدم زمین ہوتی ہے اور یہ گہوڑے پر سوار
ہین۔ تب حضرت نے نام خدا تعالیٰ کا لیکر گہوڑے کو تہاپی مار کر گہوڑے اوتر پڑے جب اوس
جہب نے گہوڑا اودیکہا تو وہ سنگ کا ہوگیا تب یہہ کرامت دیکہکر جہب مذکور مسلمان ہوکر مرید ہوا اور اولاد
جہب کی بنام جہب مشہور ہوئی اور جو اس علاقہ مین رہتے ہین اور یہہ تمام قومہا مسلمان کی ہوئی
بابا صاحب کی ہین اور مرید خاص حضرت کے ہین اور وہ گہوڑا سنگ کا اوسجگہ موجود ہے مقام شاہ
سفید سی بفاصلہ تین کوس جنگل مین ہے۔ اور مجاور بھی اوسجگہ رہتے ہین اور یہان خانہ بہی بنے ہوئے ہین
اور نذر نیاز اوسجگہ چڑہتی ہے۔ قوم ورک۔ وڑایچ۔ وقوم جہیہ۔ وقوم وہیاہ۔ وقوم ٹوانہ۔ وقوم
گہیبہ۔ وقوم کہیڑہ۔ وقوم سراج۔ ان قومہا کے بزرگانکو اوسی سیر مین مسلمان کرکے مرید کیا اور خرقہ
خلافت عطا کیا ہے۔ سپیو کی اولاد سیال کہیو کی اولاد کہیڑا نبیو کی اولاد توانہ گہیو کی اولاد گہیبہ
سپیو کی اولاد سراج۔ یہہ کشف اور حالات کتاب جواہر گنج۔ جو تمام اوسمین مسلمان کرنا قومہا کا ذکر ہے
مرقوم کیا گیا ہے اور زبانی مولوی محمد بخش قوم رانجہا سے بہی اسی طرح نقل پایا ہے۔

باب چہارم دربیان سکونت اجودہن عرف پاکپٹن بارشاد پیران عظام

جب بابا فرید صاحب امرالہی اورارشاد پیران عظام سے اجودہن یعنی پاکپٹن مین ہوپنچے
تو یہان اگر شہر کی غرب کیطرف درمیان ہاتہ عزیز کے جنکو خواجہ دیوان صاحب بہی کہتے ہین
اوراوسجگہ اب ایک چبوترہ اور چار دیواری خشت پختہ سے بنی ہوئے ہی ایک درخت کریر کے
تلے رہنے لگے یہانکے لوگ اوسوقت بہت سنگدل اور سخت تہے کہ کوئی پرسان حال نہوا اسباب

باباصاحب بہت خوش ہوئے کہ اسجگہ فراغ خاطر سے یاد الٰہی مین مشغول رہنگی آخر چندروز کے بعد شہر مین شہرہ بزرگی حضرت باباصاحب کا ہونے لگا تو یہان ایک جوگی بال ناتھ بعضے روایات مین ہیر ناتھ نامی مع ستر چیلہ رہتا تھا اور بڑا ساحر تمام خورد و کلان مطیع اور فرمانبردار اس جوگی کے تھے۔ جب جوگی کو اطلاع بزرگی اور کرامات حضرت باباصاحب کے ہوئی حسد اور جوش سے کہا کہ ہم اونکو اسجگہ رہنے نہ دینگے اتفاقاً ایکدن ایک عورت خم دودہ کا سر پر لئے چلے آتے راستہ مین باباصاحب کو ملی تو حضرت نے پوچھا اے مائی یہ کیا لئے جاتی ہین عورت نے زار و عاجز ہوکر عرض کی یا حضرت یہ دودہ ہے واسطے جوگی کے لیجاتی ہون اگر ذرہ بھی لیجانے میرے مین توقف ہو جائے تو تمام چارپایان ہمارے پستان مین خون پڑ جاویگا۔ اور وہ جوگی بڑا ساحر ہے اور سحر کے باعث سے تمام لوگ مطیع اوسکے ہین۔ باباصاحب نے یہ بات سنکر فرمایا کہ یہ دودہ تمام درویشان ہمراہی میرے کو پلادے اور آپ خاطر جمع سے گہر کو چلے جا۔ انشاء اللہ العزیز کچھ ضرر سحر کا تمکو نہوگا حسب الارشاد حضرت کے اوسنے تمام دودہ درویشان کو پلادیا القصہ یہ خبر جوگی کو پہونچے سنتے ہی غضب غصہ مین ہوکر ایک چیلہ کو کہا کہ جاکر اُس فقیر کو میرے پاس لے آؤ چیلہ مذکور نے حضرت باباصاحب کے پاس آکر کہا کہ ہمارا گورو آپکو بلاتا ہے حضرت نے فرمایا بیٹھ جاؤ جب زمین پر بیٹھا تو اوٹھ نسکا چنانچہ پہر دوسرا تیسرا علی ہذا القیاس تمام چیلہ کو بہیجا پہر واپس کوئی نگیا اور حال سب کا یکسان ہوگیا تب جوگی جوش مین اگر آپ آیا اور جوش طبیعت سے بولا کچھ دیکھو یا دکہلاؤ تب باباصاحب نے فرمایا۔ تم دکھلاؤ اوسیوقت جوگی غضب مین آنکر ایک لکڑی چوبی یعنی ڈنڈا پر سوار ہوکر طرف آسمان کی اور اُس درجہ تک بلند ہوگیا۔ جو دیکھنے مین آتا نہ تہا۔ تب حضرت باباصاحب نے نعلین اپنی کو اشارت فرمائے جو وہ پرواز مین ہوکر سر جوگی پر پہونچے اور متواتر سر جوگی پر لگنا شروع کیا اور اوسی حالت مین جوگی کو لاکر زمین مین گردن تک غرق کیا اوسوقت جوگی نے عاجز اور لاچار ہوکر ویسا نام خدا کا پڑھ لیا

جو مجھکو امان دو تب بابا صاحب نے حال جوگی پر رحم فرماکر وہان سے جوگی کو نکالا اوسیوقت جوگی نے
شرمندہ ہو کر اسلام قبول کیا اور مرید ہوا روایات مین ہے جو اوسکا نام حضرت بابا صاحب نے
پیر کمال رکھا بہت ریاضت اور عبادات اور خدمت سی خلافت کا درجہ حاصل کیا اور دریا قہر مین
واسطے سکونت کے اوسکو ارشاد فرمایا جواہر مین مرقوم ہے جو اولاد اوسکی اتبک لنگر بابا صاحب
کا دیتے ہین۔ العزیز مجاہدہ کیا ہوا خدا تعالے کیبکار ایگان نہین کرنا چاہے باطل راستہ پر ہو
. . . . چنانچہ جوگی کو مجاہدہ سے استدراج کا درجہ حاصل تہا جو اُس درجہ سے
وہ اڑا اور پیروی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مجاہدہ کرے اوسکو ولایت کا درجہ اور کرامات کا حاصل
ہوتا ہے چنانچہ صاحب ولایت کی نعلین اُنے مار کر زمین پر اوتارا سوائے متابعت اسلام کی
کمال حاصل نہین ہوتا **نقل ہے** ایک قاضی بنام ابو مسلم اہل قریش سے قصبہ پاکپٹن مین مامور تھا
جب حضرت بابا صاحب رہنے لگے اور اکثر سماع حضرت کی پاس ہوتا تھا چونکہ علماء ظاہر بین ہوتے
ہین قاضی مذکور نے حسد اور بغض حضرت کے ساتھ شروع کیا چنانچہ ایکدفعہ صوبہ ملتان کیطرف
کہ پاکپٹن صوبہ ملتان مین متعلق تھا پروانہ مرقوم کیا جو ایک شخص آپ کو فقیر کہلاتا ہے اور سماع
سنتا ہے پیشگاہ صوبہ سے مرقوم ہوا کہ اوسکو نکالدو جب وہ پروانہ نفاذ کیا ہوا قاضی مذکور نے
ملاحظہ کیا دیکھا تو اوسمین مرقوم ہے کہ قاضی ابو مسلم کو شہر سے نکالدو خاموش ہو کر بھید راز مخفے
کر دیئے چند عرصہ کے بعد قاضی نے پہر شکایت مرقوم کی اور اکثر متعلقان حضور کو ایذا دینا
شروع کیا پہر صوبہ سے حکم صادر ہوا پہلے تم اُس فقیر کا نام لکھو کہ جسکے واسطے بار بار تحریر کرتے ہو
جب قاضی نے نام حضرت کا مرقوم کیا وصوبہ و عالمان شہر اور جناب حضرت بہاء الدین ذکریا نے
ملاحظہ کیا اونہون نے فرمایا اے قاضی نالے شعور نام اُس شخص کا مرقوم کرتا ہے کہ مجتہدان زمانہ کو طاقت
گفتگو کے ساتھ اوسکے نہین در جواب اونہون نے مرقوم کیا کہ تم آپ مجلس مین جاکر ساتھ اونکے

گفتگو کر وجب قاضی نے وہ پروانہ ملاحظہ کیا۔ ایک روز مجلس حضور مین حاضر ہوا۔ دیکھتی ہی بابا صاحب کو کدورت تمام باطن اسکے دور ہوگئی اور مرید ہوئے اور کفارت اعمال گذشتہ اپنی مین نسبت ناطہ دختر اپنی جو ولیہ زمانہ تھی ساتھ فرزند ارجمند حضرت بابا صاحب جناب شیخ بدر الدین صاحب کے کری۔ بطن جسکی سے جناب علاؤ الدین موجد ریا صاحب پیدا ہوئے **نقل ہی** ایک روز حضرت بابا فرید صاحب اوسجگہ جسجگہ پہلی قیام پذیر ہوئے تھے۔ یاد الٰہی مین مشغول تہی ایک بیوہ عورت نے متصل اوسجگہ کے آنکر رونا شروع کیا۔ حضرت نے اس عورت سی دریافت حال فرمایا عورت مذکورہ نے بیان کیا کہ تمام عمر مین ایک لڑکا حاصل ہوا تہا چند مدت سی شاہی ملازم اوسکو پکڑ کر ساتھ لے گئے ہین کچھ پتہ نہین زندہ ہی یا مردہ یا کسجگہ ہے۔ جب اسجگہ آتی ہون لڑکا یاد کرکے روتی ہون۔ اور یہہ زمین میری زروعہ ملکیہ ہے۔ عورت اپنے گھر کو چلی گئی۔ حضرت بابا صاحب نے کشف باطن سی معلوم کیا تو وہ لڑکا رونتاس کر پہاڑ پہ چہارپایان کو چرا رہا ہے۔ بابا صاحب سامنے اوسکے ہوکر فرمایا اہی لڑکے تمہارا کون وطن ہی اوسنے بیان کیا میرا وطن ایک شہر اجودہن ہی اور ایک مائی میری اوسجگہ رہتی ہے۔ مدت سے مجکو ملازم شاہی پکڑکر ساتھ لائی ہین اب مین نہین جانتا جو وہ کسطرف ہی۔ حضرت بابا صاحب نے فرمایا آنکھ اپنی بند کرلے اور بسم اللہ کرکے ہاتھ اپنا میری ہاتھ مین دیدی۔ تب اُس لڑکے نے ایسا کیا۔ جب آنکھ کھولی تو آپ کو اور حضرت کو اسی مکان پر دیکھا جسجگہ سے اوسکو پکڑ لیگئے تہے۔ تب وہ اداب بجا کر گھر کو روانہ ہوا۔ عرصہ قلیل ہی گذرا تھا پہلی اوسکی مائی گھر مین پہونچی پہر اوسنی جاکر قدمبوسی کی عند الدریافت تمام سرگذشت اپنی بیان کی تب وہ عورت پسر اپنے کو ساتھ لیکر مرید بابا صاحب کا کرایا اور وہ پنج کنال جسمین اب چار دیواری بنی ہوئی ہے۔ مسند اول جسجگہ پہلے قیام کیا تہا۔ اور یہہ حویلی جسمین اب درگاہ بابا صاحب ہی بتند نذر کی اور آپ مع فرزند ہر وقت خدمت گذاری لنگر و درویشان مین مصروف رہی۔ تب سے حضرت بابا صاحب

شہر مین سکونت پذیر ہوئے نقل ہے بعضے مردمان قوم جو پیشتر قصبہ مین سکونت پذیر تہے واسطے
اوسی زمین کی متنازعہ پیش حاکم کیا۔ حاکم مذکور نے بابا صاحب کی طرف ملازم بہیجا۔ حضرت نے اونکو
فرمایا یہہ زمین ہمکو ایک عورت نے للہ دی ہے اور درویش ہماری اوسمین ہل سہاگہ واسطے افطار
کے بجواتے ہین ملازم نے پیش حاکم جاکر بیان کیا پہر حاکم نے کہلا بہیجا یہہ مقدمہ بے پرواہی
تمہاری سے فیصلہ نہ ہوگا اگر کچھ ثبوت سند کا رکہتے ہو تو عدالت مین پیش کرو جب اُس ملازم نے پیغام
اوسکا خدمت بابا صاحب مین بیان کیا حضرت نے رنجیدہ خاطر ہوکر فرمایا کہ اس گردن شکستہ کو
کہو ہم نہ سند رکہتے ہین نہ گواہ تم جاکر زمین متنازعہ سے پوچھو انشاء اللہ تعالی تمام کیفیت معلوم
ہو جائیگی۔ ملازم نے حاکم پاس آنکر بیان کیا۔ تب دوسرے روز حاکم سوار ہوکر معہ بہت سے آدمی
خاص و علم تماشبین زمین متنازعہ پر گیا پہلی حاکم نے مدعیان کو کہا تم استفسار زمین سے کرو مدعیان
نے ہر چند پوچہا کچھ جواب نہ آیا۔ تب ایک درویش حضرت بابا صاحب بہی اوسجگہہ موجود تہا اوسنے
کہا ای زمین امر الہی سے بیان کر میرے پیر دستگیر نے ہمکو تمہارے پاس بہیجا ہے۔ زمین نے قدرت
الہی سے باآواز فصیح کہا مین عاجز قدر چہ۔ پنج کنال ہون اوسکے ملک مین تمام روی زمین ہے
اور حاکم مذکور وقت معاودت گہوڑے سے گرا گردن ٹوٹ گئی۔ جیسا زبان حضرت جو نادوان حکم الہی
ہتی۔ نکلا تہا ویسا ہوا بعد ان کشف کرامات و خوارق عادات کے تمام مخلوق شہر و گرد نواح آنکر
مسلمان ہوئے اور مرید ہوئے اور تمام قومہائے نے ہاتھ بابا صاحب سے خلعت اسلام کی پہنکر
فیضیاب ہوئے اکثر ملک ہند مین اسلام بزرگان دین نے ساتھ نصیحات اور کشف کرامات کے
آنکر ظاہر کیا ہے اور جو قوم ہائے جس اولیا کمال نے مسلمان کی وہ مرید اُن بزرگونکے کہلاتے
چلے آئی ہین کیونکہ ذریعہ اونکے سے نعمت اسلام کی اونکو حاصل ہوئی اور اولاد اونکے کی خدمت
گذاری مین حاضر رہتے ہین۔ بہت قومہائے کو جناب خواجہ معین الدین صاحب اور خواجہ قطب صاحب

اور بہت تو وہاں سے حضرت بابا صاحب اور حضرت بہاؤ الحق صاحب اور پیچھے اونکے بہی جو کمال اللہ
گذرے ہین اسلام ملک ہندمین کرتے رہے ہین اظہار انشاء اللہ العزیز تا قیام قیامت دین حضرت
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ترقی مین رہیگا۔ آمین یارب العالمین **نقل ہے** جب حضرت
بابا فرید صاحب قیام پذیر پاکپٹن شریف مین ہوئے اور تمام دور نزدیک سے آدمی زیارت اور فیض
یابی کیواسطے خدمت شریف مین آنے لگے جو کوئی آتا ہے کہتے ہا چلو پاک لوک کے پٹن مین اس شہرت
سے نام شہر کا اجودھن سے پاکپٹن مشہور ہوگیا۔ **نقل** ایک روایت مین مرقوم ہے جو قریب پاکپٹن کے
ایک نالہ آب روان تھا حضرت بابا صاحب وقت غسل یا وضو کی ایک جگہہ پاک پر کنارہ اوسکے بیٹھکر
کرتے تھے سب مردمان باشندہ شہر وغیرہ اوسجگہہ کو پاک لوک کا پتن کہتے ہا تہے اور اسجگہہ کا ادب
کرتے تہے۔ اس باعث سے نام شہر کا بہی پاک پتن مشہور ہوا لیکن روایت اول صحیح تر ہے اور
بہت اسجگہہ حضرت کو اہل عیال واقعہ ہوا۔

باب پنجم دربیان شادی نکاح واسمہای اولاد حضرت بابا صاحب

جناب الہی سے حضرت بابا صاحب کو الہام ہوا یا فرید نکاح کرو اور سنت حبیب میری ادا کرو حضرت
بابا صاحب نے عرض کی خداوندا دل بندہ کو غیر کیطرف مبتلا کرتے ہو۔ حکم ہوا اسمین حکمت ہوگی جو
اولاد تمہاری سے بہت مقبول بارگاہ ہماری ہونگے حضرت بابا صاحب نی پھر عرض کی خداوندا
مین عاجز ہون اور اس خوف سے ڈرتا ہون کہ اگر اولاد میری سے نافض اور بدکردار ہون تو
جناب الٰہی مین شرمندگی حاصل ہوگی۔ بندہ کو تب فضل مفضل حقیقی سے یہ ارشاد ہوا جو صالحین ہونگے
اونکو تم اپنی ذیل مین رکہنا جو بدکردار ہونگے اونکو ہم خلعت مغفرت کی پہناکر مغفور کرینگے تم خاطر
جمع سے نکاح کرو۔ **نقل ہے** ایک دفعہ بابا صاحب پیر دستگیر خواجہ قطب صاحب اور دادا پیر
خواجہ معین الدین صاحب کی خدمت مین موجود تہے ہر دو صاحبان نے بابا صاحب کو فرمایا

الفرید تم نکاح کرو جو سنت نبوی ہے بابا صاحب نے دست لبستہ ہر دو صاحبان کی خدمت میں عرض کیا اسواسطے نکاح نہیں کرتا ہوں۔ شاید اولاد میری ناقص اور بدکردار ہو اور اتنا مجاہدہ کیا ہوا میرے کو درگاہ ایزدی میں وبال ہو تب دونو صاحبان نے فرمایا الفرید تمکو خدا تعالی نے ایسا درجہ عطا کیا ہے جو ساتھ اولاد تمہاری اور مرید تمہارے تا قیام زمانہ تک بعیت یا مصافحہ کریگا انشاء اللہ العزیز مغفرت پاکر داخل جنت ہوگا جب یہ ارشاد فیض بنیاد پیران عظام اور جناب ایزدی سے صادر ہوا تب بابا صاحب نے شادی ساتھ دختر سلطان غیاث الدین بلبن بادشاہ دہلی کے کری بنا اوسکی یون کتاب جواہر فریدی و مرات الاسرار وغیرہ مین مرقوم ہے **نقل ہے** ایک وقت سلطان ناصر الدین بادشاہ دہلی واسطے سیر کے طرف ملتان کی گیا تھا۔ جب وہان سے واپس ہو کر قرب جوار پاکپٹن بعضے لکھتے ہین کہ بمقام دیپالپور جو پاکپٹن سے جانب شرق بیس کوس پر واقع ہے آکر اوترا اور نے چاہا کہ پاکپٹن مین بسلام بابا صاحب کے مشرف ہون جو بسا معتقد تھا اور عافیت ایمان کی دعا طلب کرون۔ مگر غیاث الدین بلبن جو اوسوقت نام الغ خان تھا اور امیر کبیر سلطان ناصر الدین کا اور رشتہ داران سے تھا۔ بادشاہ کی خدمت مین عرض کی کہ پاکپٹن موقعہ خشکی پر واقع ہے اور لشکر حضور کا وافر وہان ہر طرح سے وقت اور ساکنان اوسجگہ کو تکلیف ہوگی آپ کسی معتبر کو واسطے دعا طلبی کے معہ نذر نیاز بھیجدین تو بہتر ہے بادشاہ نے بجواب اوسکے فرمایا تم ہی چلے جاؤ۔ تب الغ خان بموجب حکم شاہی چہار ہزار اشرفی اور سند چار مواضعات معافی واسطے لنگر درویشان و مسکینان کے لیکر روانہ پاکپٹن کو ہوا اور بخدمت بابا صاحب سند اور نقد طرف بادشاہ ناصر الدین سے گذران کر درخواست دعا عافیت ایمان کی طلب کری بعد دعا خیر کے بابا صاحب نے فرمایا کہ سند مواضعات ہمکو درکار نہین اگر ہم جاگیر لین تو نام فقیران مین کب لکھا جاوے اور ہم سا ہتنے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا کہین اگر علایق دنیا اچھی چیز ہوتی تو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم

کیون نہ اختیار کرتے پیغمبر ہمارے نے فقر اختیار کیا اور فرمایا الفقر فخری فقر کو فخر اپنا مقرر کیا اور وہ جو نقد زر تہا اوسیوقت مسکینان اور درویشان کو تقسیم کردیا اور بادشاہ کے واسطے عافیت ایمان کی دعا فرماکر الف خانکو رخصت کیا جب الف خان رخصت ہوکر چلا تو دلمین اوسکو خیال گذرا جومین ایسے مقبول اور اہل اللہ کے دروازہ پر آیا ہون اپنے واسطے بھی دعا طلب کرون اور کچہہ بعید نہین اگر بابا صاحب میرے حال پر توجہ فرماوین کہ خدا تعالی مجھکو سلطنت دہلی عطا کرے اور بادشاہ ناصر الدین کو فرزند نہ تھا واپس ہوکر خدمت بابا صاحب مین آیا حضرت بابا صاحب بہی نور باطن سے ارادہ دلی الف خان پر واقف ہوئے اور یہہ رباعی زبان پر لائے۔ رباعی
فریدون فرخ فرشتہ نبود ٭ ز عطر و ز عنبر آغشتہ نبود ٭ ز داد و دہش یافت این نیکوی ٭ تو داد و دہش کن فریدون شوی ٭ اور زبان دُرافشان سے کہا جو بادشاہ آسمان سے فرشتے نہین آتے۔ تم فعل اچہی کرو جناب الہی سے تمکو سلطنت دہلی نصیب ہوگی جب الف خان نے یہہ ارشاد بشارت اور بیت زبان مبارک حضرت سے سنے سر قدم پر رکھا اور مرید ہوا اور واسطے حصول مقصود اپنے کے حسب الارشاد بابا صاحب گرہ دستار مین دیدی اور رخصت ہوکر خدمت بادشاہ مین پہونچا جب سلطان ناصر الدین دہلی مین پہونچے۔ چند روز کے بعد فوت ہو گئے اور سلطنت دہلی کے الف خانکو ملی تب سے لقب اوسکا سلطان غیاث الدین بلبن مقرر ہوا اور بہت مدت اونکے خاندان مین سلطنت رہی بعد اوسکے حضرت بابا صاحب واسطے زیارت مزار شریف پیر اپنے کی دہلی مین تشریف لیگئے سلطان مذکور بصد اشتیاق واسطے زیارت کے خدمت بابا صاحب مین حاضر ہوا اور عرض کی حضور دعوت بندہ کی قبول فرماوین اور غریبخانہ مین تشریف لے چلین تو مستورات بہی شرف زیارت سے مستفید ہوکر مرید ہون آخر حضرت نے منظور فرماکر دعوت قبول فرمائی۔ اور گہر مین بادشاہ کے تشریف لیگئے تمام مستورات خورد و کلان

واسطے زیارت کے خدمت مین حاضر ہوئین منجملہ اونمین ایک دختر سلطان کی کچھ مفاصلہ پر دور
کہڑی تہی ۔ نہایت پرہیزگار اور پیرایۂ عفت سے اراستہ جب نظر حضرت بابا صاحب کی اُس دختر
سلطان پر پڑی حضرت آسمان کیطرف دیکہا اور مراقبہ کیا بعد مراقبہ کے بادشاہ سے پوچہا یہ لڑکی
کون ہے ۔ بادشاہ نے عرض کیا کہ غلام زادی ہے بعد تناول طعام کے حضرت مقام اپنے پر
تشریف لیگئے پہلے اسکے سلطان واسطے عفت اور صلاحیت دختر اپنی کے دلمین خیال کرتا رہتا
تہا کہ کسیجگہ ناطہ کیا جاوے ۔ اسوقت سلطان نے دلمین مقرر کیا اگر حضرت قبول فرماوین تو عین
سعادت میری ہے اسبات کا تصور کر کے وزیر کو بلا کر کہا کہ حضرت نے اور کسی کو سوائے اس لڑکی
کے نہین پوچہا تم جاکر عرض کرو میری طرف سے خدمت مین حضرت کی اگر غلام زادی واسطے
وضو کرانے حضور کے منظور ہو تو عین سعادت میری ہے چنانچہ حسب الارشاد بادشاہ کے
وزیر نے خدمت باباصاحب مین آنکر عرض کیا تب حضرت نے وزیر کو فرمایا مجہکو جناب بارتعالی
اور پیران عظام اپنے سے چند مرتبہ ارشاد ہوچکا تہا جو نکاح کر اسواسطہ مین حیران تہا جو کسیجگہ
کرون جب نظر میری دختر بادشاہ پہ پڑی اور لوح محفوظ کے طرف دیکہا تو میرا اور اوسکا نام
درج ہے بعقد نکاح اسواسطے مینے اوسکا نام دریافت کیا وزیر نے واپس جاکر خدمت بادشاہ مین
عرض کیا بادشاہ نے استماع اسبات سے خوشدل ہوکر کہا الحمد للہ جو اولاد میری ایسے کمال کے ساتہ
منسلک ہوئی اور دوگانہ شکرانہ اوا سے کیا پہر وزیر کو خدمت باباصاحب مین بہیجا کہ جب
حضور فرماوین عقد نکاح کیا جاوے تو سعادت دارین میری ہے جب وزیر نے خدمت بابا
صاحب مین جاکر بہی عرض کیا تو حضرت نے قبول فرمایا اور اوسیوقت بادشاہ نے دختر اپنی کی
شادی ساتہ باباصاحب کے کردی اور بہت اشیار نقد و جنس غلام و کنیزک بادشاہانی جہیز مین دیا
لیکن باباصاحب نے تمام اشیار اللہ صرف کردی غلام و کنیزان کو آزاد کردیا القصہ دہلی مین بادشاہ نے

ہر وقت جو اشیا نقد و جنس ہر طرح کی دختر اپنی کو عطا فرماتے حضرت وہ تمام للہ صرف کر دیتے اسلیے
حضرت کو اوس جگہ عبادت الہی میں خلل لاحق حال ہوتا ایک روز دختر سلطان نے یہہ حال معلوم
کرکے خدمت میں بابا صاحب عرض کی اگر ارادہ حضور کا اور جگہ چلنے کا ہو تو آپ اسجگہہ سے انتقال
کریں یہہ بات بابا صاحب کو اچھی معلوم ہوئی تب تیار ہوکر روانہ پاکپٹن شریف کو معہ دو تینہ اپنے
کے ہوئے اور پاکپٹن میں آنکر سکونت اختیار کی اور دہلی میں اپنی جگہہ برادر خورد اپنے حضرت
نجیب الدین متوکل صاحب کو مقرر کیا **نقل ہے** کہ مائیصاحبہ عفت پناہ ہزبرہ خاتون دختر
سلطان غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت بابا صاحب کے پانچ فرزند اور تین دختر پیدا ہوئے
مفصلہ ذیل۔ اول حضرت جناب مخدوم خواجہ شہاب الدین صاحب۔ دوم حضرت مخدوم خواجہ بدرالدین
صاحب۔ سوم حضرت مخدوم خواجہ نظام الدین صاحب۔ چہارم حضرت مخدوم خواجہ یعقوب صاحب
پنجم حضرت مخدوم خواجہ عبداللہ شاہ صاحب۔ اور دختر عفت پیرایہ بی بی فاطمہ صاحبہ و عفت نشان
بی بی شریفہ صاحبہ۔ و عصمت عنوان بی بی مستورہ صاحبہ۔ اور حضرت خواجہ نصراللہ صاحب فرزند متبنّیٰ
حضرت بابا فرید صاحب کے تھے جسوقت مادر خواجہ نصراللہ عفت نشان بی بی ام کلثوم کو بابا صاحب نے
نکاح کیا یہہ ساتھ مادر کے تھے اور حضرت نے بمنزلہ فرزندان پرورش کیا اور الفت کمال فرماتے تھے
اور نام بھی فرزندان میں درج ہے۔ تمام کتابوں میں ایک روایت میں مرقوم ہے جو دختر سلطان کے
بطن سے پیدا ہوئے لیکن ضعیف روایت جواہر فریدی میں مرقوم ہے اول روایت صحیح ہے

باب ششم دربیان خلفا و مریدان بابا صاحب و حال عرس مولانا بدر دیو الفضا صاحب

کتاب جواہر فریدی و سیر الاقطاب میں درج ہے کہ حضرت بابا صاحب کے بہتّر ہزار خلفا ظاہری
تھے جنکو باطنی فیض ہوا اور ابتک ہوتا ہے اونکا کچھ حساب نہیں اور بہتّر ہزار سے کئی ہزار
آسمان میں اور کئی ہزار عالم آب میں اور کئے ہزار کوہستان میں ہیں۔ دس ہزار اس زمین پر منجملہ

اونکے تنتیس ۳۳ ایسے ہین جنکو خواجہ اور قطب کا درجہ ملا اور تنتیس ۳۳ سے دس ایسے ہین جنکو عشرہ مبشرہ
کہتے ہین اور ان دس سے چار ایسے ہین کہ حضرت اور ان مین کچھ فرق نہین اور صاحب خاندان
عظیمہ کے ہوئے نام بائیس خواجہ و تنتیس قطب کا یہہ ہے۔ اول حضرت جناب محبوب الہی خواجہ نظام الدین
صاحب۔ دوم مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب۔ سوم خواجہ جمال الدین صاحب قطب ہانسوی
چہارم مولانا بدرالدین صاحب۔ پنجم حضرت بدرالدین صاحب فرزند بابا صاحب ششم شیخ شہاب الدین
صاحب فرزند بابا صاحب۔ ہفتم مخدوم نظام الدین صاحب فرزند بابا صاحب ہشتم مخدوم خواجہ یعقوب
صاحب فرزند بابا صاحب نہم مخدوم حضرت نصیرالدین فرزند بابا صاحب دہم شیخ دہار خادم صاحب
یازدہم شیخ زین الدین دمشقی صاحب دوازدہم شیخ علی شکر ریز صاحب۔ سیزدہم شیخ علی شکر باران
صاحب چہارم شیخ علی سیالکوٹی پانزدہم شیخ محمد سراج صاحب شانزدہم شیخ دہنی دیا ہفدہم
شیخ جمال عاشق کابلی۔ ہژدہم مخدوم خواجہ نجیب الدین متوکل برادر حقیقی خورد آنجناب نوزدہم
شیخ عارف سیستانی۔ بیستم شیخ ذکریا سندہی۔ بیست و یکم شیخ صدر دیوانہ جنکو مستی کے باعث رین لولا
پاکپٹن مین کہتے ہین بیست و دوم سید محمد کرمانی۔ بیست و سوم شیخ شہاب الدین غزنوی بیست و چہارم
مولانا فصیح الدین لکہنوتی بیست و پنجم شیخ عبیداللہ شاہ بیست و ششم شیخ منتخب الدین برادر شیخ برہان
الدین غریب بیست و ہفتم شیخ یوسف بیست و ہشتم خواجہ برہان الدین صوفی ہانسوی بن خواجہ
جمال الدین صاحب بیست و نہم محمد شاہ غوری سی ام مولانا محمد ملتانی۔ سی و یکم مولانا علی بہاری
سی و دوم خواجہ محمد نیشاپوری سی و سوم خواجہ حمیدالدین مکانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین و ازین جملہ
اسم دہ تن کہ عشرہ مبشرہ ہین۔ اول حضرت محبوب الہی خواجہ نظام صاحب دوم خواجہ قطب جمال ہانسوی
صاحب سوم مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب۔ چہارم حضرت مولانا بدرالدین صاحب پنجم
خواجہ سراج کی صاحب ششم حضرت علی شکر ریز صاحب ہفتم زین الدین دمشقی صاحب ہشتم خواجہ

جمال کابلی - نہم خواجہ ذکریا سندہی دہم خواجہ نجیب الدین متوکل نام ہر چہار خلفا - اول خواجہ نظام الدین صاحب محبوب الٰہی سید - دوم مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب سیوم سید مولانا بدر الدین اسحاق صاحب چہارم حضرت خواجہ قطب جمال ہانسوی اولاد حضرت امام اعظم کوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہم تبرکاً احوال ہر چہار خلفا اکرام کا درج کتاب کرتا ہوں کہ ذِکرِ الصّالحِینَ تَنَزّلُ الرَّحمت نقل ہے دربیان محبوب الٰہی صاحب لقب اونکا سلطان المشائخ اور محبوب الٰہی و سلطان الاولیا و سلطان السلاطین مرتبہ محبوبیت کو پہونچکر ساتھ خطاب محبوب الٰہی کے مخاطب ہوئے چند واسطہ سے محبوب الٰہی صاحب جناب امیر المومنین علی کرم اللہ کو ملتے ہین حضرت شاہ نظام الدین صاحب بن سید احمد بن سید علی بن سید عبد اللہ بن سید حسن بن سید علی اصغر بن سید عبد اللہ بن سید احمد بن سید جعفر بن سید امام علی ہادی بن امام تقی الجواد بن امام موسی رضا بن امام علی موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیر المومنین علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ نقل ہے حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین صاحب کی پیدائش قصبہ بداؤن نواح دہلی مین ہے اور علم تمام اور حفظ قرآن شریف دہلی مین حاصل کیا اور ایسے درجہ فضیلت کو پہونچے کہ کوئے عالم اونکے ساتھ بحث نہین کرسکتا تہا پہر جب اشتیاق الٰہی غالب ہوا خدمت حضرت بابا صاحب مین آکر بمقام پاکپٹن بیعت کی اور اوسی روز حضرت بابا صاحب نے کلاہ چار ترکی اپنے سر سے اوتار کر محبوب الٰہی کے سر پر رکھدی اور یہہ بھی زبان مبارک سے فرمایا اے نظام تم راستہ مین تھے کہ ہمارے ولمین خیال گذرا کہ دہلی شریف مین کسکو تعین کیا جاوے ندا غیب سے ہوئی اے فرید باش نظام الدین بداونی آتا ہے یہہ ولایت لایق اوسکے ہے اوسکو دیوین نقل ہے جب حضرت محبوب الٰہی صاحب نے بابا فرید کے پہونچے چند قدم بابا صاحب نے استقبال کیا اور اسلام علیکم پہلے کیا اور یہہ بیت زبان پر لائے بیت اے آتش فراق تو دلہا کباب کردہ سیلاب اشتیاق تو جانہا خراب کردہ

لکھتے ہین کتاب مین جو سلام پہلے بولنا اور یہہ بیت از بان پر لانا گیا باعث تہا جبوقت جناب
رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا اور بعد معراج کے جناب ایزدی سے وصیت
ہوئی کہ سلام ہمارا محبوب ہمار یکو جو تمہاری آل سے ہوگا اوسکو پہونچانا وہ وصیت حضرت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب مولا مرتضیٰ صاحب کو کری اور انہون نے خواجہ حسن بصری صاحب
کو اور بطور تمام بزرگان سلف سے یہہ وصیت چلی آئی جسکے پاس وہ محبوب آوے وہ ادا کرے
جب حضرت بابا صاحب پاس آئے حضرت نے وہ سنت وصیت اور اسلام ادا کیا اور بیت اسکے واسطے
پڑہا جو تمام بزرگان سلف تمہاری اشتیاق مین گذری ہین اور دوگانہ شکرانہ کا ادا کیا اور جسروز
محبوب الٰہی صاحب پہلے خدمت مین آ کر بیعت کری بعد بیعت چھ ماہ برابر حاضر خدمت رکر
مجالس مین جو زبان مبارک بابا صاحب سے ظہور پاتا اوسکو قلم بند کرتے رہتے چنانچہ وہ کتاب
راحت القلوب جو واسطے تلقین کے ایک عمدہ ملفوظات سے ہے بنائی اور مطلوب الطالبین
مین نقل ہے جو تین مرتبہ حضرت محبوب الٰہی صاحب حین حیات بابا صاحب پاکپٹن مین تشریف
لا کر کمال مجاہدہ اور خدمات لنگر درویشان سے رتبہ محبوبیت و ولایت کا حاصل کیا اور ہفت
مرتبہ بعد انتقال بابا صاحب پاکپٹن مین تشریف لائے اور تمام مرمت روضہ مقدسہ و بنا عرس بہ تجویز
رسومات مجوزہ محبوب الٰہی صاحب کے ہین **نقل ہے** جو حضرت محبوب الٰہی صاحب ایسے خدمات
دروازہ پیر دستگیر اپنے پہ کری ہین کہ جسکا حد شمار نہین جو کئی مرتبہ واسطے تناول درویشان کے
زنبیل پکڑ کر گدائی کرکے لنگر مین ڈالکر وقت افطار گذر درویشان کرتے تھے **نقل ہے**
محبوب الٰہی صاحب کتاب اپنی مین مرقوم کرتے ہین جس روز لنگر پیرو دستگیر اپنے مین ہم پیلو اور
ڈیلہ پیلو اور ڈیلہ ایک قسم کا جنگلی میوہ ہے رستہا جنگل سے ہم کہاتی تہے اور ہمکو روز عید ہوتا تہا
نقل ہے حضرت بابا فرید صاحب کے سب خلفا سے پیچھے حضرت محبوب الٰہی کی بیعت

ہوئی اور سب سے پہلے نعمت ملی اور نام درج ہوا اور کمال لطف حضرت بابا صاحب کا محبوب الٰہی صاحب پر تہا۔ اگر کوئی شخص سامہنے انکا نام لیتا تو بابا صاحب کی آنکھ مین خوشی پیدا ہوتی اور حضرت بابا صاحب کئی مرتبہ فرماتے تھے نظام دیدہ ماست یعنے نظام آنکھ ہماری ہے۔ **نقل ہے** حضرت نظام الدین صاحب کو حضرت بابا صاحب نے وصیت کی کہ بعد انتقال میری کے اولاد میری کو تربیت کرنا اسواسطے حسب الارشاد پیر دستگیر اپنے کے محبوب الٰہی صاحب تازندگی پاکپٹن مین آتے رہے اور تربیت بہائی و پرورش ہائی اولاد حضرت کی کرتے رہی **نقل ہے** اعتقاد حضرت محبوب الٰہی کا پیر اپنے سے ایسا تہا اگر کسی آدمی سے نام حضرت بابا صاحب کا سنتے تو بیہوش ہوجاتے اور آب انکھون سے جاری ہوتا بلکہ کئی مرتبہ خون جاری ہوتا تہا۔ **نقل ہے** در بیان درجہ محبوبیت کے جسجگہ اب روضہ حضرت بابا صاحب کا ہے پہلے اسجگہ خلوتخانہ عبادت کا تہا جب حضرت بابا صاحب خلوت مین بیٹھے تھے تو دروازہ پر حضرت مولانا بدر الدین اسحاق صاحب بیٹھتے ایکروز مولانا صاحب کسی ضروریات کی واسطے گئے اور حضرت محبوب الٰہی کو کہا جو تم دروازہ پر بیٹھو اگر کوئی آیا تو خبر کرنی یا کوئی ارشاد بابا صاحب اندر سے فرماوین تو حاضر رہنا۔ یکایک بابا صاحب کو جذبہ عشق پیدا ہوا اور یہہ رباعی اس شوق مین پڑہنی شروع کی۔ **رباعی** خواہم کہ ہمیشہ در ہوائی تو زیم ؎ خاک شوم بزیر پائی تو زیم ؎ مقصود من خستہ زکونین توئی ؎ از بہر تو میرم و برائی تو زیم۔ جب حضرت بابا صاحب یہہ رباعی تمام پڑہنے سجدہ کرتے اور پہر شوق مین کہڑے ہوتے اوسوقت کو عین نزول رحمت اور برکت کا جانکر محبوب الٰہی صاحب دروازہ کہولکر اندر گئے اور سر قدم بابا صاحب پر رکھا تب بابا صاحب نے فرمایا خواجہ نظام چہ خواہی۔ تب خواجہ نظام الدین صاحب نے عرض کیا جو کچھ مینے چاہا تہا سو پایا حضرت نظام الدین صاحب فرماتے ہین اسوقت مینے استقامت درجہ محبوبیت کا چاہا تہا سو فورا درجہ محبوبیت کا تصدق قدم پیر دستگیر اپنے کے میری پر وارد ہوگیا زہی عظمت

و کمال حضرت بابا صاحب کہ ایک لحظہ مین محبوب الٰہی بنا دیا چنانچہ حضرت مولانا عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ محدث بہی اپنی کتاب اخبار الاخیار مین مرقوم کرتے ہین جو محبوبیت کا درجہ دو صاحبان کے
واسطے عطا ہوا ہے اول حضرت جناب شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز دوم حضرت خواجہ
نظام الدین صاحب اور سلسلہ نظامیہ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین صاحب کے نام سے مشہور ہے
اور ہزارہا بے کمال اس سلک مین ہوئی ہین اور اب بہی ہین اور ہمیشہ فیض جاری ہے **دوم خلیفہ**
بابا صاحب حضرت مخدوم علی احمد صابر ہمشیرہ زادہ بابا صاحب پیدایش انکی اور پرورش قصبہ کوٹھوال
یعنے چاولی مشایخ مین۔ گہر حضرت خواجہ جمال الدین والد بابا صاحب مین ہوئی ہے اور سادات عظام سے
ہین نسب شریف حضرت مخدوم علی احمد صابر بن سید عبد اللہ بن سید فتح اللہ بن سید نور محمد بن سید
امجد بن سید غیاث الدین بن سید بہاؤ الدین بن سید داؤد بن سید تاج الدین بن سید محمد بن سید علی
بن سید ضیاء الدین بن سید اسمٰعیل بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن
امام حسین شہید دشت کربلا ابن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ **نقل** ہے جب حضرت سید
عبد اللہ والد علی احمد صاحب نے وفات پائی تو یہہ دو سالہ رہگئے تہے اور حضرت بابا صاحب جب
حسب الحکم پیران عظام کے پاکپٹن مین قیام فرمایا ہمشیرہ صاحبہ حضرت بابا صاحب فرزند اپنے علی احمد
صاحب کو ساتھ لیکر خدمت برادر مین سپرد کیا اور کہا ای بہائی اس لڑکے یتیم میرے کو پڑہانا اور تربیت
کرنی حضرت بابا صاحب نے تقسیم لنگر درویشان پر تعین فرمایا اور یہہ کار حوالہ علی احمد صاحب کے کر دی
مرقوم ہے جو عرصہ باران سال بعضے لکہتے ہین سال تک لنگر درویشان و فقرا کو تقسیم کیا اور آپ کہایا
ہمیشہ روزہ دار رہتے تہے اس عرصہ مین حفظ قرآن شریف و تمام علوم ظاہری بخوبی تحصیل کر لیا اس قدر
فاقہ اور مجاہدہ اٹہایا کہ سوائے استخوان کے نام گوشت کا وجود پر نہ رہا بعد عرصہ کے والدہ صاحبہ
حضرت علی احمد صاحب کی واسطے ملنی بہائی اور فرزند جگر گوشہ اپنے کے آئی تو حال زار فرزند دلبند

دیکھکر حیران ہوئی کیونکہ الفت مادری ازحد ہوتی ہے بازو علی احمد صاحب کا پکڑ کر پاس برادر اپنے یعنے حضرت بابا صاحب کے لیگئی اور چونکہ ہمشیرہ حقیقی حضور کی تہی زبان شکایت کی دراز کرکے فرمایا اے بہائی ہزارہا مخلوق لنگر مین تمہارے اسوقت کہاتی ہین اور مینے جگر گوشہ اپنا جو تمام عمر اس دنیا مین عنایت الٰہی سے یہی عطا ہوا ہے۔ واسطے پرورش اور فیضیابی کے دیا تہا واسطے مانی بہوکہ کے جو تیرے لنگر مین اس لڑکے بیوہ عورت کا نصیب نہ تہا ایسی کلام زبانی ہمشیرہ اپنی کی سنتی ہی بابا صاحب نے فرمایا اے بی بی جمیلہ خاتون مین تمکو اور فرزند تمہارے کو ہر طرح سے عزیز رکہتا ہون اور واسطے پاسخاطر تمہارے کے کل اخراجات تقسیم لنگر برخوردار کے حوالہ کردیا تہا تب اوسوقت جناب والا علی احمد صاحب جو پاس ماں صاحبہ اپنے کے کہڑی تہی زبان عجز سے عرض کی مگر حضور والا نے واسطے تقسیم کے حکم فرمایا تہا کہانیکے واسطے حکم نہین دیا اور سوائے حکم کے بندہ کی کیا طاقت تہی جو باورچی خانہ حضور سے ایک دانہ مونہہ مین ڈالتا اس بیان عجز آمیز حضرت علی احمد صاحب سے حضرت بابا صاحب کو جوش پیدا ہوا چنانچہ ہر بن موٴ سے تجلیات انوار الٰہی کا پیدا ہونا شروع ہوا جواہر مین مرقوم ہے جو اسوقت ارواح پاک خواجگان چشت تا صاحب لولاک حاضر ہوئی ارواح سب صاحبان سے فیض و نعمت عطا ہوئی اور حضرت بابا صاحب نے علی احمد صاحب کو گلی مین لگا کر کہا کہ اے صابر تو صبر میرا ہے اور جو باطن میرا کا علم ہے وہ سب خدا تعالیٰ تیری نصیب کری لکھتے ہین جو اسروز سے ایسا مظہر ہو سوئے ذات پاک مخدوم علی احمد صاحب پر وارد ہوا جو کچہ بیان ہنین اور اسدن سے لفظ صابر کا حضرت پر مشہور ہوا اور جو مریدان انکے سلسلہ مین ہوتی ہین صابریہ کہلاتے ہین اور بڑے بڑے صاحب عظمت و جلال اس خاندان مین ہوئی ہین اور اب بہی ہین اور حضرت عبدالحق صاحب دہلوی کتاب اپنی اخبار الاخیار مین مرقوم کرتے ہین کہ شرف دامادی کا بہی مخدوم علی احمد صاحب کو حضرت بابا صاحب سے عطا ہوا ہے اور سیر الاقطاب

مین مرقوم ہے کہ مظہر موسوی دو شخص کے واسطے حاصل ہوا ہے ایک حضرت نجم الدین کبرائی صاحب دوم مخدوم علی احمد صاحب صابر خلیفہ سوم بابا صاحب حضرت مولانا بدر الدین اسحاق سید بن سید علی بن سید اسحاق بن سید معین الدین خطاب منہاج الدین بن سید احمد بن سید محمود بن سید محمد بن سید فتح الدین بن سید جلال الدین بن سید صدر الدین بن سید قطب الدین بن سید ذکریا بن سید عمر بن سید زین العابدین بن علی اصغر بن امام حسین بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ جو مزار شریف میان شہر پاک پٹن شریف موجود و زیارت گاہ خلق اللہ ہے عرس مبارک انکا اسطرح سے شروع ہوتا ہے اول رسم چلہ ستائیسوین ربیع الآخر سجادہ نشین حضرت بابا صاحب درگاہ حضرت مولانا صاحب جیسا درگاہ بابا صاحب مین چلہ کے روز خرچ ہوتا ہے اور تفصیل اوسکی آگے رسومات عرس بابا صاحب مین آویگی ویساہی اس درگاہ مین بھی خرچ کرتے ہین اور تمام رسومات درگاہ شریف کا تعلق سجادہ نشین باباصاحب کا ہے اور رسومات بذاتہٖ سجادہ نشین بابا صاحب کرتے ہین چنانچہ تفصیل عرس مولانا صاحب - دو سو من پختہ آرد پچاس من پختہ نخود - دو من پختہ روغن زرد - تین من پختہ روغن سیاہ - پانچ من پختہ چاول تین من شکر - تین من قند - دو من شکر تری - ایک من نمک - دس بیس راس بکرا - گرم مصالحہ لونگی وسلاری و دستار و پارچہ ہائے چادر واسطے سروپا خلفا و مریدان دو سو روپیہ کا - ہیزم چہ سے من - کاہ پانصد من - مبلغہائے نقد بقدر سو روپیہ کے یہہ تمام اشیاء عرس مذکور میں رسومات اور مہانان ومتعلقان کے خرچ مین جانب دیوان صاحب سجادہ نشین باباصاحب سے ہوتا ہے اور عرس مبارک شروع یکم تاریخ ماہ جمادی الثانی سے ہوتا ہے - غرہ شب کو چراغ بندی پر بقدر بیست آثار روغن سیاہ خرچ ہوتا ہے اور بعد صبح ختم پورہائے شکر پردو دو سنیتہ کا غذات اور دو آثار روئی کا غذات اور شکر ہفت آثار اوسکے کاغذون مین شکر پاکر پوری

باندھتے ہین پہلے سجادہ نشین صاحب کی خدمت مین اور پھر تمام اولاد حضرت بابا صاحب و تمام
شرفاء و خلفاء شہر کو بطور تبرک تقسیم کئے جاتے ہین اور پھر وقت دوپہر دنکے صاحب سجادہ نشین
خاصہ مین سوار ہوکر معہ مردم برادری تمام صاحبزادگان و شرفاء و خلفاء درگاہ مولانا صاحب مین
آتے ہین اور اول اندر روضہ مبارک کے ختم پڑھ کر باہر روضہ مبارک کی ساتھ دیوار احاطہ جو سامنے دروازہ
کے ہے کھڑے ہوتے ہین اور رسم سماع کی جیسا عرس بابا صاحب پر ہوتی ہے۔ اسجگہ بھی بدستور
ساتھ تمام خرچ کے ویسے ہوتے ہے بعد رسم سماع ختم ہوکر سجادہ نشین اندر روضہ مبارک کے
پوڑ ہیائے شکر تبرک کا عام طور تقسیم فرماتے ہین پھر بدستور خاصہ مین سوار ہوکر معہ قوالان و نقارچیان
و دولت خانہ کو تشریف لیجاتے ہین بعد رسم سماع مجلس قوالان کرتے رہتے ہین اور چھبوین تاریخ تک
یہی رسم بمعہ خرچ برابر جاری ہوتی رہتے ہے۔ چھبوین تاریخ کی نصف شب کو رسم بھرنی جھجران کے
شروع ہوتی ہے جو چھوٹے چھوٹے برتن گلی از قسم عمدہ سے ہوتے ہین اور اسمین شربت قسم
شکر تری و مصری و قند و شیر و شکر جیسا جیسا کسی کی منت و نیاز ہوتی ہے تمام دن تا نصف شب کے
دوسری رات کے برابر یہہ رسم رہتے ہے اور تمام مخلوق ہندو و مسلمان درگاہ مولانا صاحب مین ختم
دلاکر بعد تقسیم کرتے ہین و مردمان و عورتان گھڑولی گاتی ہوئی اور ساتھ خوشی کے درگاہ مین
لاتی ہین اور بوقت غروب سجادہ نشین معہ صاحبزادگان برادری و شرفاء و خلفاء بڑے جاہ
جلال سے و آگے اونکے قوالان و نقارچیان گاتی ہوئی گھڑولی او ہر کسی کے ہاتھ مین جھجر شربت
بتاشہ و مصری و خم شربت قندی کے یازدہ جانب سجادہ نشین سے ہر یک صاحبزادہ کا ایک خم یعنے
مٹ بیہ ملازمون کے سر پر رکھی ہوئی جسمین سوا اثار پختہ قند ہوتا ہے اور جھجر ہاتھ کے صاحب سجادہ
مین دس آنہ کا بتاشہ ہوتا ہے یہہ سب اشیاء جمع کچہری دیوان صاحب پر ہوکر پالکی برہنہ سجادہ نشین صاحب
معہ مردمان ہمراہی داخل درگاہ مولانا صاحب کی ہوتی ہین۔ آہستہ آہستہ نثار نقدی لواحقان پر فرماتے

درگاہ مین ہپونچکر اور ختم دلاکر تمام اشیاء و پانچ روپیہ نقد نذر ثواب اسکا ارواح انبیاء و اولیاء و
مولانا صاحب کو گذرانکر درگاہ مین دیا جاتا ہے بعد اسکے بمعہ تمام ہمراہیان پائی برہنہ بیرون
شہر سے چاہ پر چھبر ہائے کو پر آب کرکے دروازہ حضرت مولانا صاحب پر لاکر ڈالتے ہین اور اوسجگہ
سوا روپیہ کا انعام ماشکیون کو ہوتا ہے سجادہ نشین کی طرف سے پھر دعا فاتحہ خیر کہکر نثار نقد بنیے
سب حقدارون و غربا کو فرماتے روانہ دولتخانہ کو ہوتے ہین دروازہ محلسرائی پر پہونچکر دعا فاتحہ
خیر کہکر اور تمام نواحقان کو نذر نقدی عطا فرماکر بعد ترخیص ہمراہیان داخل محل خاص مین ہوتے
ہین چنانچہ اس رات کو بقدر چالیس روپیہ کے منجانب سجادہ نشین صاحب خرچ ہوتا ہے اور پھر
نصف شب کو سجادہ نشین ساتوین رات رسم سماع حسب دستور جلسیا ونکو ہوتی ہے کرتے ہین ساتوین
تاریخ ونکو تبرک طہری طیار ہوتی ہے۔ ایک من نخچہ چاول دال نخود دس ثار۔ ہلدی سوا ثار۔ نمک
دو ثار۔ روغن زرد دو ثار۔ مرچ سیاہ پانخچہ۔ یہ تمام اشیا کا دیگہائی مین طعام تیار ہوتا ہے
جب سجادہ نشین واسطے رسم سماع کی روضہ مبارک مین آتے ہین تو یہ طعام نخچہ چاول چھوٹے
چھوٹے پیالہائے مین پر کرکے پیش سجادہ نشین کے لائے جاتے ہین خوان ہائی ہین بعد ختم
کے ہاتھ آپ سے سجادہ نشین عام طور وہ تبرک طہری تقسیم فرماتے ہین اور باقیماندہ تمام شہر مین
تقسیم ہوتا ہے اور شب آٹھوین تاریخ نعل سجادہ نشین صاحب روضہ مبارک مین آکر بذاتہ ختم پڑھ
کر گیلہ چادر پارچہ فقرا و حافظان کو تقسیم اور رسم آخیرہ سماع ہوکر صاحب سجادہ نشین اندر روضہ کے
تبرک قرص جیسا کہ عرس بابا صاحب پر مقرر ہے تقسیم فرماتے ہین اور خاصہ مین بیٹھکر تشریف
فرما دولتخانہ کو ہوتے ہین اور تمام راستہ مین مخلوق کو قرص تقسیم فرماتے چلی جاتی ہین اور
در دولت پر پہونچکر بعد نثار نقدی قوالان و نقارچیان و حقداران دعا فاتحہ خیر فرماکر داخل
محلسرائے خاص مین ہوتے ہین اور بعد اختتام عرس لونگی و سلاری مسطورہ مہمانان خلفاء

نقل ہے

ومریدان کو بطور سہر وپار جانب سجادہ نشین وقت رخصت عطا صاحب ربنو ناہی جو اہر سے جبہ
ادائے اس سنت و نذر جبہاران کی بھیجے جو اصل مین وطن مولانا صاحب کا نجار اہی اور پہر دہلی حضرت
مین آگئے اور ادسجگہ تحصیل علوم ظاہری کی کری لیکن ایک مسئلہ ایسا پیش آیا جو حل اوسکا عالمان
وفاضلان دہر سے نہوسکا تب عزم ملتان وایران وعربستان کی کرکے روانہ ہوئی راستہ مین ایک
شخص مرید باباصاحب کا بہی ساتھ رلگیا وہ شخص ہر وقت بیٹھتا اوٹہتا نام فرید کا لیتا اور مولانا
صاحب جو عالم متشرع تہے اور درویشوں کے ساتھ اعتقاد نہ رکہتے تہی اس شخص کو منع کرتے اى
شخص تم بندہ کا نام کیون لیکر ناحق گنہگار ہوتا ہے نام خدا تعالے کا زبان پر لایا کر۔ لیکن وہ مرد
صاحب اعتقاد انکے کہنے سے باز نہ آیا جو کچہ کہتا تہا وہی کہتا رہا جب پاکپٹن شریف کی پاس پہونچے
اوس شخص نے کہا اب میری پیر دستگیر کا مکان آگیا ہے مین اونکی خدمت مین جاتا ہون تم بہی
اگر ملاقات کرکے جاؤ تو اچہا ہے مولانا صاحب نے کہا مینے ایسے مشایخ اور درویش بہت دیکہے ہین
دو کا ندار عمر اپنی اور مرید ونکی بیفایدہ صرف کرتے ہین آخر اوس شخص نے کہا شب گذران کر لو صبح
کو پہر روانہ ہو جانا تب مولانا صاحب نیم رضا ہو کر اس مرد کے ساتھ خدمت باباصاحب مین
پہونچے تو حضرت باباصاحب از روی صفا باطنی ارادہ مولانا صاحب پر واقف ہو کر بیٹے اپنی کو جو سبق
پڑہ رہی تہے وہی مسئلہ بیان کرنا شروع کیا جسکی تلاش مین مولانا صاحب جا بجا پہر رہے تہے تب
مولانا صاحب سنکر خوش اور حیران ہوئے۔ کہ مینے تمام ملک پہرا اور باباصاحب ایک لڑکے کو اسقدر
بہاری مسئلہ آسانی سے سمجہا رہے ہین حتے کہ اس مسئلہ کو بخوبی انجام تک پہونچایا۔ ای عزیز
قال النبی علیہ السلام۔ ان اللہ تعالی عباد یعرفون الناس بانوھم ولہ عباد یعرفون
الناس بالفراست ولہ عباد لھم نور یمشون فی الناس کما یمشی لا دواح فی الاجساد
ولہ عباد یمشون فی الناس کیمشی المرض فی الاعصاب۔ یعنی تحقیق اللہ تعالی کے

کے بندی ہین پہچانتے ہین آدمی کو ساتھ وہم کے اور خدا تعالے کی بندی ہین پہچانتے ہین ساتھ
دانائی کے خدا تعالے کے بندے ہین جو اُنکے پاس نور ہے اُس نور کے ساتھ بیچ مخلوق کے پہرتے ہین
جیسا پہرتا ہے روح بدن مین اور خدا تعالے کے بندی اور مہنا بیچ مخلوق کے مطلع پہرتے ہین جیسا
مرض بیچ اعصاب و شرائین کے پہرتی ہے۔ ای عزیز اہل اللہ کے ساہمنے صفائی دل کے ساتھ
افضل ہے ہزار عبادت سے ہونا چراگر وہ نیظر بنور اللہ ہوتا ہے۔ القصہ بعد اس کشف کے سائنین
مولانا صاحب خیالات فاسدہ اپنے سے تائب ہوئی۔ چنانچہ مولانا صاحب بہی ولایت بابا
صاحب کے قایل ہوکر اوسیوقت مرید ہوئے اور کمال جانفشانی خدمتگذاری باباصاحب مین کرکے
رتبہ ولایت کو پہونچے اور حضرت کے کل مختاری یعنی دیوان کا خطاب حاصل کیا تاانکہ رسوخ عقائد
وخدمت گذاری مولانا صاحب سے حضرت باباصاحب نے شرف دامادی کا عطا کیا جو حضرت باباصاحب
نے عقد نکاح دختر اپنے جو ولیہ زمانہ پیرایہ عفت سے اراستہ حضرت بی بی فاطمہ کا ساتھ مولانا صاحب
کے محض خطبہ شرعیہ پڑہا کر نکاح کر دیا تہا نقل ہے ایکروز مولانا صاحب خدمت باباصاحب مین
بیٹھے تہے ایک مرد اور عورت سن رسیدہ خدمت باباصاحب مین آئی بعد التماس فرزند کی کری
تب باباصاحب مراقبہ مین ہوکر تہوڑی دیر کے بعد فرمایا تمہاری قسمت مین لوح محفوظ پر فرزند نہین
لکہا ہوا اُس عورت و مرد نے عرض کی اگر لوح محفوظ پر ہمارے نام کی اولاد لکہی ہوتی تو ہم آپ کے
پاس کیون آتے تب باباصاحب کو اُس عورت پر رحم آیا اور فرمایا ایک دو تین چار پانچ چھ سات
فرزند تمکو ملینگے۔ جب یہہ گفتگو زبان مبارک سے باباصاحب کی فرمائی مولانا صاحب کے دلین باعث
علم ظاہری مسئلہ شرعی کدورت پیدا ہوئی۔ جو ایسے کمال اور عالم و مشایخ وقت ہوکر اپنے زبان سے
فرمایا تمکو لوح محفوظ پر اولاد نہین لکہی او ر پہر اپنے زبان سے سات کہدیئے۔ لیکن ظاہرا جواب
کچھ نہ کیا محض دلمین خیال گذرا۔ دوسرا یہہ کہ ایکروز مولانا صاحب کے شادی کی گہڑولی پہرتے دیکھا

جیسا کہ ملک پنجاب مین اکثر رواج ہے۔ جو لڑکا یا لڑکی کی شادی ہوتی ہے ایک سبوچہ یعنی گہڑا
نو کنوئی سے پانیکا عورتان جمع ہو کر ساتھ شادی اور راگ گہڑولی کا گاتی ہوئی بہرلاتی ہین۔
اور اس پانی سے لڑکا لڑکی کو غسل دیکر نکاح بہراتے ہین اور حضرت بابا صاحب جب نکاح حضرت مولانا
صاحب کا کیا تہا تو کچھ شادی کا سامان نہین کیا تہا اسواسطے مولانا صاحب کو اوسوقت گہڑولی
اور شادی دیکہکر یہ خیال دلمین گذرا۔ اگر ہماری شادی بہی قرابت تک اپنے مین ہوتی تو ساتھ شادیکے
ہوتی اتفاقاً بابا صاحب سے رخصت لیکر واسطے حج کے چلی گئے اور بہر بعد مدت جب خدمت بابا صاحب کے
آئی تو بعد مدت کے وہی عورت مرد ساتھ سات فرزند کے لڑکے سر پر کوزہ شیر کسیکی سر پر کوزہ شربت
شکر تری یا مصری یا قندی ساتھ مردمان قبایل اپنے کے یہ سب نذر نیاز لیکر ساتھ خوشی کے گاتی
ہوئی خدمت بابا صاحب مین پہونچکر وہ سب نذر نیاز نقد و جنس پیش کیا اوسوقت حضرت مولانا صاحب
بہی پاس بیٹھے تہے تب بابا صاحب نے فرمایا یہ سب چیز مولانا صاحب کو دیدو۔ اور فرمایا یہ سب منت
اور نذر جناب الٰہی سے تمہاری ملک ہے کہ بطور شادی تمام مخلوق الٰہی ہمیشہ دروازہ تمہاری پر ادا کر ینگے
اور جس مطلب کے واسطے کوئی حضور دل کے ساتھ یہ نذر اللہ ثواب اسکا تمہاری واسطے نذر کریگا انشاء اللہ
بغیر تردد مطلب برآویگا اور قیام زمانہ تک جاری رہیگا۔ بعد اس عطا کی بابا صاحب نے فرمایا مخاطب
ہو کر مولانا صاحب کے طرف یہ وہی عورت مرد ہین جسکے واسطے آپ کے دلمین خلل گذرا تہا وجہ اسکی یہ تہی
جب مینے لوح محفوظ پر دیکھا تو اوسجگہ اس عورت کے واسطے اولاد نہ لکھی تہی پہر امر الٰہی ہے جب مینے
اپنی زبان پر دیکھا تو سات لڑکے لکہے ہوئی تہے بموجب حکم الٰہی مینے سات کہدیئے اور حقتعالی
نے عطا کیے۔ دوسرا خیال تمہاری دلمین یہ گذرا تہا اگر ہم وطن مین شادی کرتے ہماری بہی گہڑولی
کے ساتھ شادی خوشی ہوتے۔ یہ گہڑولی شادی تمہاری کیے تمام مخلوق ہندو مسلمان بہرتے رہینگی
تب مولانا صاحب نے اپنے خیال فاسدہ جو گذری تہی اقرار کیا اور تائب ہوئی اور یہ گہڑولی جو زبان

پیر دستگیر اپنے سے ارشاد ہوا۔ دل و جان سے قبول کیا تا حال وہ گہڑولی شادی مولانا صاحب
کے ساتھ کو زمانے ہجبر ان معہ نقد منجملہ جہیز بیبا کیکی منت ہوتی ہر سال بسال تا اس زمانہ تک جاری ہے
اور یہ نذر جو کوئی خلوص نیت سے مقرر کرے واسطے حصول مقاصد کے اکسیر اعظم ہے اور وہ مرد عورت قوم ہنون
کہتری سے ہتی اور اب اولاد اونکی پاکپٹن و قرب جوار مین کثرت سے ہے اب تمام مرد عورت شکر سرخ
نیاز بابا صاحب و مولانا صاحب دیتے ہین اور اسوقت اُس عورت مرد کی عمر اسی برس کی ہو چکی تہی
جب بابا صاحب پاس آئی ہتی اور یقین ہے کہ حسب فرمودہ صاحب ولایت تا قیام زمان یہہ گہڑولا
جاری رہیگی اور حضرت مولانا صاحب کو دو فرزند بی بی صاحبہ دختر جناب گنجشکر صاحب سے پیدا ہوئے
سید محمد و سید موسیٰ۔ چنانچہ بعد انتقال مولانا صاحب حسب الارشاد والد بزرگوار ہمراہ جناب محبوب الہی صاحب
دہلی مین چلے گئے اولاد اونکی ہندوستان مین کثرت سے ہے **نقل ہی** زبانی سید نور بخش شاہ و قلندر شاہ
کے جب حضرت جناب اقدس دیوان محمد اشرف صاحب سجادہ نشین حضرت گنجشکر صاحب دہلی شریف مین تشریف
لیگئے اوسجگہ سید جعفر و سید شاکر اولاد مولانا صاحب سے ساتھہ دیوان محمد اشرف صاحب کے شرف بیعت حاصل
کیا اور مرید ہوئی واپسی کیوقت دیوان صاحب نے دونو بہائی مذکور کو ساتھ پاکپٹن شریف مین لاکر متصل درگاہ
مولانا صاحب کے مکانات سکونت کے واسطے عطا کئے اب جو درگاہ مولانا صاحب پر ہین خادم اولاد اونہ
دونو بہائیون کے ہین اور پہلے اُنسے خادم دہو وہی تہے **چہارم خلیفہ** حضرت خواجہ قطب جمال الدین
ہانسوی اولاد حضرت جناب امام اعظم کوفی رحمتہ اللہ علیہ کے ہین۔ حضرت جمال الدین بن شیخ احمد بن شیخ مظفر
بن شیخ ابراہیم بن ابوبکر بن عبد اللہ بن عبد الرشید بن عبد الصمد بن امام حماد عرف عبد السلام بن امام اعظم
ابو حنیفہ بن نعمان بن ثابت بن طاؤس بن ہرمز بن شہنشاہ نوشیروان عادل بادشاہ۔ حضرت قطب
جمال صاحب بہت عالم و فاضل تہے جو تصنیفات اونکی کتابہائے بہت ہین حضرت بابا صاحب کے سب سے
پہلے بیعت حاصل ہوئی ہتی۔ جواہر مین لکہتے ہین جو واسطے اُنکی محبت کے بابا صاحب بارہ برس ہانسی مین

ہی ہین اور فرماتے ہتی جمال جمال میرا ہے اور فرماتے ہتی پارہ کردہ جمال فرید نتوان دوخت اور جسکو یقین ولایت کی سند بابا صاحب مرقوم کر دیتے اگر مولانا جمال الدین صاحب قبول فرماتے اور مہر لگا دیتے تو منظور ہوتی نہین تو نامنظور اور بہت محبت اور شفقت بابا صاحب کے خواجہ قطب جمال صاحب تہی مزار شریف ہانسی مین زیارت گاہ خلق اللہ ہے اور اولاد اونکی بھی اوسی علاقہ مین کثرت سے ہے حالات کشف کرامات ومجاہدات ہر چہار صاحبان کے بہت ہین اس کتاب مین واسطے طوالت کے مرقوم نہین جس صاحب کو اشتیاق ہو کتاب جواہر فریدی جو بندہ کاتب الحروف نے حسب الارشاد سجادہ نشین دیوان اللہ جوایا صاحب مرقوم کرکے معرفت میان خدا بخش تاجر کتب فروش لاہور بازار کشمیری چھپ کر طیار ہو گئی ہے دیکھ لین جو اوس مین تمام حالات درج ہے۔

باب ہفتم در بیان انتقال وبنا روضہ وباب بہشتی

جواہر فریدی وغیرہ کتابون مین مرقوم ہے جو ۶۶۴ھ ہجری المقدس مین حضرت بابا صاحب کا وصال ہوا اول حضرت بابا صاحب کو بیماری غلبہ ہوئی شب سہ شنبہ پنجم محرم وقت عشا ر نماز ادا کی بعد اوسکی استغراق یعنے مستی مین ہوئی اور حالت صحو یعنے ہوشیار ہین حاضرین سے پوچھا نماز پڑھی ہے تمام نے عرض کی پڑہی ہے حضرت نے فرمایا پھر پڑھ لین شاید پھر پڑھنی ہو یا نہین اسیطور تین مرتبہ نماز ادا کی تیسری دفعہ تجدید وضو کیا اور بعد تمام نماز اور نوافل کے سجدہ مین سر رکھکر اسم الٰہی یا حی یا قیوم زبان مبارک سے فرمایا حرف قیوم مین روح مبارک بابا صاحب جسم سے جدائی فرما کر ساتھ اصل اپنے کے ملی اور پھر آواز اسوقت غیب سے تمام حاضرین نے فصیح سُنی جو دوست ساتھ دوست کے ملگیا وقت صبح تمام فرزند وخلفا رجو اسوقت موجود تہی یہہ صلاح ٹہرائی جو اسوقت جملہ خلفا رحضرت بابا صاحب موجود نہین چنانچہ اکمل خلفا اونکی محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین صاحب دہلی مین ہیں جب ان سب کے آنے تک امانتاً نعش مبارک رکھی جاوی اور سنت نبوی یہی ہے جو وصال حبیب خدا سرور عالم

صلے اللہ علیہ وسلم بروز دوشنبہ ہے اور تین روز کے بعد جب تمام اصحاب کرام جمع ہوئی بروز چہار شنبہ دفن
کئے گئے الغصہ صاحبزادگان نے ارادہ روضہ بنانیکا کیا جب ایکدو مرتبہ درست شروع کی ڈنکو طیار کرین
رانکو شکست ہو جاوے تب محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین صاحب و تمام خلفا روئی زمین سنکر عرصہ قلیل
مین حاضر ہوئی اور خواجہ نظام الدین صاحب کے یہہ صلاح ہوئی جو اول روضہ تیار کیا جاوے جس حجرہ
بابا صاحب شب و روز عبادت الٰہی اور خلوت مین رہے ہین اور وصال بہی اوسی جگہہ ہوا کیونکہ جو اسمین
سُنت نبوی بہی ادا ہوگی حضرت جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے جسمین سکونت اور خلوت عبادت
حجرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے رہی اوسی جگہہ انتقال ہوا اور اسی جگہہ مزار شریف ہوئی۔ الغصہ
جناب محبوب الٰہی صاحب مزار اقدس پر بروئی مراقبہ واسطے تعمیر روضہ مقدسہ کے اجازت طلب کی دوح
پر فتوح سے ممانعت ہوئی کہ شہرت سے گمنامی اچہی ہے لیکن مکرر محبوب الٰہی صاحب بصد الحاح ملتجی
ہوئی۔ جو تعمیر روضہ مین واسطے استفادہ ہمچون ما مریدان و خلفایان خواص و عام متصور ہے اس سے
محروم نفرمایا جاوے تب حالت مراقبہ مین جناب ایزدی سے حضرت محبوب الٰہی صاحب کو ارشاد
ہوا کہ خشت ہائی پاکیزہ طیار کرکے ہر خشت پر ختم کلام اللہ کا پڑہ کر دم کرو اور اون خشتہائی سے روضہ
تیار کراؤ جو اوسمین ہمیشہ مغفرت کا ظاہر ہوگا حسب الارشاد محبوب الٰہی جو اُسوقت ہزارہا حافظان
و ناظران کلام الٰہی موجود تہے خشت ہائی تیار کرا کر چند عرصہ مین روضہ درست کرایا دروازہ طرف
جنوب رکہا اور ایک پنجرہ جانب شمال جسمین اکثر خاص و عام ریسمان یعنے دہاگا واسطے حصول مقصود
کے التجا جناب الٰہی و ارواح پاک بزرگان مین کرکے باندہتے ہین اور بعد حصول مقصد نذر و نیاز
مجہو وہ ادا کرکے کہولتے ہین ۔ اور ایک پنجرہ طرف شرق الغصہ بعد تیاری روضہ مبارک تمام فرزندان
و خلفا و محبوب الٰہی نعش مبارک حضرت بابا صاحب جو اما نتاً جسجگہہ اب روضہ صاحبزادہ گنجعلم صاحب کا ہے
اور اوسمین مزار صاحبزادہ سے جانب شرق چہوٹی سے مزار برائے نشان موجود ہے

نکالکر ساتھ عطر وخوشبوہائے کے عطرناک کرکے جنازہ پڑہا رسالہ بہشتیہ مین مولوی بدرالدین صاحب مرقوم کرتے ہین جوکفن بھی از سر نو دیکر جنازہ پڑہا گیا وقت جنازہ ارواح جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم معہ اصحاب کبار وانبیاء واولیاء شرف نزول فرمایا اور جنازہ پڑہ کر ساتھ نعش مبارک باباصاحب داخل روضہ دروازہ جنوب سے ہوئی مولوی صاحب مسطور اپنے رسالہ مین مرقوم کرتے ہین جو ایک پائی چہارپائی جنازہ کو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارواح پاک نی پکڑا تہا اور باقی تمام انبیاء واولیاء نے تب اسوقت روح پرفتوح باباصاحب سے محبوب الٰہی صاحب کو ارشاد ہوا جو یہ پنجرہ شرق گراوے جو نور ارواح ہائے پاک اس دروازہ سے نزول فرمادین اور اسوقت لحد کیواسطے خشت ہائے خام ختم کی موجود نہ تھی اور وہ پنجرہ خشت خام کا تہا وہ خشت ہائی پنجرہ کی لحد حضرت باباصاحب مین خرچ ہوئین تب شرق سے دروازہ پیدا ہوا اور بعد تدفین کے اس دروازہ سے نور پاک صاحب لولاک وتمام انبیاء واولیاء نی نزول فرمایا اسواسطے دروازہ شرق بنام نوری مشہور ہوا تب باہر آکر جسجگہہ حجرہ خورد متصل روضہ مبارک بنا ہوا ہے اسجگہہ نور ارواح پاک جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبوب الٰہی کو ارشاد ہوا جو ہمکو جناب الٰہی سے حکم ہوا ہے جو شخص مسلمان النسان اس دروازہ سے داخلت کریگا آتش دوزخ سے امان پاکر داخل جنت ہوگا اور واسطے عورات کی بشارت مغفرت کا حکم پنجرہ شمال سے ہوا جو اسجگہہ کی زیارت سے اونکو مغفرت حاصل ہوگی ہاسیواسطے دیوار پردہ دروازہ شمال کے گرد کرگئے ہی جو ستر واسطے مستورات کے ہو کیونکہ ستر عورتونکے واسطے واجب ہے عورتان زیارت اوسجگہہ سے فیضیاب ہوتی ہین - تب خواجہ نظام الدین صاحب کو ارواح پاک سرور عالم سے یہہ ارشاد ہوا جو اس بشارت مغفرت کی منادی کردو حسب الحکم محبوب الٰہی صاحب بلند آواز سے کہا ای مسلمانان ومسلمات دور ونزدیک اسوقت ارواح پاک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتمام انبیاء واولیاء تشریف لائی ہین اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم حکم الٰہی سے فرماتے ہین وَمَنْ دَخَلَ هٰذَا الْبَابَ اٰمِنًا

یعنے جو کوئی اسجگہہ دروازہ مین داخل ہوا امان پاویگا اور یہہ منادی محبوب الٰہی کی شکل منادی حضرت
ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ جو اونکو بعد طیاری کعبۃ اللہ شریف کے حکم ہوا تہا شرق تا غرب واضح
ہووی۔ بہت مردمان جو اسوقت جمع ہوئی بعضے اونمین سے جو آنکھ باطن کی نہ رکہتے تہے انکار کیا جو یہہ
کلام محبوب الٰہی راست کہتے ہین یا کیونکر تب محبوب الٰہی خدمت ارواح پاک صاحب لولاک مین عرض
پرواز ہوی اگر شرف زیارت حضور کا خاص و عام سب مسلمانان امت جو اسوقت موجود بیٹھے ہین حاصل
ہوجائے تو کرم سے بعید نہین تب ارشاد ہوا جو شخص اسوقت آویگا سب کسیکو چشم ظاہر سے معاینہ ہوگا
تکبیر بکر محبوب الٰہی صاحب نے دستک مار کر منادی کی جو شخص اسوقت حاضر ہوا سب کسیکو کشف عالم
مثال کی حاصل ہوگی اور چشم ظاہر سی جو محبوب الٰہی صاحب بیان فرماتے تہے خاص و عام نے سُنا
اور دیکھا تب شوق سے طرف دروازہ کی ذریعہ فریاد کہتے ہوئی دوڑ کر داخل باب جنت مین ہوئی العزیز
یہہ وحی ارشاد جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باب جنت
ظاہر ہوا اور جسجگہہ ارواح پاک سے یہہ بشارت ہوئی اوسجگہہ حجرہ خوب طیار کیا گیا جو عوام کا قدم اوسجگہہ
نہ آوی اور اوسجگہہ کو قدم رسول بولتے ہین اور کلمہ مبشرہ و کلام بشارت ارتسام خواجہ نظام کا جو اِس
بشارت کو چہہ سو چھتیس ٦٣٦ سال گذر چکے ہین گویا آج فرمایا ہے۔ اور تمام ملکہا مین مشہور اور بہت صاحب
ولایت دیگر خاندانونکے نسبت اور خصوص خاندان محبوب الٰہی سے پیر اونکے دروازہ موصوف
مین داخل ہوتے چلے آئے ہین جو تمام صاحبان کا احوال مرقوم کرنیسے طوالت ہوتی ہے چنانچہ
اِس زمانہ مین خواجہ نور محمد صاحب مہاروی جنہنے بنا ہے مخلوق الٰہی کو کمال حاصل ہوا مدت
دروازہ پر آکر فیض حاصل کرتے رہے اور اب بھی بہت عالم و فاضل ہر صدق دل سی عبور کرتے ہین
اور سعادت جانتے ہین اور خلیفہ اعظم خواجہ نور محمد صاحب کے حضرت خواجہ سلیمان تونسوی علیہ رحمۃ
والغفران جو صاحب ولایت اور قطب زمانہ تہی اور ہزار ہا کو اونسے فیض حاصل ہوا ایہ سال اگر دروازہ

موصوف مین داخل ہوتی اور پوتے اونکے خواجہ اللہ بخش سلمہ الدارین صاحب ولایت ہین وہی دوسرے
سال ہمیشہ آکر داخل دروازہ شریفہ ہوتے ہین - ای عزیز خداوند کریم قرآن شریف مین قصہ اصحاب
کہف کا بیان فرماتے ہین جو ہفت تن تہی اور آٹھوان اونکا سگ تھا جب شہر دقیانوس سے
نکلکر کہف مین چلی گئے اور سگ بہی قدم بقدم اونکے پر چلا جو اسکے سوائی اسکا کوئی عمل نہ تہا تو اسکو
بھی بشارت بہشت حاصل ہوئی جیسا کہ قرآن شریف مین آیات کے ساتھ ثابت ہی قول سعدی
صاحب علیہ الرحمۃ سگ اصحاب کہف روزی چند پی نیکان گرفت مردم شد اگر انسان اہل ایمان
حسب فرمان صاحب ولایت اس دروازہ سے جس سے گذرنا روح پاک انبیاء و اولیاء ہزار ہا ہے
صاحب ولایت کا ہو گیا ہو قدم بقدم اونکے پر عبور کریگا تو اعلی درجہ بہشت مین داخل ہوگا کیونکہ سگ سے
تو کم نہین بہہ اشرف المخلوقات ہے اور نقل کرنیوالے اس بشارت مغفرت کی محبوب الہی خواجہ نظام الدین
صاحب جو درجہ ولایت اور محبوبیت اونکے کا اظہر من الشمس ہی اور پیروان خاندان اونکی بہی تمام
ساتھ منصب علم و ولایت کے مزین ہین جو تمام ناقل اس نقل کے چلے آئی ہین اور یہہ جو تصور کیا
جاوے کہ بعد انتقال جناب سرور عالم یہہ ارشاد صادر ہوا حکم موت کا نہین ای عزیز بعد انتقال فقدان
سور و خطاب کا ہے نہ کہ ہونا درجہ نبوت کا کسواسطے کہ الان لقب حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم
کا مکہ مدینہ شریفہ مین رائج ہے اگر کوئی شخص مرتبہ تجرید و تصفیہ باطن کو پہونچا ہو تو صاف اوسکے
ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم زندہ در امر تکوین کے امورات مین ارشاد کرنیوالی
ہین چہ جائے کہ درجہ شہید سی ہین جنکے حق مین آیت وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ نازل ہے اور صاحب ولایت کے حق حدیث الا یموتون
الاولیاء اللہ کذا فی صحیح بخاری و مسلم مین وارد ہے اور مثل محبوب الہی صاحب اگر محکوم بحکم موت
کسی امر سے ہوں تکمیل اس امر کی نعش نفیس اونکے پر واجب اگر اس مین فایدہ عام کے واسطے ہو تو

اظہار کرنا اوسکا اون پر واجب بلکہ فرض عین جیسا کہ یہہ بشارت ظاہر کی اور عدم اطاعت اوس حکم کی اثم ہوتے ہین چنانچہ مولوی روم صاحب نے تفسیر اس آیۃ شریفہ کی کری ہے فَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ **مثنوی** چونکہ اوحی الرب الی النحل آمدہ ست ۞ خانہ وحیش پر از حلوا شدہ ست ۞ او بنور وحی حق عزوجل ۞ کرد عالم را پر از شمع عسل ۞ اینکہ کرمنا ست بالا میرود ۞ وحیش از زنبور کے کمتر بود ۞ الغرض جب وحی ہونا زنبور کا آیات الٰہی سے ثابت ہوا تو وحی ہونے صاحب ولایت مین کیا شک ہے بلکہ ہر فعل و کلام اسکا بدون وحی کے نہیں ہوتا۔ دوسرا اگر کوئی زمرہ منکرین سے کہے کہ جو شخص ایکمرتبہ دروازہ سے عمر اپنی مین داخل ہووے تو اوسکو آگ کارگر نہوگی اور احکام شرعی کی بہی اوسکو کچہ ضرورت نہین تو جواب اسکا کہ آیت وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا حق بیت اللہ شریف مین ثابت ہر اور حدیثات بہی وارد ہین جو شخص حج کو جاوے پاک گناہون سے ہو جاتا ہے جیسا اب شکم مادر سے پیدا ہوا اور حدیث وارد ہے کہ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ غُفِرَ ذَنْبُهٗ اوسوقت ابی ذر صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یعنی جو زنا کرے اور چوری کرے وہ بھی بخشا جاتا ہے بس فرمایا حضرت نے انگلی سے ناک اوسکی کی طرف اشارت کرکے من قال لا الہ الا اللہ غفر اللہ غفر اللہ غفر اللہ علی رغم ابی ذر سہ مرتبہ پس جیسا ان مسائل کا جواب ہے وہی عبور کرنے والی دروازہ کا جواب ہر اور درجہ ولایت ان دونو صاحبان یعنے حضرت بابا فرید صاحب و محبوب الٰہی صاحب بگواہی مردم بشمار صاحب رتبہ ولایت و علم و غیرہم کے ثابت ہے جیسا کہ حدیث وارد ہے۔ ایک جنازہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامہنے سے گذرا۔ حضرت نے حال اوس میت کا دریافت کیا چند کسان حاضران نے صلاحیت اوسکے بیان کی شہادت چند آدمیون پر حضرت نے وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَجَبَتِ الْجَنَّةُ فرمایا اور واسطے ایک میت کے چند آدمیونکی شہادت پر وَجَبَتِ النَّارُ وَجَبَتِ النَّارُ فرمایا حسب مضمون

آیت شریفہ امتا وسطا لتکونو شہداء علی الناس ویکون الرسول شہیدا بلکہ ارث ولایت
ونسبت حقہ ان ہر دو بزرگوار سے ابتک جاری ہے اور تمام شہادت دینے والے انکی ولایت والی
ہین اور ایسے صاحب ولایت سے خلاف صادر ہونا ناممکن پس انکار فرمان اونکی مین خالی گمراہی سے
نہین اور دلایل عقلی یا نقلی واسطے رد اس بشارت کے عین ضلالت ہے پس تعجب ہے جو شخص مقر
ولایت ان دونو صاحبان کا ہو مغفور ہونا عبور کرنے اس دروازہ سے منکر ہوا پر صاحب علمونکی
واضح ہے جو کشف صحیح کو رویا پر فضیلت ہے چنانچہ حدیث رؤیۃ النبی حق ثابت ہے
جیسا عنایت بردہ یعنے چادر کے محمد بوصبری صاحب قصیدہ بردہ پر اور کتاب فصوص الحکم
حضرت شیخ محی الدین عربی پر عطا عالم رویا مین ہوئی تھے اور ویسا انہون نے عالم ظاہر مین
پائی اور اسیطرح سے بشارت عشرہ مبشرہ کیواسطے اور مبشر خروج شہر حدیث شریف من بشرنی
بخروج الصفر بشرتہ بالجنۃ اصحاب عکاشہ صاحب نے خبر دی اوسکو بشارت جنت حاصل ہو
بہت مرتبہ بہشت اور مغفرت کے ارشاد فرمایا ہے اسیطرحسے موعود الغفران بحق عابران دروازہ
موصوفہ کا ہے۔ اگر ولی سے کمال معیت حق ومتابعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بشارت بہشت
خلق کے نیک سرشت مین صادر ہو تو برحق ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ قرب فرایض وقرب
نوافل مین حق سبحانہ فاعل وبندہ آلت ہو جاتا ہے پس ثابت ہوا کہ اسوقت کلام حق سے ہے نہ بندہ سے
چنانچہ مولوی روم صاحب فرماتے ہین۔ مطلق آن آواز اوز شہ بود ٭ گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
نقل ہے ایکروز مولوی صاحب مرید غوث دا چل والے صاحب نے روضہ مبارک بیچ مجلس وعظ کے
بیان فرمایا جو ایک عالم ظاہر مین خدمت شریف پیر دستگیر میری حضرت خواجہ سلیمان صاحب مین
سوال کیا جو یہ دروازہ بہشتی مشہور ہے اور آپ بھی ہمیشہ جاکر داخل ہوتی ہین کیا فایدہ ہے تب
خواجہ صاحب چپکی ہو رہے اور فرمایا جسوقت داخلی کا وقت ہوا اوسوقت تمنے میرے پاس آنا جسوقت

دروازہ موصوف سجادہ نشین صاحب نے کھولا اور تمام مردمان عبور کرنے لگے اُسوقت عالم مذکور کو خدمت
مین آکر عرض کی تب حضرت نے فرمایا یہ تاج میری لی اور سر پر رکھ اور جاکر دیکھ جب وہ عالم تاج حضرت کی
سر پر رکھکر اور دیکھکر پھر آیا تو حضرت نے کہا پچھ کہہ جو تمنے دیکھا تب اوسنے بیان کیا جو مینے یہہ دیکھا ہے
بہت مردمان پاکیزہ شکل اور انسان صورت پیچھے کھڑی ہین اور حیوان مثل بندر و سگ وریچھ اول دروازہ
مین داخل ہوکر جب اندرون دروازہ مقدسہ سے باہر دروازہ شرقی جسکو نوری کہتے ہین آتی
ہین شکل انسان کی ہوجاتے ہین تب خواجہ سلیمان صاحب نے فرمایا ای عزیز اول تم فایدہ دنیا مین
داخل ہونے دروازہ کا یہہ سمجھو جو حیوانون سے انسان بنتے ہین اور عقبہ مین مغفرت حاصل ہوگی
ای عزیز اُمت حضرت کو مسخ بدن ظاہر کی نہین جیسا اُمتان ماضی کو ہوتا تھا لیکن افعال ذمیمہ سے
مسخ شکل باطن کا ہوجاتا ہے نعوذ باللہ منہا چنانچہ مولانا روم صاحب مثنوی شریف مین فرماتی
ہین **مثنوی** نقض عہد و توبہ اصحاب سبت ؛ موجب مسخ آمد و اہلاک گشت ؛ اندرین اُمت نبد مسخ بدن
لیک مسخ دل بود ای ذوالفطن ؛ چون دل بوزینہ گرود آن دلش ؛ از دل بوزینہ شد خوار آن تنش ؛
خواجہ صاحب نے فرمایا یہہ فایدہ ہے جو تم اوسروز پوچھتے تھی - امت مرحوم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کو طفیل ذات پاک فرد الحق حضرت باباصاحب کے جو اول حیوانونکو انسان بنایا جاتا ہی اور بعد اوسکے
جو انسان اور پاکیزہ شکل ہین داخل ہونگی جب عالم مذکور نے یہہ چشم ظاہر سے کشف عالم مثال کا دیکھا
اور زبانی حضرت کے بیان سنا فی الفور تایب ہوکر مرید ہوا - مولوی صاحب موصوف فرماتی تھی یہہ کرامت
میری روبرو کی ہے - اور مولوی صاحب بھی خلیفہ خواجہ سلیمان صاحب کے ہین اور بڑی عارف
کامل اور ہمیشہ عرس باباصاحب پر ساتھ خواجہ الہٰی بخش صاحب کے تشریف لاتے ہین اور دروازہ باباصاحب
پر وعظ مین بر وقت تعریف ولی ہنی کی بیان فرماتے ہین - **نقل** ہے کتاب ہشتبہ فریدیہ مولوی
نور الدین صاحب سے جو وقت سجادگی دیوان ابراہیم کری صاحب کے جنکا لقب ثانی فرید ہے

جسکو چار سے برس کا عرصہ ہوچکا ہے مدت شریف اونکے مین ایک عالم ظاہر بین آیا اور کہا یہ رسوم
عرس سماع اور طواف و داخل ہونا دروازہ بہشتی کا غیر شرع ہے۔ پس سجادہ نشین اس عالم کو پاس اپنے
ساتھ عزت کے رکھا اور وقت کھولنے دروازہ کے جب کھڑی ہوئی اور مخلوق انبوہ سے تمام جمع
ہوئی تب سجادہ نشین صاحب نے ردائی اپنے یعنے چادر موہنہ عالم مذکور پر پھیر دی تب عالم مذکور کو
کشف عالم مثال کی حاصل ہوئی تب دیکھا جو مردمان تھی مثل حیوانات خبثہ کے ہین جب دروازہ کے سے
داخل روضہ مقدسہ ہوکر دروازہ شرقی سے باہر آتے ہین صورت انسان ہوجاتے ہین عالم مذکور
بعد اس کشف کے تایب ہوکر معین ساتھ دیوان ابراہیم صاحب کے کرہی نقلہائے باب بہشتی جو واسطے
زایران امت مرحومہ کے خدا تعالی نے عطا کیا ہے کتاب ہشتنہ فریدیہ تصنیف قاضی شیر محمد صاحب
و مولوی بدرالدین صاحب مین ساتھ دلایل آیات حدیث کے ہوئت مین لیکن کتاب مولوی بدرالدین
صاحب مین بخاہت عمدہ ترکیب سے مرقوم ہین جس صاحب کو دیکھنا منظور ہو او سمین دیکھ لین طوالت کے
واسطے اسجگہہ مرقوم نہین

باب ہشتم دربیان احوال ساہیبائی ہر شش فرزند و بائیس پوتے کا

نقل ہے جواہر فریدی وغیرہ کتابون سے جو حضرت بابا صاحب کے چھ بیٹے اور بائیس پوتی ہوئی ہین
بدین تفصیل اول حضرت جناب مخدوم خواجہ بدرالدین صاحب لقب سلیمان جو اول صاحب سجادہ ہوئے
اور اونکے چھ فرزند پیدا ہوئی اول حضرت علاؤالدین لقب موجد بابا صاحب سجادہ۔ دوم حضرت مخدوم
خواجہ شیخ محمد شہید۔ سوم حضرت مخدوم خواجہ شیخ محمود صاحب۔ چہارم حضرت مخدوم خواجہ تاج الدین
سرور صاحب پنجم حضرت مخدوم خواجہ مودود صاحب ششم حضرت مخدوم خواجہ احمد صاحب۔
دوم فرزند حضرت بابا صاحب حضرت مخدوم خواجہ شہاب الدین لقب گنجعلم صاحب اونکے بھی چھ فرزند
ہوئی اول حضرت مخدوم خواجہ عبدالمجید صاحب دوم حضرت خواجہ حسام الدین صاحب سوم حضرت مخدوم

خواجہ مسعود صاحب ۔ چہارم حضرت مخدوم خواجہ شیخ محمد صاحب پنجم حضرت مخدوم خواجہ علی شیر صاحب ششم حضرت مخدوم خواجہ جمشید صاحب ۔ سوم فرزند حضرت باباصاحب حضرت مخدوم خواجہ نظام الدین صاحب اونکے بہی دو فرزند ہوئی اول حضرت خواجہ ابراہیم صاحب دوم حضرت خواجہ علی صاحب چہارم فرزند باباصاحب حضرت مخدوم خواجہ یعقوب صاحب اونکے بہی دو فرزند ہوئی اول حضرت خواجہ عزیزالدین صاحب دوم حضرت خواجہ قاضی محمد صاحب پنجم فرزند حضرت باباصاحب حضرت خواجہ عبداللہ شاہ جو خوردسالی مین وفات پاگئے اور قصہ انکا ایک کرامت عجیب ہے مزار شریف انکی طرف جنوب شہر سے واقعہ ہے اور اسجگہہ مست مجذوب ملنگ بہت رہتے ہین ۔ ششم فرزند باباصاحب حضرت مخدوم خواجہ نصیرالدین صاحب جنکو متبنی لکہتے ہین اونکے بہی چہہ فرزند ہوئی اول حضرت خواجہ بایزید صاحب دوم خواجہ امین الدین صاحب سوم خواجہ عبداللہ صاحب چہارم خواجہ ابراہیم صاحب پنجم خواجہ کریم الدین صاحب ششم خواجہ رشیدالدین صاحب و حضرت باباصاحب کی تین دختران ہتہین اول عفت پناہ حضرت بی بی فاطمہ صاحبہ ۔ جنکا عقد نکاح مولانا بدرالدین اسحاق صاحب کیساتہہ ہوا ۔ اور قصہ اونکا آگے ہوچکا ہے دوم عصمت پناہ حضرت بی بی شریفہ سوم عفت پناہ حضرت بی بی مستورہ جواونسے اولاد نہین ہوئی اور بعضی کتاب ہا مین ثبوت ہے جو ایک دختر باباصاحب کی نکاح حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابرہ ہمشیرہ زادہ مین تہی چند مدت کے بعد بی بی صاحبہ کا انتقال ہوا اور پہر حضرت علی احمد صابر پیران کلیر کو چلے گئے مزار بی بی شریفہ و بی بی مستورہ و مائی صاحبہ خاتون دختر سلطان غیاث الدین اندرون گنبد کلان واقعہ پاکپٹن ہے اور مزار بی بی فاطمہ ڈیہی پر یا پاچی اپنے حضرت بخیب الدین صاحب کیے روضہ کی پاس ہے اور مزار حضرت شہاب الدین گنج علم متصل روضہ باباصاحب جانب غرب ہے جہان پہلی نعش باباصاحب اتنا رکھی گئے تہے اور

اور مزار خواجہ یعقوب شہر مدر مین بولایت دکھن ہے اولاد اونکی بھی اوسی طرف مزار حضرت نظام الدین

صاحب شہید شہر رنتھنبور علاقہ نواب ٹونک مین واقعہ ہے مزار خواجہ نصیر الدین صاحب کی

چاولی مشایخ مین ہے اور اولاد اونکے قرب جوار پاکپٹن مین ساکن ہین اور لقب لنگر الہی ہے اور اولاد

حضرت گنجعلم صاحب و خواجہ نظام الدین و خواجہ یعقوب ملکہار مین بہت جگہہ متفرق ساکن ہندوستان

پنجاب و دکھن مین ہے۔

باب نہم دربیان احوال سجادہ نشینی حضرت دیوان شیخ بدر الدین صاحب سجادہ اول و بناء رسوم عرس حسب تجویز محبوب الہی صاحب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء

جب حضرت محبوب الہی خواجہ نظام الدین صاحب و تمام خلفاء عظام مرمت روضہ و تجہیز و

تدفین سے فارغ ہوئے وہ دستار جو حضرت بابا صاحب کو حسب الارشاد جناب رسالتمآب

صلی اللہ علیہ وسلم خدمت جناب شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز بغدادی سے معہ

دیگر تبرکات کے عطا ہوئی تھی اور قصہ اوسکا پہلے کتاب ہذا مین مرقوم ہوچکا ہے وہ دستار

محبوب الہی صاحب دولت خانہ حضرت سے خوان مین رکھکر لائے اور چند دستار سفید دیگر بازار سے

خرید کرکے بھی درمیان مین رکھ کر ہمرنگ اُس دستار کے کیا روایات مین ہے کہ دستار مذکور زعفرانی

رنگ کی تھی القصہ محبوب الہی صاحب خدمت حضرت صاحبزادہ صاحب مخدوم بدر الدین مین

عرض کی جو یہہ دستار مبارک سر پر باندہو اور وہ دوسری دستار ہائے اپنے ہاتھ سے تمام صاحبزادگان

و خلفاء کو تقسیم کرو جو تمام حاضرین فیضیاب ہون چنانچہ محبوب الہی صاحب دستار مبارک مزار شریف پر

رکھکر کنارہ دستار کا ہاتھہ صاحبزادہ صاحب مین دیا اور اونہون نے بسم اللہ کہکر وہ دستار سر پر

باندہی اور وہ دوسری دستار ہائے حسب الارشاد محبوب الہی صاحب حاضرین پر تقسیم کری پہر دعا فاتحہ

ارواح انبیاء و اولیاء کا شیرینی پر رکھکر دروازہ بہشتی سے جملہ نے عبور کیا چنانچہ یہی رسم

اتبک جاری ہے جو وقت کہولنے دروازہ کے پہلے سجادہ نشین دستار زعفرانی مزار بابا صاحب پر
باندہتا ہے اور پہر تمام صاحبزادگان وخلفاوان کو دستار ہائے جنکو بنام پیچہ سے بولتے ہین دیجاتی
ہین بعد اوسکی حضرت محبوب الٰہی صاحب وتمام خلفاء رخصت ہوئی اور حضرت جناب مولانا بدرالدین
اسحاق صاحب بدستور جیسا بابا صاحب کے وقت سرانجام امورات لنگر وخدمات تہی تحویل انکی رہی
اور سب رخصت ہوئی وقت رخصت کی محبوب الٰہی صاحب نے حضرت سجادہ نشین اول مخدوم خواجہ
بدرالدین صاحب کو وصیت فرمائی جواب حضرت بابا صاحب کی طرف سی اور خواجگان چشت کیطرف سے
مصلا پر بیٹہتے ہو اب تم بزرگان کی طرف سی دیوان ہوئی دیوان کار مختار کو بولتے ہین آپ کو
لازم جو تمام صاحبزادگان وخلفاوان خاندان فریدیہ کے جتنے المقدور پرورش کرنا اور خبرگیری
مہمانان کی رکہنی تب سی لقب دیوان کا سجادہ نشین بابا صاحب پر بموجب فرمانی محبوب الٰہی صاحب
کے مخاطب ہوا نقل ہے جب ماہ رمضان شریف آیا حضرت محبوب الٰہی صاحب خلفاوان اپنے
حضرت امیر خسرو صاحب وچراغ دہلوی صاحب ومیر حسن کو فرمایا میرا ارادہ ہے کہ یہ ماہ رمضان شریف
پائین مزار مبارک پیر دستگیر اپنے کے گذاروں سب خلفاوان نے عرض کی یہی سعادت تب خواجہ
نظام الدین صاحب دہلی شریف سے روانہ ہوکر مع ساتھ تمام خلفاء کے پاکپٹن مین پہونچے
اور ماہ مبارک روبروئی مزار مبارک پیر اپنے کی گذارا بعد گذرنے ماہ مبارک کی بروز عید وقت نماز
وہ تبرکات یعنے نشان ہمۓ کو سامنے روضہ مبارک حضرت بابا صاحب پارچہ غلاف پہناکر تمام مجلس
کو زیارت کرائی جو بغداد شریف سے بابا صاحب لائی تہے اور پوشاک حضرت بابا صاحب یعنے پیراہن
گلے مین ردائے کتف پر سجادہ نشین صاحب کو پہنائی اور کاسہ بابا صاحب کا ایک ہاتھ مین دو
دوسرے ہاتھ مین عصا وتسبیح دیا اور مسجد مین ہمراہ پہونچکر صلوات گویان معہ تمام اولاد وخلفاء نماز عید
کی ادا کری چنانچہ یہی رسم اب ہی جاری ہے اوسکا بیان آگے آوی گا۔ القصہ محبوب الٰہی

صاحب بعد انقضاء ایام صیام واسطے ختم و بناء عرس مبارک کی تا بروز انتقال بابا صاحب پاکپٹن مین
قیام پذیر رہی اور تمام خلفاء روئی زمین کو اطلاع کر گئے جب روز وصال بابا صاحب کا قریب پہونچا
سب خلفاء دور نزدیک سے جمع ہوئی حضرت محبوب الٰہی صاحب نے بیست و پنجم ماہ ذوالحجہ کو شروع
رسم عرس مبارک کی کری چنانچہ ہر شب حلوا و طعام پکواتے اور بوقت صبح چند حافظ جمع کر کے ختم
کلام اللہ شریف کرا کر فاتحہ دلاتی اور بعد اشراق ہمراہی صاحب سجادہ نشین روضہ مبارک مین آکر
ایک سیر یا بالا شکر تری پر ختم دلا کر ہاتھ مبارک سے سجادہ نشین کی تقسیم کراتی چنانچہ اسیطور تا پنجم محرم
ختم کرتے رہے اور چونکہ ابتدائی شروع محرم سے ایام عاشورہ ہوتے ہین بپاس لحاظ شہدائے معصوم
واما مین پانچ روز پہلی محرم سے شروع کیا گیا جو دس روز پنجم محرم تک بلکہ یازدہ روز ہو جاتی ہین
ان روزہائے مین شربت طیار کرا کر چہوٹے چھوٹی برتن گلی مین بہر کر جسکو کوجی پیالی بولتے ہین
ختم دلا کر تقسیم کرتے رہی طعام کا نام محبوب الٰہی صاحب نے جلہ و شتری نامزد کیا جو قوم جلہوڑہ
ہائی نے وہ پیشکش کیا تہا پہر جب پہلی تاریخ محرم بعد چاشت محبوب الٰہی صاحب سجادہ نشین
کو سماع خانہ مین مصلاء بابا صاحب پر بیٹہلا کر گرداگرد تمام خلفاء ای نشست فرما کر قوالان ورگاہ سماع
شروع کرتے چنانچہ ایکمرتبہ محبوب الٰہی صاحب کو حالت سماع مین وجد پیدا ہوا تمام حاضرین معہ سجادہ نشین
صاحب دست بستہ کہڑی ہوئی اور محبوب الٰہی صاحب سماعخانہ سے تا بدروازہ روضہ مقدسہ پیر دستگیر
لپٹنے کے گئے قوالان و حضرت امیر خسرو صاحب و نصیر الدین چراغ دہلوی صاحب و امیر حسن صاحب
و مولانا بدر الدین اسحاق صاحب ہمراہ محبوب الٰہی صاحب کی گئے جو طریقہ سلوک مین متابعت
صوفی کی سنت بلکہ فرض ہوتی ہے چنانچہ اسحالت سکر و استغراق مین محبوب الٰہی صاحب
تین دفعہ تا سماعخانہ جسجگہہ سجادہ نشین کہڑی تہے اور بدروازہ روضہ مبارک پیر دستگیر اپنے کے
آتے جاتے رہے تب سجادہ نشین صاحب نے ایثار نقدی قوالان پہ فرمائی اور بعد انفراغ سماع

ختم شکر سرخ پر ولاکر معہ سروپا عنایت فرمایا تب سے یہہ رسوم سماع مین تین دفعہ آنا جانا قوالان معہ صوفیان پنجکس خادمان درگاہ سے مقرر ہی یہہ سماع چھہ روز ہوا پھر پانچوین تاریخ محرم کو داخلی دروازہ کے ہوئے اور پھر شب ہفتم بعد ادای نماز عشا دروازہ بہشتی پر سماع ہوکر داخلی کری اوسوقت نان لنگر کی موجود تھی اوسی پر ختم دلاکر تقسیم کری اور ختم پڑہنے والے حافظون کو پارچہ ہائے پوشاک و نقد عطا فرمایا پھر بروز عاشورہ اندرون یہہ دن روضہ مبارک کو غسل دیکر عطریات وخوشبویات کے ساتھ معطر کیا چنانچہ یہہ رسومہائے مجوزہ حضرت محبوب الٰہی صاحب تا حال جاری ہین انشاء اللہ العزیز تا قیام زمان جاری رہینگی اور محبوب الٰہی صاحب جو واصلان حق سے تہی اونہون نے یہہ سنت طریقہ مقرر کیا اسمین کئی طرحکے فوائد عام کے واسطے ہین۔ اول۔ تو زیارت کا حاصل ہونا مزار شریف اہل اللہ کا۔ دوم جمع ہونا ایکدن پر صدہا عالمان و فاضلان وغیرہ کا سوم خرچ نقد و جنس و پارچات و طعام کا راہ خدا تعالٰے مین واسطے مہمانونکے چہارم ثواب اُن اشیاء کا ارواح ہائے انبیاء و اولیاء کو چنانچہ خود جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین حدیث شریف۔ من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من اجورہم شیئاً یعنی جسنے سنت نکالی امت میں ایسی خوب جسمین فایدہ عام کے واسطے ہو ثواب اجر کا اوسکو حاصل ہوگا حدیث شریف مین وارد ہے اور محبوب الٰہی صاحب جو بانی مبانی عرس کے ہین بڑے کمال عالم و فاضل صاحب ولایت تہے جو درجہ ولایت و محبوبیت اونکی کا اظہر من الشمس ہے اور پیر و خاندان اونکے بھی تا دم حال اس سنت پر قایم ہین لیکن بعضی رسومات جو واسطے تجمل و آرایش محفل کے پیدا ہوئی ہین یہہ پہلے زمانہ مین نہ تہی محض واسطے زینت امورات اسلام کے جاری ہوئی ہین۔ جیسا بناء مسجد ہا رنگین بزمانہ اصحاب کبار مین ہوئی چنانچہ مکہ معظمہ مین بہی

۱۴ اور اکسپن طرقات ماصل ہوئے الحمدللہ کا مطلب-

اب باجا بجانا عزلی و تجمل شاہانہ بوقت آمدن پارچہ غلافہائی بعضے امورات پر واسطے
زینت اسلام کے مقرر ہوئی ہین اور جو سماع محبوب الٰہی صاحب کے وقت مین تھا بغیر مزامیر
و تار ہوتا تھا چنانچہ اب اس سماع مین ایک دف و طبلہ ہوتا ہے اور مزامیر جو شرع مین ممنوع ہین
نہین ہوتے اور ساتھ تجمل کے آنے جانے سجادہ نشین صاحب کے مین بھی کسی طرحکا لئد
خرچ غربا و مسکین پر ہوتا ہے اسمین بہی فایدہ عام کے واسطے مقصود ہے جو آگے تفصیل خرچ
بیان اوسکا آویگا اور جسمین کسیطرحکا فایدہ مخلوق کیواسطے حاصل ہو اُس امر کو ممنوع نہین
سمجہا جاتا بلکہ طریقہ نیک ہے اور طریقہ نیک کا بڑہنا اچہا ہے۔ جس امر مین مخلوق الٰہی کو
نفع پہونچے وہ کام جناب الٰہی مین پسند ہوتا ہے۔ جیسا حدیث شریفہ مین وارد ہے اَلْخَلْقُ
عِیَالُ اللّٰہِ اَحَبُّھُمْ اِلَی اللّٰہِ اَنْفَعُھُمْ لِعِیَالِہٖ وَاَبْغَضُھُمْ اِلَی اللّٰہِ اَضَرُّھُمْ لِعِیَالِہٖ یعنے خلقت
عیال اللہ کا ہے جو شخص دوستی رکھی ساتھ اللہ کے پس نفع پہونچاوے ساتھ عیال اوسکے
اور جو شخص بغض رکھی ساتھ اللہ کے پس مضرت پہونچاوے ساتھ عیال اوسکے اس حدیث
شریفہ کے معانی سے معلوم ہوا جسکام مین مخلوق الٰہی کو نفع پہونچی وہ جناب باریتعالیٰ مین پسند ہی واللہ علم بالصواب

باب دہم دربیان رسومات و خرچ بہ تفصیل عرس مبارک میلہ باباصاحب کہ اب اسوقت ہوتا ہے ابتدائے رسوم عید الفطر سے۔

عید فطر پر گندم سفید بقدر چہار من پختہ کے۔ سیویان رومالی بناکر و دس من شیر و سواد و من
کا میوہ۔ گری۔ چھوہارہ۔ پستہ۔ چلغوزہ۔ پانچ آثار شکر تری۔ دس سیر شکر سرخ یہ جملہ اشیا
کا تبرک بنام کہیر کہرا طیار ہوتا ہے اور دو من پختہ گندم و اگر اس بکرا کلان کا گوشت و دو سیر
روغن زرد۔ و کیپا و فلفل گردان اشیار کا تبرک بنام حلیم پہلے طیار ہوکر صبح کو ختم دلایا جاتا ہے
بوقت نماز عید اول سجادہ نشین صاحب معہ صاحبزادگان و شرفار و خلفار شہر جمع ہوکر صندوق

تبرکات کا جو محلسرائی خاص مین ایک جگہ حفاظت و ادب سے رکہا ہوتا ہے پہلی خادم کی سر پر
رکھکر قوالان ساتھ صلوات کہتے ہوئی درگاہ باباصاحب مین آتے ہین اول سجادہ صاحب علم یعنے
نشان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو بغداد شریف سے لائی تھے پارچہ غلاف پہنا کر سامنے روضہ
مقدسہ کے واسطے زیارت مخلوق کے کھڑی کرتے ہین بعد اوسکے سماعخانہ مین وہ تبرک کہیر کہا
مذکور جو پیالی ہانے مین بہرا ہوتا ہے عام طور تقسیم فرماتے ہین- پہر سامہنے دروازہ روضہ شریف
کے مصلا پر نشست فرماکر پہر اس حضرت باباصاحب کا گلی مین اور ردائی کتف پر ایک ہاتہ تسبیح
وکاسہ و دوسری ہاتہ عصا، اس لباس باباصاحب کو سجادہ نشین ملبس فرماکر معہ حاضرین واسطے
نماز کے روانہ مسجد کو ہوتے ہین اور ایک چادر سفید اسوقت پیش سجادہ نشین پہیلائی جاتی ہے
اور اسمین اول منجانب سجادہ نشین سوا دو روپیہ کی تہوڑی گری و بڑی شکر کی کاغذون مین
بندہی ہوتی ہے ڈالتے ہین اور چند پڑی پوچ کاسہ باباصاحب کے ہوتی ہین سجادہ نشین صاحب
وہ بہی نکالکر چادر مذکور مین ڈالدیتے ہین اور نئی پڑیہی پہر اور کاسہ مین رکھ دیتے ہین بعد اس
چادر مذکور مین تمام مردان شہر و قرب وجوار حسب توفیق پڑیہی لئے ڈالتے چلے جاتے ہین پہر
جامع مسجد مین پہونچکر بعد ادائے نماز و خطبہ کے صندوق مین باقی رلیسمان وجیورہ و نعلین
جو تبرکات ہین زیارت ہوتی ہے- پہر بیرون مسجد سے اوسیطور مسجد سنگین جو متصل روضہ مبارک
ہے آکر تبرک حلیم مذکور پیالی ہانے مین عام طور تقسیم کرتے ہین اور پہر، وانہ دولت خانہ کو ہوتے ہین پہر
ایک دستار و دو روپیہ امام کو بوقت خطبہ دستار موذن کو ایک روپیہ و دستار نقارچیون کو
ایک روپیہ نقد- قوالان کو آٹھہ آنہ- گہریالی کو- پانچ روپیہ متفرقہ غربا و لواحقان کو خرچ ارزان
نقد ہوتا ہے- جب دروازہ خاص محلسرائی مین پہونچکر بعد رخصت ہمراہیان اندر داخل
ہوتے ہین وہ لباس اور تمام تبرکات پہر صندوقچین رکھ جاتے ہین- اور سوا روپیہ کی شیرینی

پہر ختم دلاکر تقسیم کرتے ہین اور دو من غلہ گندم اندرون محلسرائی عورات غربا و مساکین فوالبنون پہ
خرچ ہوتا ہے اور عید اضحی پر تبرک کہیر کہرا نہین ہوتا لیکن تبرک حلیم پر بقدر دو من بارہ بکرا کا
گوشت وغلہ گندم خرچ ہوتا ہے اور خرچ بدستور عید مذکور پہ ہوتا ہے اور جو بڑی ہانڈی شکر و نارجیل
بایام ہردو عیدین پر چادر مذکور مین جمع ہوتے ہین بعد عرس حضرت بابا صاحب ہفتم تاریخ محرم
شریف کو مستورات قبایل دولت خانہ سجادہ نشین صاحب مین جمع ہوکر اور ختم دلاکر تقسیم کردیتے
ہین۔ رسم چہلم گرہ جسکو چلہ بولتے ہین پنجشنبہ شب ذیقعد اول سجادہ نشین درگاہ بابا صاحب
مین سوا سیر روغن سیاہ واسطے روشنی مشال کے دیتے ہین پہر آپ درگاہ مین جاکر سوا روپیہ کی
شیرینی پر ختم دلاکر دعا فاتحہ خیر کہلاتے ہین اور سوا سیر روغن سیاہ و سوا سیر قند خادمون کو
دیا جاتا ہے اور وہ شیرینی تقسیم ہوکر دولتخانہ کو تشریف فرما ہوتے ہین تب اندرون محل سرائے
ایک سیر روغن زرد و پانچ سیر چاول شکر تری دو سیر کا خشکہ پکواکر ختم دلاکر خانہ ہائی قبایل مین بہیجا جاتا ہے
اور گندم دو من اندرون عورات غربا و مساکین پہ خرچ ہوتا ہے اور اس رات کو عموماً ہر ایک باشندہ
شہر ہندو و مسلمان بقدر وسعت روغن سیاہ و قند وغیرہ نقد جنس لیکر درگاہ مین دیتے ہین بعد عید
اضحی کے شروع سائیدگی آرد کے خراسون پر واسطے لنگر کے دن رات ہوتی رہتے ہے۔ تشریح
خرچ عرس پنجاہ من غلہ گندم سفید قسم عمدہ جسکو پسے بولتے ہین سبھ خرچ اونکو پاک کرکے
تمام باشندگان شہر و قرب جوار ہندو و مسلمان اپنی مراد سے جتنا جتنا کسے کی منت ہوتی ہے
لیکر سائیدگی کرکے دیتے ہین اور انسکا میدہ واسطے تبرک حلوہ و مشتری کے طیار ہوتا ہے
تعداد ہر جنس نقد و پارچات وغیرہ اشیاء جو میلہ پر خرچ ہوتا ہے غلہ گندم پانچ صد من
پختہ تا ایام عرس رسد جماعت ہائے مریدان وغیرہ مین سبھ لنگر عام خرچ ہوتا ہے۔ ایکسو من
پختہ دانہ نخود واسطے اسپان مہمانونکے۔ ایکسو بکرا واسطے لنگر کے۔ دس من ترباں دال

اش سے تیار کری ہوئی واسطے لنگر کے - گھاس ہزار من - ہیزم ہزار من مع سم سراہین دو ہزار من
قند سیاہ سات من پختہ - شکر سرخ پانچمن - شکر تری سات من پختہ پنجاہ من دال واسطے لنگر کے
ہلدی دو من - نمک سات من - روغن زرد آٹھ من - روغن سیاہ بارہ من - مصالح گرم تیس روپیہ کا
چاول سو روپیہ کا - زعفران واسطے دستار ہائے پنچہ کے مبلغ ایکسو روپیہ کا تھان سفید واسطے
دستار ہائے پنچہ وچادر ہائے فقراء مبلغ ایکسو روپیہ کا - سروپا لنگی سلاری جو بعد عرس کے مریدان
وخلفار کو خلعت عطا ہوتی ہے مبلغ سات صد روپیہ کا - نقدی روپیہ آٹھ آنہ چار آنہ تک سوغات
پر لواحقان وسائلان پر بقدر ڈیڑھ سو یا کم بیش کے خرچ ہوتا ہے - صندل بعد غسل واسطے مزار
شریف پانچ سیر - لال مرچ دو من تماکو دس من - مسکرات بھی بقدر چار یا پانچ من کے فقرا ملنگوں کے
واسطے خرچ ہو جاتا ہے اور تول پختہ کا رواج پاکپٹن میں ہے کیا سیر وکیا من - شروع میلہ
شب پنجیسویں ذوالحج اول دیوانخانہ سے مختار کاران سجادہ نشین صاحب واسطے لینے لبتہ کے
طیار ہوتے ہیں پہلے سوا سیر شکر تری پر ختم دلاکر تقسیم کر دیجاتی ہے پھر ایکسو گز پارچہ کے رومال
واسطے باندھنے تبرکات کے بنائی جاتی ہیں پھر لبتہ طعام تبرک حلبہ وشستر یکجے لیتے ہیں - میدہ تین
من پختہ - روغن زرد چہار سیر پختہ - شکر تری چہار سیر پختہ جسکا حلوا واسطے حلبہ مشتر یکجے بنایا جاتا ہے
اور چہار سیر حلوائی قندی بھی طیار ہوتا ہے اور قند واسطے شربت توتیائی دست چہار سیر شکر تری
ایک سیر ہے تمام شربت واسطے ارواح پاک اماہین شہدا کے ختم دلایا جاتا ہے - اور طعام حلبہ ومشتری
تمام رات کو طیار ہوتا ہے - صبحکو بوقت کس حافظ بیٹھکر ختم کلام اللہ شریف ایک ایک منزل پڑھ کر اطلاع
طیاری کی سجادہ نشین صاحب کو کی جاتی ہے اور اول اُس تبرک سے بقدر سوا سیر حلوا بھی کچہری
پر سجادہ نشین کے پاس تقسیم کیا جاتا ہے بعد اوسکے سجادہ نشین صاحب معہ تمام صاحبزادگان
وشرفاء وخلفاء پیش نقیب نعرہ کرتا ہوا - اللہ محمد چہار یار حاجی قطب فرید قطب شاہ شکر گنج

ساتھ تمام ملازمان و معتبران کے درگاہ بابا صاحب ہین اگر پہلے روضہ شریفہ مین ختم بارہ لحہ پاک
جناب رسالت مآب و بزرگان خواجگان چشت وغیرہم کا سواسیر پختہ شکر تری پر دلا کر ہاتھا اپنے
سے سجادہ نشین تمام مخلوق کو عام طور تقسیم فرماتے ہین پھر روضہ کلان حضرت شاہ علاو الدین
موجد بابا صاحب مین اگر ہمین طور سواسیر شکر تری تقسیم کرتے ہین پھر سماع خانہ مین مسند پر بیٹھکر
کر ختم پاک شہداء امین شربت ہاے شکر تری و قندی جو کوزہاے مین بھرا ہوتا ہے پڑھ کر تقسیم
کرتے ہین پھر جاء مشتری چوکے پر رکھکر پیش سجادہ نشین صاحب لایا جاتا ہے اور اوسکو تقسیم
کرتے ہین بعد فراغت اندرون روضہ مقدسہ بابا صاحب اگر تنہا ہوکر مزار مبارک کا ہاتھ اپنے
سے جاروب کرتے ہین بعد اداے خدمت جاروب کشی ایک لحظہ بروے مراقبہ پیش مزار شریف
بیٹھکر روضہ سے باہر آتے ہین اور تھوڑی دیر مجلس قوالان جو سامنے روضہ مبارک کے شروع
ہوتی ہے اور اسمین اسوقت تمام علماء و فضلا و خلفاء خاندانو نوالی جمع ہوتے ہین کہڑے ہوکر
بعد نثار نقدی دولت خانہ کو تشریف لیجاتے ہین اس رسم کو ختم شریف بولا جاتا ہے یارہ
روز تک بدستور تمام یہ خرچ ہوتا رہتا ہے اور ابتدا ختم سے فقراء و مساکین و مہمانان جو جمع
ہوتے رہتے ہین لنگر عام طور پر شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ لنگر مین کبھی پانچسن پختہ آرد
و چہار دیگ گوشت و دال کبھی دس من گاہ بیس من تا انتیس من بلکہ گاہ سو من و پچاس دیگ
تک نوبت پہونچ جاتی ہے ایام عرس مین جو غلہ مسطور ہے تمام رسدون فقراء و مساکین و عالمون
فاضلون پر خرچ ہو جاتا ہے۔ بیان رسوم سماع جب غرہ محرم الحرام کا دیکھا الموروشنی درگاہ
پر ایک من پختہ روغن سیاہ خرچ ہوتا ہے۔ اور اس رات کو تبرک نان جو پڑ یازدہ پالی آرد جو کے
یعنے پونے تین من پختہ ساتھ جو ساگ کے جو اکثر خال حضرت بابا صاحب نے ساتھ اس طعام کے
افطار کیا ہے پکوا کر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور دنکو دوپہر کیوقت سجادہ نشین صاحب ساتھ تمام

صاحبزادگان و شرفاء و خلفاء شہر و فضلاء بیرونجات جمع ہو کر اول سماعخانہ مین مسند پر جو سنگ مر
کی جات رکہی ہوئی ہے مصلا بچہا کر بیٹھ جاتے ہین اور حافظان اُنکر ختم پڑہتے ہین بعد ختم
کے قوالان سماع شروع کرتے ہین تب سجادہ نشین صاحب بہی عصا ہاتھ مین پکڑ کر واسطے ادائے
جو اہل صوفیا کے مذہب مین سنت بلکہ فریضہ ہے اور اکثر اس موقعہ پر صوفیان کو رقص
بہی پیدا ہوتا ہے کہڑے ہو جاتے ہین اور تمام حاضرین دو طرفی دست بستہ کہڑے ہوتے ہین
اور قوالان غزلیات تصنیف امیر خسرو صاحب و دیوان حافظ صاحب و بعضی ہندی زبان
جنکو ذکریان بولتے ہین سماع مین گاتے ہین اول روز شروع سماع مین مبلغ دو روپیہ آٹھ آنہ
کی کوڑی باوام صاحب سجادہ ہاتھ اپنے سے کو وکان کو جو اسوقت جمع ہوتے ہین نثار فرماتے
ہین اور پانچ صوفی مقرر خادمان درگاہ سے رہتے ہین اور تین دفعہ سماع مین معہ قوالان محاذی
روضہ بابا صاحب سماعخانہ مین آتے جاتے ہین بعد اختتام سماع ہر ایک صوفی کو دستار روزمرہ
بندہائی جاتی ہے اور ایک روپیہ قوالان کو روزمرہ سجادہ نشین کے طرفسی دیا جاتا ہے مردمان
مجلس بہی حسب توفیق اوسوقت قوالونکو دیتے ہین بعد سماع پہر روبروی سجادہ نشین
دو سیر شکر سرخ پر حافظان اگر ختم کہتے ہین اور پہر روضہ شریفہ مین وہ شکر تقسیم ہو کر سجادہ نشین
معہ ہمراہیان دولتخانہ کو تشریف لیجاتے ہین اس رسم کو سماع بولا جاتا ہے چنانچہ چہٹوین
تاریخ تک ماہ محرم سوئمکو یہ رسم ہوتی رہتی ہے اور دوسری تاریخ ہائے مین کوڑی باوام دس
آنہ کا خرچ ہوتا ہے اور خرچ بدستور۔ بعد اس سماع کے مجلس قوالان سامہنے روضہ حضرت علاؤالدین
صاحب کے کرتے رہتے ہین نماز عصر تک۔ بیان احوال دروازہ بہشتی پانچوین تاریخ محرم کو
قریب غروب آفتاب ایک دستار بست بیست ہاتھ سوروی یعنی پندرہ گز کی بنائی جاتی اور اُن
دستاران کو دس سیر گلاب عمدہ و سوا سیر کیسر مین بہگو کر رنگین کرکے دو دہن عنبرین و کاپہ حج

رکھکر اور سجادہ نشین صاحب بھی نئی پوشاک سفید پہنکر ساتھ تمام صاحبزادگان و شرفاء و خلفاء جاہ
جلال و تجمل سے روانہ درگاہ شریف کو ہوتے ہین قوال و نقارچی آگے تصنیف امیر خسرو صاحب کے
گاتے بجاتے ہوئے چلے جاتے ہین دروازہ شرقی سے داخل روضۂ مقدسہ ہوکر تمام دستار ہائے رنگین
مزار مبارک بابا صاحب پر رکھکر سجادہ نشین سینہ سے مس کر کے اور دعا فاتحہ خیر کہکر پہلے سالم
دستار صاحب سجادہ اپنے سر پر باندہنا ہے بعد اوسکے پرزہ ہائے دستار حسب رتبہ مردم برادری صاحبزادگان و شرفاء و خلفاء ہمراہی کو تبرکاً تقسیم کرتے ہین اُن دستارون جوڑو کو نام پیچہ سے بولتے ہین
پھر دروازہ شرقی سے باہر اگر دروازہ بہشتی پر تمام جمع ہوتے ہین بعد اوسکے سجادہ نشین صاحب
بسم اللہ کہکر کو بنجی کو پکڑتے ہین اور دعا فاتحہ خیر فرماکر کلید کو قفل مین ڈالتے ہین چنانچہ قدرت الٰہی
سے فوراً قفل کھولی مین خادم کے اپڑتا ہے پھر ہاتھ مبارک سے صاحب سجادہ دروازہ کہولکر بسم اللہ
کرکے پہلے آپ داخل ہوتے ہین پھر تمام مخلوق اور دروازہ شرقی سے باہر آنیکے وقت جو بدیع الدین
شاہ مدار صاحب کے ارواح کا ختم دلایا ہوتا ہے تقسیم ہوکر پیالی ہائے خادم بھر کر پلاتے ہین پھر حجرہ ہائے
خورد جو جانب جنوب واقعہ ہے اوس جگہ فرش ہوا ہوتا ہے نشست فرماتے ہین اور قریب دو گہنٹہ کے
اوسجگہ پرزہ ہائے دستار یعنی پیچہ و شیرینی مبلغ دو روپیہ آٹھ آنہ کی جو ختم دلایا ہوتا ہے تقسیم فرماتے
ہین۔ واسطے روشنی اُس رات کے جو تمام درگاہ اور بیرو سجانت سر کہائے پر روشنی ہوتی ہے
روغن سیاہ سات من پختہ۔ اور چار سو پیالہ۔ تین من پختہ پیوہ۔ دس روپیہ خرچ مزدوران کے
مزدوری پر خرچ ہوتا ہے اور سرکار کی طرف سے بہت مردمان پولیس بغرض انتظام واسطے حفاظت
مردمان کے تمام رات موجود رہتے ہین۔ القصہ بعد تقسیم شیرینی و دعا خیر سجادہ نشین فرماکر ساتھ اوسی جاہ
و تجمل کے مع صاحبزادگان و شرفاء و قوالان و اہل خاندان تمام آہستہ آہستہ نثار نقدی فرماتی جاتی ہین
تا بدروازہ دولتخانہ خاص پر پہونچکر نثار نقدی بر یک حقداران و غرباء و مساکین پر فرماکر بعد دعا

فاتحہ خیر ہمراہیان کو رخصت فرما کر داخل محلسرا خاص ہوتے ہیں چنانچہ اسراٹ نقد بقدر
چالیس روپیہ کے بواحقان و مساکین پر خرچ ہوتا ہے۔ اور تمام رات دروازہ بہشتی واسطے داخلی
مردم زیارتی کے کھلا رہتا ہے۔ وقت صبح بند ہو جاتا ہے پھر ساتوین تاریخ وپیدہ پہر رات گزرے
کو صاحب سجادہ معہ صاحبزادگان و شرفا درگاہ مین جاکر اندرون روضہ مقدسہ کی بذاتہ ختم پڑھ کر
سپیدہ چادر پارچہ لمبدراز چہ گز کی چادر حافظان و مساکین آستانہ متبرکہ کو تقسیم کرتے ہین پھر روضہ
سے باہر اکر محاذ دروازہ بہشتی رسم سماع قوالان جیسا کہ دنکو ہوا کرتا ہے ہوتا ہے۔ لیکن اسراٹ بکو ہی
دو روپیہ آٹھ آنہ کے کوڑی بادام اڑکیون پر جو اسوقت موجود ہوتے ہین سجادہ نشین ہاتھ مبارک
اپنے سے نثار فرماتے ہین اور اکثر بعضے مردم صاحب اعتقاد وہ کوڑی بادام اڑکیون سے خرید
کر کے اپنے بچیونکے گلی مین ڈالتے ہین القصہ بعد سماع کے ختم شریف حافظان اکثر تبرک بنام
قرص کہ شکل نان خور کے رددمن گندم سے پکوائی جاتے ہین پڑھتے ہین بعد ختم کے سجادہ
نشین صاحب دعا فاتحہ خیر فرما کر ہاتھ مبارک سے دروازہ کھولکر داخل ہوتے ہین اور دروازہ
شرقی سے برآمد ہو کر حجری خورد متصلہ روضہ مقدسہ پر نشست فرماتے ہین اور وہ تبرک قرص
مذکور عام طور تقسیم فرماتے ہین بعد دو تین ساعت تشریف فرما دولت خانہ کو ہو کر دولت پر مثل
شب گذشتہ ایثار نقدی و دعا خیر و ترخیص ہمراہیان متوجہ اندرون محل خاص کے ہوتے ہین
بعد صبح کے دروازہ بند کیا جاتا ہے پھر سال بھر تک بند رہتا ہے اس راتکو اہل اسلام شعرمن
بولتے ہین اور اہل ہنود شکر لوٹ کی رات بولتے ہین اس راتکو روغن سیاہ و قند سیاہ اہل اسلام درگاہ
مین جاکر دیتے ہین و اہل ہنود خاصکر اقوام دہنون و ہتیتی و سہتی و رج و ہانڈہ وغیرہ دیگر قوم ہما
باشندہ شہر و گرد و نواح شکر سرخ فی آدمی چہ خورد و چہ بزرگ مرد و عورت پنج سیر ساہی درگاہ مین عام
طور تقسیم کرتے ہین بلکہ مثل بارانکے لٹاتے ہین جسواسطے شکر لوٹ کی رات مشہور ہو اور اندرون

محلسرائی مین سجادہ نشین صاحب توالنیان وغربا عورات کو بقدر چار روپیہ حسب رتبہ کم و بیش تمام کو دیا جاتا ہے۔ اور اس رات کو۔ ایک سیر شکر تری۔ شکر پانچ آثار۔ چاول تین آثار۔ روغن زرد سوا سیر۔ قند سوا سیر۔ یہ طعام طیار کراکر تمام خانہائے قبایل مین تبرک بعد ختم کے بہیجا جاتا ہے اور اور صبحکو ساتوین تاریخ مبلغ سات روپیہ حافظان جو ختم پڑہنے والے ہاین لبد عطا ہوتے ہین

بیان روز عاشورہ پہر بروز عاشورہ تمام روضہ مقدسہ باباصاحب کو خوند ایہ سجادہ نشین صاحب و تمام صاحبزادگان مشک پانی کی کاندہی پر اوٹہاکر غسل دیا جاتا ہے بعد غسل کے سوا روپیہ ماسکیون کو بمعہ پوشاک سجادہ نشین عطا فرماتے ہین۔ صندل عمدہ پانچ سیر۔ گلاب قسم اول بیت سیر مشک خالص ایکتولہ۔ عطر عمدہ دس تولہ۔ صبحکو سو کہ آدمی صندل رگڑنے کو شروع ہوتی ہین جو ظہر تک وہ کنالون مین رگڑ دیتے ہین اور مزدوری اونکی ایک من پختہ آرد۔ پانچ سیر روغن زرد۔ سوا سیر قند شیرینی سوا روپیہ۔ بطور رسد کے دیا جاتا ہے بوقت شام سجادہ نشین صاحب بمعہ ہمراہیان وہ صندل اور باقی تمام خوشبویات طشت ہائے مین ڈالکر اور درگاہ مین آکر پہلے مزار مقدسہ باباصاحب مین پر کر دیتے ہین پہر تمام روضہ مقدسہ پر اندر باہر چہڑکا جاتا ہے پہر تمام آستانہ متبرکہ کی مزارات پر چہڑکتے ہین۔ بعد فراغت شیرینی سوا روپیہ پر ختم دلاکر تقسیم ہوتی ہے پہر دروازہ شرقی کو قفل لگایا جاتا ہے۔ سوائے خادم کے بوقت چراغ و خدمات کے اندر کوئی نہین جاتا جب وہ تمام خوشبوہائے اندرون روضہ شریفہ سے خشک ہو جاتے ہین تو یہہ عمل ہوتا ہے

بیان پوشاک

ایک تہان سفید واسطے پارچہ ہائے غلاف مزار شریفہ۔ دوسرا تہان جہت غلاف نیالی تختہ دروازہ و پردہ ہائے منگواکر درزی کو دیکر سماعخانہ مین طیار ہوتے ہین بروز جمعہ بعد جمعہ کے سجادہ نشین صاحب ہاتھ اپنے سے وہ پوشاک مزار ہائے و تختہ تائی کو پہناکر عطر قسم عمدہ بقدر چار تولہ لگایا جاتا ہے اور مزدوری درزیکو سوا روپیہ عطا ہوتا ہے خزانہ درگاہ سے اور شیرینی سوا روپیہ پر

ختم دلاکر اوسوقت تقسیم کرتے ہین۔ اور جو روزمرہ خرچ مہمانون کا ہوتا ہے اسکا کچھ اندازہ نہین
جو کبھی زیادہ کبھی کم۔ لیکن دو من غلہ گندم و نخود و آسپان سوا من پختہ یومیہ سے کم نہین ہوتا اور خرچ
کے سوا اور جو عرس سجادہ نشین صاحبان گذشتہ و بزرگان سلف خواجگان چشت تا جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے روز ہائے وفات مین خرچ ہوتا ہے اوسکا کچھ شمار نہین جو ہر ایک عرس کے
ختم پر دو سو روپیہ یا تین سو یا کم بیش خرچ ہو جاتا ہے۔ خدا تعالے سلامت رکھے اس سجادہ نشین
صاحب کو کہ بڑے اشتیاق دلی سے تمام صاحبان کے ختم دلاتے ہین اور خرچ بھی آگے سے بہت زیادہ
کردیا ہے رسومات وغیرہ کا۔ اور جو کچھ نقد و جنس و پارچات تفصیل مین پیچھے مرقوم ہوا تھا یہ تمام
روز ہائے عرس بابا صاحب مین لنگر اور رسومات کے خرچ ہوتا ہے یہ تمام تشریح اخراجات و رسوم
عرس مبارک خدمت صاحب سجادہ نشین حضرت دیوان صاحب و معتبران حضور سے اور دفتر سرکاری
جسپر یہ تشریح مرقوم تھی ساتھ کمال صحت کے بندہ احقر العباد مصنف نے دریافت کرکے سامنے سجادہ نشین
صاحب کتاب ہذا مین درج کیا جو مطالعہ کرنیوالون صاحبان اہل اسلام کو معلوم ہو جو اسقدر نقد و
جنس بمد خرچ واسطے مہمانان و غربا و مساکین جو بڑے بڑے عالم فاضل و درویش صاحب تصرف خاندان
سکا لو لوالی جمع ہوتے ہین سجادہ نشین صاحب کی طرف سے درگاہ بابا صاحب مین خرچ ہوتا ہے
اور تمام شہر کی مخلوق اور دوکانداروں کو کئی طرح کے فایدہ حاصل ہوتا ہے اور یہ رسومات میلہ بابا
صاحب حضرت محبوب الہی کے مقرر کی ہوئی ہین چنانچہ قبل مرقوم ہو چکا ہے تین مرتبہ محبوب الہی
صاحب حیات بابا صاحب پاکپٹن شریف مین آئی ہین اور تمام فیض حاصل کیا اور سات مرتبہ بعد ممات
کے اکثر مرمت روضہ شریف و مقرر رسومات عرس و بنا لنگر خانہ و مسجد و حجرہ ہائی درویشان اونہون
نے طیار کرائے تھے اب حضرت دیوان صاحب نے از سر نو بہت مکانات اور کچھ خواجہ الہ بخش نوسوی نے
طیار کرائے ہین اور اب بھی طیاری و مرمت شروع ہے اور اکثر حال جناب محبوب الہی صاحب جسجگہ

برج نظامیہ پر خلوت مین رہتے تہے اور جسجگہہ صابریہ حجرہ ہے مخدوم علی احمد صابر رضا رہتے ہتی۔ اور خواجہ جمال الدین ہانسوی صاحب شرقی برج جسجگہ تہا رہتے تہے اور حضرت مولانا بدرالدین اسحاق صاحب سامہنے روضہ مبارک کر رہتے تہے ہر وقت حضور مین۔ چنانچہ حیات مین بہی حضور رہی اور بعد وفات کے بھی جو درمیان شہر کے روضہ مقدسہ انکا ہوا۔

باب یازدہم دربیان احوال سجادہ نشینان وآسامی اولاد ومدت خلافت ایشان

اول صاحب سجادہ حضرت مخدوم بدرالدین صاحبزادہ حضرت بابا صاحب جو بعد انتقال حضرت کی سجادہ ومسند پر جلوس فرمایا۔ مدت پنجسال مسند کا حق کما حقہ ادا کیا سال ششصد وشست ونہ ہجری بہ بست چہارم شعبان المعظم وفات پائی اور مزار شریف پہلوے حضرت بابا صاحب کے میان روضہ مقدسہ کی ہوئی بوقت رحلت فرزند کلان اپنے حضرت شاہ علاؤالدین صاحب کو خدمت سجادہ بابا صاحب کی ارشاد فرمائی اودوم صاحب سجادہ حضرت دیوان مخدوم علاؤالدین لقب موجد ریا مشرف سجادہ باپ دادا کی ہو کر حق سجادگی کا ایسا ادا کیا جو کبھی سوائی مسجد کے مصلا سے نہ اٹھتے تہی بڑے صاحب عظمت واولیا زمانہ تھی اور بہت خلفا انکے فیضیاب ہوئی ہین اور ترا شا بھی اونہون نے دروازہ بہشتی پر لیا ہے اور دستار اوسجگہ باندہی ہے۔ **نقل ہی** حضرت علاؤالدین صاحب ۱۶ برس کی تہے جب مسند پر بیٹہے اور پنجاہ وچہار سال قایم رہے صایم الدہر وقایم اللیل تہے مردمان اونکو فرید ثانی کہتے تہے جیسا قصیدہ امیر خسرو صاحب نے تعریف اونکی مین انشا کیا ہے بیت اوسکا بیت علائی دنیا ودین شیخ شیخزادہ کہ شد بمرتبہ قایمقام شاہ فرید۔ **نقل ہے** سید محمد کرمانی کتاب مین مرقوم کرتے ہین کہ حضرت علاؤالدین اور ہمنے شیر او رمیر ہی کا پیا ہے اور ایک روز ہم دو تو کہیلتے ہوئی نزدیک گنبد جسپر حضرت بابا صاحب بیٹہتے تہے چلے گئے بابا صاحب اوسوقت پان کہاتے تہے حضرت راہ شفقت سے پان دہن مبارک سے نکالکر دہن علاؤالدین اور میرے مین ڈالدیا برکت اونکے پان سے بندہ کو ظاہری باطنی علم حاصل ہوا

ور حضرت علاوالدین کو شرف سجادہ حاصل ہوا اور ایکدن حضرت بابا صاحب وضو کرنے کو طیار ہوئی اور
دستار مبارک اوتار کر مصلا پر رکھدی پس پشت سے علاوالدین صاحب نے اگر وہ دستار سر پر رکھ لے
تب عیسے نام خادم جو سامنے وضو کرا رہا تھا منع کیا اے صاحبزادہ بی ادبی نکرو حضرت پس دیکھکر
فرمایا اور تبسم کیا کہ منع نکر لایق ہے اور یہ دستار اسکو اور اولاد اسکی کو پہونچی گی اور نعمت قالب سے
کی بہی اسکو سرایت کریگی برکت نفس حضرت سے بری صاحب اتقیا و پرہیزگاری کی تہی کہ ونکو طعام
کہاتی کسی نے نہین دیکہی بجز روز عیدین و ایام تشریق اگر کوئی واسطے ارادت کے آتا تو حوالہ روضہ بابا صاحب
کے کرتے اور دروازہ بہشتی پر کلاہ پہناتے بیعت اونکی ساتہ والد اپنے کی تہی لیکن تمام فیض روح
پاک جد اپنے سے حاصل ہوا ہے **نقل ہے** ایکروز تجلیات الہی سے اسرار حضرت علاوالدین صاحب پر
وارد ہوا اوسوقت جو شخص خدمت مین اونکی طالب دینی یا دنیاوی حاضر ہوا تمام کو فیض عطا ہوا
کہ غربا و فقرا کو غنی کردیا میان آدمیان کے اسروز مشہور ہوا کہ علاوالدین موجد ہا ہے اسروز سے بہی
یہ لقب مشہور ہوا **نقل ہے** ایکمرتبہ جناب شاہ رکن عالم صاحب پوتی جناب بہاوالحق صاحب
کے دہلی سے واپس ہو کر پاکپٹن مین تشریف لائی بعد زیارت روضہ بابا صاحب حضرت علاوالدین صاحب
کے ساتہ ملاقات کری چنانچہ بغلگیر ہو کر ہر دو صاحبان ملی اور بیٹھے شاہ رکن عالم صاحب نے فرمایا ہے
صاحب اپکو خدا تعالی نے درجہ استقامت اتقا کا عنایت کیا ہے جو اور کسیکو کم حاصل ہوگا جب شاہ رکن عالم
صاحب آرامگاہ مین گئے حضرت علاوالدین صاحب نے غسل کیا اور لباس و مصلا کو دہو ڈالا بعضے مردمان نے
حضرت شاہ رکن عالم صاحب کے خدمت مین اظہار کیا آپ کمال اتحاد سے ملاقات کوائی اہنون نے ایسا کیا
حضرت شاہ رکن عالم صاحب نے فرمایا قدر مولانا علاوالدین صاحب کا تم کیا جانتے ہو اونکو درجہ استغنا
کا حاصل ہے اور ہم اکثر علایق دنیا کے ساتہ ہین اونکو شایان تہا ایسا کرنا ہیبت و دہشت علاوالدین
صاحب کی ایسی تہی جو کوئی شخص بدون حکم حرم شریف مین آنیکی طاقت نہین رکہتا تہا

نقل ہے صوبہ شاہی ایکدفعہ حاکم کو تعین کیا جو تمام خانواده ہائے دیار سے مال لو حاکم مذکور تمام جگہ سے مال لیکر پاکپٹن مین پہونچا اور حضرت کے پاس ملازمونکو واسطے مال لینے کے بھیجا حضرت نے فرمایا وہ مال تمام جو جمع کیا ہے مجھکو لاکر دکھلاؤ تب ادسکے ہم بھی دیدینگے یہہ بات اونہون نے حاکم کے پاس بیان کی اوسنے کہا لیجاکر دکھلاؤ جو اونکو اطمینان ہو جو تمام جگہ سے مال حاصل کیا ہے اوسوقت حضرت نے تمام فقرا و مساکین شہر وغیرہ کو بلا لیا تھا جب ملازمون نے مال لاکر پیش کیا حضرت نے تمام مخلوق کو حکم دیا کہ لوٹ لو حسب الحکم حضرت کے تمام مال لوٹا گیا اور آپنے فرمایا مال فقیرون کا فقیرونکے کام آیا یہہ خبر حاکم سنکر معہ سپاہ سامنے حضرت کے آیا حضرت نے آستین مبارک اپنے کی جھاڑدی دو شیر نکل آئی اور گرجنا شروع کیا اور چاہا کہ حاکم کو ماردین بعد اس سانحہ کی تمام سپاہی بھاگ گئے اور حاکم تایب ہوکر مرید ہوا اور حضرت نے شیرونکو فرمایا چلے جاؤ تب وہ بصورت گربہ ہوکر جنگل کو روانہ ہوئے **نقل ہے** سلطان غیاث الدین محمد تغلق جو اول نام ملک غازی تھا بسبب حوادث روزگار بحال زار و پریشان اگر پاکپٹن مین قیام کیا اور واسطے گذراوقات کی لکڑی جنگل سے لاکر فروخت کرکے قوت اپنا کرتا ایکروز لشکر شاہی اگیا جسجگہ کاہ و لکڑی وغیرہ پکڑ لیتے جب ملک غازی پشتارہ ہیزم کا جنگل سے لایا تو ولیین خیال کیا اگر شاہی لشکر کے ہاتھہ آیا تو مفت جاویگا لازم کہ آج یہہ پشتارہ ہیزم لنگر درویشان درگاہ علاوالدین صاحب مین ڈالدین پشتارہ لنگرخانہ مین لاکر ڈالدیا اور حضرت کا خاصہ تھا کہ بدون قیمت کے کوئی چیز کیلئے لنگر مین نہ ڈالتے حضرت علاوالدین صاحب نے فرمایا اسکی قیمت بیانکر ملک غازی نے عرض کیا جو کچھ حضور سے عطا ہے غنیمت ہے جب دو تین مرتبہ حضرت نے واسطے قیمت کے تقرار کیا تب ملک غازی نے بزبان عجز یہی عرض کی یا مخدوم قیمت اس پشتارہ ہیزم کچھ سلطنت دہلی کی ہے جو کچھ حضور نے دینا ہے دیدیوین نہین تو لنگر سے قوت اپنا کہالونگا۔ یہہ کلام عجزآمیز ملک غازی سے سنکر حضرت نے فرمایا

سلطنت دہلی کچھ عجیب چیز ہے انشاء اللہ العزیز قدرت کاملہ جناب ایزدی سے سلطنت دہلی تمہارے
نصیب ہوگی دہلی کو جاؤ حسب الحکم ملک غازی ساتھ اوسی فوج کے روانہ ہوا اور منظور و مقبول عالم
توجہ کا ہوا جب دیپالپور مین پہونچے حاکم دیپالپور کو صوبہ نے موقوف کر کے ملک غازی کو مقرر کیا
بعد چند عرصہ کے تخت دہلی پہ جلوس فرمایا ہوا اور غیاث الدین محمد تغلق خطاب پایا بعد اوسکے زیارت
حضرت علاؤالدین صاحب کے واسطے تیار ہو کر پاکپٹن کو روانہ ہوا اور ایک تسبیح بیش قیمت کہ ایک
دانہ اوسکا خراج مملکت کا تہا واسطے نذر ہمراہ لا کر مع دیگر نقد جنس زیارات پیش کر کے متمنی
حاصل کی سلطان جب لشکر مین گیا حضرت نے وہ تمام نقد وغیرہ درویشون مسکینونکو تقسیم کر دیا
جیسا حضور کا طریقہ تہا بعد تمام کے ایک عورت ضعیفہ مسکین آگئے اور سوال کیا جب حضرت کے
پاس اور کچھ موجود نہ تہا وہی تسبیح منگا کر اوسکو دیدی عورت بازار مین فروخت کرنیکے واسطے
لیگئے مردمان نے بادشاہ کو خبر دی وہ تسبیح جو آپ نے نذر گذرانی ہے وہ ایک عورت بازار
مین فروخت کر رہی ہے بادشاہ نے ملازم کے ہاتھ چند ہزار روپیہ بہیجکر منگوائی اور خدمت حضرت
مین کہلا بہیجا کہ اگر وہ تسبیح دیدو تو قیمت اوسکی ہم واسطے خرچ درویشان کے کچھ نقد ہم بہیجدینگے
ملازم مذکور نے آکر جب خدمت حضرت مین عرض کیا حضرت نے فرمایا سلطان کو کہو آپ آکر لیجائے
جب سلطان خدمت مین آیا حضرت نے فرمایا اس حجرہ سے جا کر تسبیح اپنی لو جب حجرہ مین گیا اور دیکہا
تو ہزارہا تسبیح اس سے بیش قیمت ساتہ میخہائے چار دیوار کے لٹکی ہوئی ہین سلطان اس معاملہ سے شرمسار
ہو کر تائب ہوا اور التماس بیعت کی کری چنانچہ حضرت نے بعد التجاح بسیار کی پائین روضہ حضرت
باباصاحب بیعت کی اور بہت خدمت و ریاضت سے ایک پرہیزگاران خدا تعالی سے ہوا چند خدمت
خدمتمین بارہا عرض کی کہ مجھسے بہت خطا اور ظلم صادر ہوا ہے اس عمر مین اب کوئی مخلصی کے حضور
تدبیر فرمادین حضرت نے ایک رومال اپنا اوسکو عطا فرمایا اور کہا کہ بعد نماز صبح یہ رومال موںہہ پر

پھیر کر تخت پر اجلاس کرنا جو بعضے سر مخفی انکو معاینہ ہونگے۔ ظلم و تعدی تمسے ظہور مین نہوگی وصیت
و تربیت ہاے حاصل کرکے روانہ دہلی کو ہوا **نقل ہے** ایکدن سلطان غیاث الدین محمد تغلق وہ رومال
مبارک چشم پر پھیر کر تخت پر اجلاس فرما ہوا دیکھا کہ ایک لڑکا جوان ایکعورت پر فریفتہ تھا قضاء الہی سے
وہ عورت معشوقہ اوسکی مرگئے جب اوسکو دفن کرکے لگئے اُس شخص نے قبر کو شگاف کرکے ساتھ اس مردہ کی بدکاری
مستعد ہونا چاہا تو اُس مردہ نے ہاتھ اپنا اندام نہانی پر رکھدیا چنانچہ اُس شخص نے ہاتھ کاٹ دیا پھیر
دوسرا ہاتھ رکھا وہ بھی کاٹ دیا یہہ معاملہ سلطانکو قدرت الہی سے معاینہ ہوا فوراً چند ملازمونکو حکم دیا
کہ فلانے قبرستان مین جاکر فلانے آدمی کو گرفتار کرکے لاؤ۔ حسب الحکم ملازم جب گئے جسطرح سے سلطان نے کہا
تھا ویسا ہی دیکھا اور گرفتار کرکے لائے بادشاہ نے حکم دیا کہ دونو ہاتھ اسکے کاٹ ڈالو حسب الارشاد
ایسا ہوا اور اُس جوان کی اقربا واویلا و فریاد کی کہ لڑکے میرے کے ناحق ہاتھ کاٹ دیے سلطان نے فرمایا ملازمان
وارثان لڑکے اپنے سے قصہ حال دریافت کرے مینے ظلم کیا یا عدل جب اوسنے دریافت کیا تقصیر وار لڑکے اپنے کو
پایا اسروز سے سلطان کا نام عادل مشہور ہوا **نقل ہے** ایکدن سلطان محمد تغلق نے خدمت مین حضرت جناب
علاؤالدین صاحب کے عرض کی اگر حکم ہو۔ خواہش میری دلمین ہے کہ ایک گنبد طیار کراؤں حضرت نے فرمایا
جد ہمارے جیسا کسیکی مرضی ہو کرنا بعضے روایات مین ہے کہ حیات حضرت مین یہہ گنبد طیار ہوا ہے
اور ایک مسجد شہر مین سلطان نے بنا کی جو ابتک بنام تغلق بادشاہ کے وہ مسجد مشہور ہے۔ **نقل ہے** بعد
حضرت علاؤالدین صاحب سلطان محمد تغلق نے دو امیر اپنے ایکا نام بشارت خان دوسرے کا نام معقول خان
واسطے مرمت روضہ کے مستعد کئے حسب الحکم بادشاہ مزار شریف حضرت علاؤالدین صاحب پر ایسا گنبد عالی
طیار کرایا جو ہر خشت ہائی و چوب پر آیات کلام الہی کی مرقوم ہے اور نہایت عمدہ عمارت سے بنا ہوا ہے
بعد تیاری روضہ امیران مذکور نے واسطے آبادی پاک پٹن نالہ دریا سے کہود واکر زیر پاک پٹن جسکا نام اب تک
(بشارت) ہے اور معقول خان نے شہر قبولہ بنا کیا جو پاک پٹن سے مفاصلہ پندرہ کوس پر واقعہ ہے

نقل ہے حضرت علاؤالدین صاحب کے دو فرزند تولد ہوے اول حضرت دیوان معزالدین صاحب
دوم مخدوم حضرت علم الدین صاحب جو مزار اونکی اور اولاد ملک گجرات پیران پٹن مین ہے جو سلطان محمد
تغلق نے بصد الحاح شیخ الاسلام ولایت ہند کا کرکے اوسجگہہ جاگیر علاقہ پیران پٹن کا تحویل انکی کر دیا تہا
اور حضرت جناب علاؤالدین صاحب بوقت انتقال خدمت سجادہ حضرت باباصاحب کی حضرت شیخ معزالدین
صاحب کو سپرد کی نقل ہے کہ وفات حضرت علاؤالدین غرہ ماہ شوال ۷۳۳؁ ہفتصد سی و سہ واقعہ ہوئی مدت
خلافت پنجاہ و چار سال ہے کشف کرامات حضرت کی بہت ہین سوم سجادہ نشین دیوان معزالدین صاحب
بن حضرت علاؤالدین بن باباصاحب ۱۰ برس مسند پر رہے نہایت کمال صاحب حال و وجد کی تہے ہر وقت
سماع مین رہتے کشف کرامات انکی بہت ہین اور سیاحی کا بہت شوق تہا کبہی اجمیر شریف اور کبہی دہلی
شریف و کبہی حرمین شریفین کو چلے جاتے اسوقت سلطان محمد تغلق نے جاگیر پنجاہ ہزار روپیہ کی واسطے
اخراجات لنگر کے مقرر کی چونکہ حضرت ہر وقت سیر کو چلے جاتے تہے بیٹے حضرت کی خواجہ دیوان محمد فضیل صاحب
جو قایم مقام باپ کے تہے خدمت آستانہ متبرکہ جد پاک کی وہ کرتے رہتے نقل ہے ایکمرتبہ حضرت دیوان معزالدین
صاحب واسطے ملاقات بہائی اپنے کے ملک گجرات مین گئے اوسجگہہ قضا الٰہی سے فساد سامانہ کا فرونکا
برپا ہوا اس معرکہ مین حضرت نے شہادت سیزدہم ماہ محرم سال ہفتصد چہل و ہفت مین پائی اور شہید
اکبر ہوئے مزار شریف ملک گجرات مین ہے اور نعش مبارک اوسجگہہ سے لاکر متصل مزار والد اپنے کے دفن
ہوئی حضرت کے دو فرزند تہے اول حضرت دیوان محمد فضیل صاحب دوم حضرت مخدوم شیخ صدرالدین صاحب
چہارم صاحب سجادہ دیوان محمد فضیل صاحب جو حین حیات والد مین مسند پر بیٹھے صاحب کشف
کرامات علم و حلم کے تہے اور نظر کیمیا اثر ایسی تہی جو شخص مجلس حضرت مین وقت وعظ یا سماع مین داخل ہوتا
فوراً خواہش ہائے دنیاوی سے تارک ہوجاتا بوقت اخیر خدمت جانشینی مسند باباصاحب کی بسپرد
اپنے دیوان منور شاہ کے سپرد کی اور سال ہفتصد و پنجاہ و شش مین وفات پائی اور اندرون گنبد

کلان متصل والد اپنے کے مزار ہوئی بتاریخ بست ونہم رجب رحلت فرما ہوئی اور ستارہ سال مسند نشین رہے

اور حضرت کے دو فرزند تھے اول دیوان منور شاہ دوم خواجہ سعد الدین لقب شمس الدین دریا بی پنجم صاحب سجادہ

دیوان منور شاہ پنجاہ سال مسند پر رہے صاحب فضیلت و ریاضت کی تھے اور نظر انکی اکسیر اعظم تھی

بوقت رحلت خدمت جانشینی بابا صاحب فرزند اپنے دیوان شیخ نور الدین صاحب کو عطا کی

بتاریخ سیوم ماہ صفر سال ہشتصد و شش ہجری میں وصال پایا و مزار شریف متصل والد اندرون گنبد عالی

کے ہوئی۔ پانچ فرزند تھے اول حضرت دیوان نور الدین صاحب دوم حضرت دیوان بہاو الدین صاحب

سوم شیخ خوجو چہارم خواجہ محمد الدین۔ پنجم خواجہ ابراہیم۔ ششم صاحب سجادہ دیوان نور الدین صاحب

صاحب حال و قال تھے اور حق سجادہ بابا صاحب کا اٹھارہ سال کما حقہٗ ادا کیا سال ہشتصد و بست و چہار

بست و ہفتم ماہ رمضان المبارک انتقال کیا اور بوقت رحلت خدمت سجادہ بابا صاحب و خلافت

پیران عظام برادر خورد اپنے دیوان بہاو الدین صاحب کو سپرد کی اولاد نہ رکھتے تھے لاولد تھے مزار شریف

پائین مزار حضرت علاو الدین صاحب سطر دوم میں ہوئی ہفتم صاحب سجادہ دیوان بہاو الدین صاحب بھائی

دیوان نور الدین صاحب کے تھے صاحب علم و حلم و وجد کے تھے اٹھارہ سال حق سجادگی کا ایسا ادا کیا

جیسا کہ حق ہوتا ہے۔ لحظہ و لمحہ یاد الٰہی سے غافل نہ رہتے تھے اٹھارہ سال مسند پر بیٹھکر سال ہشتصد و چہل

و دو ہجری میں ہفتم رجب المرجب میں انتقال فرما ہوئے مزار شریف متصل بھائی اپنے کی ہوئی۔ ایک فرزند رکھتے

تھے حضرت دیوان یونس بوقت رحلت خرقہ خلافت و سجادگی فرزند اپنے کو عطا فرمائی ہشتم صاحب سجادہ

دیوان حضرت یونس صاحب بڑے فیاض صاحب کرامت و عظمت کے تھے چودہ سال سجادہ باپ دادا پر

جلوس فرما ہو کر سال ہشتصد و پنجاہ و شش ہجری میں ہفتدہم ربیع الاول وصال ہوا مزار شریف متصل والد کے

ہوئی گنبد میں۔ دو فرزند تھے اول دیوان احمد شاہ دوم خواجہ نعمت اللہ نہم صاحب سجادہ دیوان

احمد شاہ صاحب کشف و سخا کے تھے کہ بوقت عشا رجو کچھ حرم میں غلہ و پارچہ و نقد ضروریات

سوائی ہوبا لنہد تصرف کردیتے تب نماز ادا کرتے تھے بلکہ اب بھی کوزہ ہاں سے خالی کردیتے بوقت رحلت
خدمت سجادہ بابا صاحب وخرقہ خلافت باشارت پیران عظام بسپر اپنے دیوان مخدوم عطاء اللہ صاحب
کو مرحمت فرمائی بتاریخ ہشتم ذیقعد سال ہشتصد ہشتاد وہفت میں وفات پائی مزار شریف گنبد عالی میں
والد بزرگوار کے پہلو میں ہوئی مدت خلافت بیست و دو سال ہے چہار فرزند تھے اول دیوان پیر عطاء اللہ
دوم خواجہ برہان الدین سیوم خواجہ عزیز اللہ چہارم مخدوم بہاء الدین دہم صاحب سجادہ دیوان پیر عطاء اللہ
ستارہ سال مسند پر رہے کمال زمانہ تھے اور صاحب ریاضت ہفتم جمادی الاول سال ہشتصد و نود و پنج
میں رحلت فرما ہوئے مزار شریف سطر سوم جانب چار دیواری مزار ہائے مستورات کے ہوئی دو فرزند
اول دیوان شیخ محمد دوم مخدوم قطب الدین تھے یازدہم صاحب سجادہ دیوان شیخ محمد صاحب جو کمال ولی
زمانہ و صاحب صفائی تھے جو شخص روبرو آتا ضمیر اوسکی سے آگاہ کردیتے **نقل ہے** ایکدن دیوان
شیخ محمد صاحب مجاور روضہ منورہ باباصاحب کے بیٹھے تھے بابر بادشاہ ساتھ دو امیروں کے لباس قلندرانہ
پہنا ہوا آگئے بعد فراغت زیارت روضہ مبارک سے ملاقات سجادہ نشین صاحب کے حاصل کی حضرت دیوان
شیخ محمد صاحب نے طعام منگا کر پیش کیا اور ہمراہ انکے کہانا شروع کیا اور زبان مبارک سے فرمایا سبحان اللہ
مشہور ہے کہ دو بادشاہ ولایت میں نہیں سماتے اور دس فقیر ایک گلیم میں سما جاتے ہیں اسوقت
بادشاہ سفرہ درویشان میں حاضر ہے اور درویش انکے ساتھ کہانا کہا رہے ہے بادشاہ مذکور نے آداب
بجا لاکر قدمبوسی کی اور عرض کیا کہ ہاتھ باغیان سے جلا وطن ہوکر آیا ہوں اس ہمیشہ دوسر الکولی
واقف نہیں حضور دعا فرماوین حال زار میرے پر حضرت نے فرمایا بر و بادشاہی ہندوستان تمکو اور اولاد
تمہاری کو مبارک ہو بعضے لکہتے ہیں کہ حضرت نے اوسوقت کو ایک چادر پارچہ سبز بچھا کر اوپر بٹھلایا اور فرمایا
کہ تخت ہندوستان کا تمکو سلامت رہیگا سلطان مذکور نے ساتھ حضرت کے شرف ارادت حاصل
کیا - چند روز خدمت میں رہکر عاود ہوا برکت فرمان حضرت سے چند پشت سلطنت خاندان انکے میں

دہی بوقت وصال خرقہ خلافت و خدمت درگاہ بابا صاحب پسر اپنے دیوان ابراہیم صاحب کو سپرد کی
چہارم ماہ شوال سال نہصد و ہفتدہ میں وصال پایا اور گنبد کلان میں سطر سوم متصل والد اپنے کے ہوئے
سہ فرزند تھے اول حضرت دیوان ابراہیم صاحب دوم شیخ جلیل سیوم شیخ جلال و دوازدہم صاحب سجادہ
دیوان ابراہیم کہ اسی جگہ شاہ براہیم و شیخ براہیم ثانی فرید لقب تھے اولیاے کمال و مشائخ نامدار تھے
کہ انسے فیض مثل بابا صاحب جاری ہوا ہے صاحب علم و حلم و ریاضت و مجاہدہ کے تھے کشف کرامات
و خوارق عادات انسے بہت ظہور میں آئی ہین اور خلفا حضرت کے بہت صاحب ولایت ہوئے ہین اور بابا
بابا نانک صاحب جو اقوام ہندو کا پیشوا ہوا ہے انکے ساتھ گفتگو انکے ہوئی چنانچہ بابا نانک نے کلام
حضرت کے بیچ اپنی پوتھی و گرنتھ کے لی ہین کہ ہے نقل ہے ایکدن خلیفہ حضرت دیوان شیخ براہیم صاحب
کا شیخ کمال واسطے لانے ہیزم کے لنگر درویشان کے جنگل میں گیا اوسجگہ بابا نانک صاحب جو قوم ہنود کے
پیشوا ہین ساتھ ہمراہیان در صورت فقیر کے ملاقات ہوئی انہون نے دریافت کیا تب شیخ کمال نے
بیان کیا کہ بندہ خدمتگذاران حضور اعلی جناب شاہ براہیم صاحب جو اب مسند نشین حضرت بابا صاحب کے ہین
اور فرید ثانی لقب کہتے ہین واسطے لکڑی لینے لنگر درویشان کے آیا ہون بابا نانک اوسجگہ بیٹھ گئے اور فرمایا
شیخ کمال کو تم جاکر ہماری طرف سے حضرت کی خدمت میں اویس یعنے سلام بولو اور کہو کہ دو تین صورت
فقیر واسطے آپکی ملاقات کے آئی ہین جیسا حکم ہو کیا جاوے۔ جب شیخ کمال نے حضرت کی خدمت میں آکر
اظہار کیا حضرت نے فرمایا وہ بھی صورت فقیر کے ہین اور محض ملاقات ہماری کے واسطے آئی ہین اوسجگہ
چلکر ملاقات کرینگے حضرت سوار ہو کر طرف غرب جسجگہ اب شہر سے مفاصلہ ایک کوس پر مقام فتح اللہ نوری اور
اہل ہنود اسکو نانک سر کہتے ہین ملاقات دونون صاحبان کی ہوئی اور بیٹھکر گفت کلام شروع کی
چنانچہ بابا نانک صاحب نے فرمایا۔ بیت دوہرہ جسکو شلوک کہتے ہین۔ پر ہتیان پر ہتیان وندگیے
کسے نہ کیتے ہو۔ حضرت نے فرمایا ایکو حرف پریم کا پڑھی سو پندت ہو پھر بابا نانک نے کہا

دوھرہ صاحب دیان دو مدان - کسنون کہڑان کسنون چھڈان ؎ جواب حضرت نے فرمایا
صاحب دی دو حد ؎ سچ کو پکڑو کوڑ کو چھڈ - کلمہ کہین تو کل ہوہی بن کلمہ کل نان - بابا نانک نے فرمایا
ہندو کہیان تو ماری مسلمان بھی نان حضرت نی فرمایا - دوہان تون پانی وار لی جو پایو بہگوان ؎
القصہ ہرد و صاحبان نے ہندی زبان مین گفتگو تلقین آمیز بہت کی تب بابا نانک صاحب نے عرض کی
ہمنے ایک کتاب تلقین کے واسطے جمع کرکے خدمت آپکی مین لایا ہون کہ کلام آپکی اور کلام بابا فرید صاحب
کی حسب الارشاد آپکے کتاب موصوف مین بہلے درج کی جاوی تو اور بھی کئی صاحبان کی کلام درج کرکے
کتاب مذکور طیار ہو جاوے حسب خواہش بابا نانک صاحب حضرت نی کتاب جمع کری ہوی پسند فرماکر
اجازت کلام درج کرنیکی دی چنانچہ بابا نانک صاحب نے جو اہل ہنود کے پیشوا اور کمال ہوی ہین اور کلام
اونکی مین توحید پائی جاتی ہے کتاب ترگہنت مین بہت صاحبان کی کلام درج کری ہی - الغرض فساد
دوئی مین ہے جب دور ہو گئی کچھ فرق نرہا اگر جو شخص صاحب ریاضت کا ہو صفائی قلب حاصل ہو
جاتی ہے اور بعد صفائی قلب کے ترقی درجہ ولایت و نبوت کا ہو جاتا ہے بدون متابعت نبوی
کمال حاصل نہین ہوتا جسکو کمال حاصل ہوا ساتھ متابعت نبوی کے ہوا - **نقل ہے** ایکرات کو حضرت سید دیوان
شاہ برہیم صاحب واسطے تہجد کے اوٹھے خادم کو پانی کے واسطے بہیجا - خادم نے حرم مین دیکھا تو ایک شخص
اجنبی کہڑا کہتا ہے یا الہی مین اپنے کردار کی سزا پائی اگر مجھکو بینائی حاصل ہو تو ہر کار روزی سے توبہ
کرکے مسلمان ہو جاؤن وہ وضو کے واسطے وز دیکے آیا قدرت الہی سے نابینا ہو گیا القصہ خادم نے
یہہ حال خدمت حضرت مین بیان کیا حضرت نے فرمایا اوسکو لاو حسب فرمان وہ لی آیا بعد وضو کی
حضرت نے پانی اوسکی آنکھ پر چہڑ کا تب اوسکو بینائی حاصل ہوئی اور توبہ کرکے اوسنے اسلام اختیار کیا
اور بیعت کرکے ایک واصلان حق سے ہوا **نقل ہے** ایکدن حضرت شیخ ابراہیم صاحب حوض پر وضو
کرتے تہے اور ایک طالب علم ہی حضور کے پاس کہڑا تہا جب حضرت نے مسح سر کا کیا اوس عالم نے کہا

حضرت سنت ادا ہنہین ہوئی تمام سر کا مسح کرو حضرت نے ہاتھ مبارک سے سر کو اتار کر پانی مین غوطہ دیا
اور پھر تن پر رکھ دیا جیسا تہا ویسا ہی ہو گیا تب حضرت نے فرمایا اے بھائی متعلم اب سنت ادا ہو گئی ہے
عالم مذکور حیران ہو کر سر قدم پر رکھا اور مرید ہوا **نقل ہے** ملازمان شاہی واسطے لینے معاملہ زمین کے
اکثر رعایا پر زجر کرتے اور معاملہ ہشگر وغیرہ کا دو چندان تہا علاوہ اسپ مادہ ہائے جسکی بچہ پر زد دیتے
وہ بھی پکڑ لیتے ایکدن حضرت نے رعایا پر ظلم و ستم کمال ہوتا دیکھا زبان مبارک سے فرمایا جلد
پاکپٹن مین سے تین چیز نفع ندینگی دوسری زراعت سے التّشا اللہ العزیز نفع ہوگا کہ پیدائش ان چیزہا ہے
سے مردمان کو تکلیف ہوتی ہے فرمان حضرت سے تا حال یہ چیزہائے کوئی ہنہین بیچتا اور نہ نفع
دیتی ہین اسپ مادہ اگر حاملہ ہو تو شہر سے باہر سوائی جاتی ہے ورنہ نقصان ہوتا ہے **نقل ہے**
ایک سوداگر ہدیہ حضرت کی خدمت مین لایا بعد چندروز کے آنکر اوسنے طلب کری کہ وہ ہدیہ میرا واپس کر دو
یا کوئی کرامت دکھلاؤ حضرت شاہ بر ہیم صاحب ہرچند اوسکو منع کیا کہ اس خیال فاسد سے باز آؤ ہنہین
تو پشیمان ہوگا وہ باز نہ آیا آخر ایکدن حضرت نے جلال مین آنکر کہا ابھی تمکو کرامت باورچیخانہ مین دکھلاؤن
ابہی کرامت کا حرف ثابت زبان مبارک سے باہر ہنہین آیا تہا کہ تمام بدن سوداگر مذکور کو آگ لگ گئی
اور خاکستر ہو گیا۔ نعوذ باللہ منہا غضب اولیاء اللہ غضب الٰہی ہوتا ہے۔ نقلہائے کشف کرامات
حضرت بہت ہین اور خلفا بھی بیحد ہین۔ بوقت رحلت خرقہ خلافت و خدمت آستانہ متبرکہ بابا صاحب
پسر اپنے دیوان تاج الدین محمود صاحب کو سپرد کیا اور سال ہفصد و پنجاہ و نہ بست و پنجم تاریخ
ماہ رجب مین رحلت پایا مزار شریف متصل والد اپنے کے اندرون گنبد کلان کی ہوئی ٩٥٩ دو فرزند تہے
اول دیوان تاج الدین محمود دوم شیخ منور شاہ شہید۔ سینر و ہم صاحب سجادہ حضرت مخدوم مناو مولانا
دیوان تاج الدین محمود قدس سرہ بڑے صاحب کمال و اولیاء زمانہ تہے اور بہت خلفا نامدار حضرت کے
تہے اور کشف کرامات بہی بہت کتابون مین درج ہین اور اولاد بہی اونکی بہت ہوئی چنانچہ اب پاکپٹن مین

اولاد اُنکی بہر ہے تفصیل آگے آویگی اور مسند حضرت باباصاحب کی ہنوز اب تک اولاد دیوان تاج الدین
صاحب مین چلی آئی ہے - چنانچہ پندرہ فرزند تھے - اول حضرت دیوان فیض الله صاحب سجادہ دوم
حضرت فتح الله نوری صاحب - سوم حضرت غضنفر علی صاحب چہارم حضرت خواجہ احمد قتال صاحب پنجم
حضرت شاہ امان الله صاحب ششم شیخ عبد الواحد صاحب ہفتم حضرت محمد مکی صاحب ہشتم حضرت
عبد الله شاہ صاحب نہم حضرت شیخ حسن محمد صاحب دہم حضرت شاہ کرم الله صاحب یازدہم حضرت
برخوردار صاحب دوازدہم حضرت فرید محمد عرف کلاہ الدین صاحب سیزدہم حضرت برہان الدین صاحب
چہاردہم حضرت محمد حسین صاحب پانزدہم حضرت خواجہ عین الدین صاحب نقل ہے حضرت دیوان
تاج الدین صاحب آخیر عمر بیٹے اپنے دیوان فیض الله صاحب کو بارشاد بزرگان حین حیات مین
مسند باباصاحب پر بٹھلا دیا تھا اور آپ زیارت حرمین شریفین و مرقد ہائے بزرگان اپنے کو چلے گئے پھر
واپس آئے عبادت الٰہی وارشاد مخلوق مین مصروف رہے نقل ہے حضرت دیوان تاج الدین صاحب نے
کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ سوائے جاگیر روضہ متبرکہ تمام فرزندان کو تقسیم کردی اور جاگیر روضہ متبرکہ کی
بنام سجادہ نشین اور خرچ لنگر و رسومات عرس بھی ذمہ اوسکے مقرر ہوا اور یہہ وصیت اوسمین مرقوم کی
کہ اگر برادری مین سے کسیکے دختر کی شادی نکاح ہو تو سجادہ نشین مبلغ سو روپیہ نقد و یازدہ عدد
برتن و ہفت پارچات تیور اور اگر فرزند کی شادی ہو تو سو روپیہ سجادہ نشین گرہ سے اوسکو دیوے اور اگر
کوئی برادری سے شخص تنگ حال ہو جاوے تو اوسکی رفاقت کرنے سجادہ نشین پر واجب ہے
یہہ وصیت نامہ بہ ثبت مواہیر تمام برادری مرقوم کرا دیا کہ کوئی صورت فساد کی اولاد ہماری میں نہو
کیونکہ جسجگہ آمد و خرچ کے تقسیم ہوتی ہے ضرور فساد پیدا ہوتا ہے اسواسطے آمد خرچ دربار جاگیر بنام
سجادہ نشین صاحب کی ہے ورنہ پہلی تمام برادری مین تقسیم کرتے تھے یہہ وصیت تمام فرزندان و برادران
نے قبول کی چنانچہ اب تک بدستور اسیطرح ہے اور کوئی تنازعہ کسیکا ساتھ کسیکے نہین اور سجادہ نشین

بھی خدمت تواضع بدستور کرتے چلی آئے ہین چنانچہ کوئی رسم رسوم میلہ ہائی وغیرہ بدون اجتماع مردم برادری ہائے کے نہین کرتے پہلے سب صاحبزادگان کو طلب فرماکر پھر رسومات کرتے ہین اور تمام لوگ سجادہ نشین کو بجائے باباصاحب تصور کرتے ہین **نقل ہی** جو اہر سے اکبر بادشاہ جب اکابردین وان تمکین کیے ہر جگہہ امتحان کرتا ہوا پاکپٹن مین آیا در واسطے الزام دینے حضرتکے ایک حیلہ اوٹہایا کہ ایک خدمتگار اپنے کو بصورت میت بناکر تکفین کیا اور کہا جب ہم سجادہ نشین کو امام بناکر جنازہ پر کہڑا کرین بعد شروع عملکے تم اوٹھکر بھاگ جانا بعد وقوع اس حرکت کے ہم اونکو ملزم کرسکینگے کہ تم اگر صاحب کشف ہوتے تو زندہ پر جنازہ کیون کرتے القصہ بادشاہ نے حضرت دیوان تاج الدین صاحب بلاکر فرمایا اسکا جنازہ پڑہو حضرت نے فرمایا اگر شہر مین ہوتا ہم پڑہتے بہیتی قاضی ہو امام فوج لشکر کا ہے بادشاہ نے عرض کی کہ پانی ہوتے تیمم روا نہین آپ جیسے بزرگ کی امامت ہے اس مردہ کی مغفرت ہوگی۔ بعد تقاضائے بادشاہ کے لاچار حضرت شہنشاہ دیوان تاج الدین صاحب پیش جنازہ خدمتگار اجل رسیدہ کے کھڑے ہوے جب صف آراستہ ہوئی حضرت نے بادشاہ سے تین مرتبہ اجازت واسطے پڑہنے جنازہ کے طلب کیے بادشاہ نے اذن دیا تب حضرت نے تکبیر افتتاح نماز جنازہ کی شروع کی اور جنازہ پڑہا وہ زندہ مردہ ہوکر عالم بقامین رخصت ہوا بعد جنازہ کے حضرت نے فرمایا ای بادشاہ جسوقت مجہے تمنے جنازہ پر کہڑا کیا امر الٰہی سے فرشتہ ملک الموت اسکے سرہانے پر آگیا تہا اسیواسطے تمسے اذن طلب کیا تہا اگر تم اس خیال ناقص اپنے سے باز آتے تو وہ مردہ زندگی اپنی سے مایوس نہوتا۔ لیکن قضا اوسکے سرپر وارد ہوگئے تہی۔ بعد اذن تمہارے فرشتہ نے جان اوسکی قبض کرلی پہر دو مرتبہ واسطے استبداد ان کے اذن طلب کیا تہا نہین جو ہونا تہا پہلے ہی ہوچکا بادشاہ نے شرمسار ہوکر ضیافت حضرتکے واسطے عرض کی لاچار حضرت نے قبول فرمایا **نقل ہے** جب طعام طیار کرا کر پیش حضرت و درویشان ہمراہی کے رکہا ایک خوان ہو سرپوش اوسمین گربہ پختہ کی ہوئی

آگے حضرت کے رکھی حضرت نے سرپوش خوان سے اوتار کر فرمایا اے گربہ حکم الہی سے اوٹھ اور چلی جا

امر الہی اور فرمان اوس قطب زمان سے گربہ زندہ ہوکر روانہ ہوئی حدیث شریف میں اِتَّقُوا مِنْ فِرَا

سَةِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ پرہیز کرو فراست مومن سے جو وہ دیکھتا ہے ساتھ

نور اللہ تعالے جو پوشیدہ سینہ اور دل کا حال ہے تمہارا اَلصُّوْفِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ کا العزیز

یہ درجہ ہے۔ جو کوئی فنا فی اللہ ہوا وہ اس درجہ کو پہونچتا ہے پس زندہ کرنا اور مارنا آگے اوسکے

آسان ہے القصہ بعد اوسکے بادشاہ و بیگم کو ارادت ساتھ عقیدہ کے حاصل ہوئی تا چہل روز تک لشکر

سلطان کا پاکپٹن مین قیام پذیر ہوا جس جگہ اب ٹبہ اکبر پور شہر سے غرب کیطرف مشہور ہے دنکو سلطان

مع بیگم لشکر مین اور راتکو درگاہ باباصاحب پر عبادت الہی مین مشغول رہتے اور آرزوئی واسطے

اولاد نرینہ کے جو میوہ حیات دنیا کا ہے کرتے چنانچہ بعد چہل روز کے حضرت تاج الدین صاحب نے

بارشاد جد خود فرمایا خدمت برادرم شیخ سلیم صاحب جو قطب الہند فتح پور سیکری مین ہین جاؤ اوسجگہہ

مراد تمہاری اللہ تعالی حاصل کریگا حسب الارشاد اونہون نے ویسا کیا اور جہانگیر فتحپور سیکری

خدمت مین حضرت شیخ سلیم صاحب مین پیدا ہوا جو وہ رنگ محل انتاب اوسجگہہ ظاہر ہے مین چہاردہم

صاحب سجادہ دیوان فیض اللہ صاحب جو زندگی مین دیوان تاج الدین صاحب نے خرقہ خلافت و دستار

عطا کردی تہی دو سال مسند پر رہے حین حیات والدین وصال ہوا اور مزار شریف اندرون گنبد کلان

متصل جد اپنے کے ہوئی وصال بست و پنجم ماہ ذوالحجہ سنہ ۱۰۸ھ تین فرزند تہی اول دیوان ابراہیم

صغرا صاحب۔ دوم خواجہ عارف سوم شیخ جیو بعد وفات دیوان فیض کے دیوان ابراہیم صاحب کو حضرت

تاج الدین صاحب نے خرقہ خلافت و دستار عطا کی اور آپ خلوت نشین رہے اور ۲۲ سنہ ۱۰ھ مین رحلت فرما دار فنا از

دار بقا کو حضرت تاج الدین صاحب ہوئی بتاریخ ۱۱ ماہ صفر و مزار شریف حضرت جناب شاہ تاج الدین صاحب

سامنے گنبد کلان طرف جنوب حجرہ کے ہے حوض و آستانہ متبرکہ باباصاحب مین واقعہ ہوئی۔ پانزدہم صاحب سجادہ

دیوان ابراہیم صاحب پسر خلیفہ دیوان فیض اللہ کے ہین نہایت بزرگ زمانہ اور اولیا کمال تھے اور حق
سجادگی کا کما حقہ ادا کیا بوقت اخیر خرقہ خلافت فرزند اپنے دیوان شیخ محمد صاحب کو عطا کیا اور
بتاریخ ۱۰ محرم ۱۰۳۱ھ مین وصال پایا اور مزار متصل دیوان تاج الدین صاحب کے ہوئی پنج پسر ہوئی
اول دیوان شیخ محمد صاحب دوم خواجہ الٰہ بخش سیوم شیخ غلام محمد چہارم خواجہ محمد پنجم جان محمد مدت
خلافت بعضے ہشت سال و بعضے نو سال یازدہ بھی مرقوم کرتے ہین واللہ اعلم شانزدہم صاحب سجادہ
دیوان شیخ محمد صاحب علم و حلم و تقوی کے تھے اور کتاب جواہر فریدی و مخزن چشت انہون نے جمع کرائی ہیں
اولیاء کمال تھے پنجاہ و دو سال مسند پر رہے بتاریخ پنجم صفر سال ۱۰۸۳ھ مین انتقال ہوا مزار
شریف متصل والد کے ہوئی ایک فرزند حضرت دیوان محمد اشرف صاحب تھے بوقت اخیر خرقہ خلافت
و مسند فرزند کو عطا کیا۔ ذکر بیان ہفدہم صاحب سجادہ دیوان محمد اشرف صاحب جو کمال زمانہ تھے
خرقہ خلافت و دستار والد اپنے سے حاصل ہوئی نقل ہے زمانہ محمد شاہ مین حضرت دیوان محمد اشرف شاہ
دہلی تشریف لیگئے اوسجگہ ملاقات بادشاہ کے ساتھ نہ کری چونکہ بادشاہ ساتھ بزرگون کے چندان اعتقاد
نرکھتا تھا اور عیش و عشرت دنیاوی مین بہت گرفتار تھا اور اکثر حال حضرت سماع بہت سنتے تھے محبت سماع
کی اوٹھا کر حضرت کو گرفتار کیا اور برج کلبر پر چہڑا کر لوڑی نیچے سے کھینچ لی چند روز حضرت اوسجگہ رہے
اکثر حال بہت لوگونے اوسجگہ سماع کی آواز پائی اور بادشاہ کے پاس بھی اظہار کیا لیکن اوسکو
عقیدہ حاصل نہوا اور حضرت کو جب ضرورت وضو یا غسل کی ہوتی قدرت الٰہی سے برج برابر زمین کے
ہوجاتا اور نزدیک ایک کنوا تھا اوسکی گاری پر پارچہ لباس رکھ دیتے وہ چلنے لگتا بعد وضو و غسل کے
پارچہ اوٹھا لیتے اور برج پہ بیٹھ رہتے برج مذکور پھر بدستور سابق بلند ہوجاتا ایک رات حضرت بدستور
وضو غسل کیا اور پارچہ مذکور رہا و نزہا اپنے مکان پر جا کر تہجد و ظالیف مین مشغول ہوئی صبح ہوئی
تمام خادمون نے دیکھا کنوا خود بخود چلتا ہے یہ خبر تمام دہلی مین مشتہر ہوکر بادشاہ تک پہنچی جب

بادشاہ نے ہمراہ امراء خود انگرکہوں جلتا دیکھا حیران ہوا جب وہ پارچہ لباس معلوم کیا تو سبنے کہا یہہ لباس
حضرت سجادہ نشین صاحب کا ہی برکت اوسکی سے یہہ کرامت صادر ہی جب وہ لباس اوٹھایا تو کپوہن
جلنے سے بند ہوا اسوقت بادشاہ ہمراہ امراء خدمت مین آنکر قدمبوس ہوا اور خطا معافی کیواسطے عرض کی
اور بہت نقد و پارچہ ہاے وسواریہاے خدمت مین پیش کی حضرت نے اوسکا کچہہ قبول نفرمایا کہتے ہین
راجہ صاحب جگر الوان اله رائے الیاس خان جو مرید صادق الاعتقاد حضرت کا تہا اونکی نذر و نیاز و سواری
منظور فرماکر روانہ ہوئے نقل ہے نواب صاحب مکان رانیا نواب ہی دہلی مین مرید حضرت کے تہے
اونہون نے بعید الحاح عرض کی کہ حضور تشریف فرما رانیا کمیطرف ہون تو قدم رنجہ غریب خانہ مین بھی
فرماوین حسب الالتماس اوسکے حضرت رانیان مین آگئے نواب صاحب نے ضیافت و خدمات بسیار کی
بعدہ عرض کی کہ دختر بندہ کی واسطے خدمت حضور کے منظور ہو تو عین سعادت میری ہی حضرت نے
قبول فرمایا چنانچہ اوسی جگہہ سانہہ دختر نواب صاحب کے عقد و نکاح و شادی ہوئی اور اسی زمانہ سی رشتہ نواب
دختران نواب ہاے رانیان کا سانہہ اولاد باباصاحب کے شروع ہوا اور اسوقت تک رشتہ داری چلی آتی ہے
القصہ حضرت چندمدت اوسجگہہ قیام پذیر ہوکر پہر روانہ پاکپٹن شریف کو معہ اہلیانہ کے ہوئی جب مکان
پیرخالص صاحب جو کمال زمانہ و مریدان حضرت جناب شاہ علاو الدین موجدریا صاحب سے ہین پہونچے
اوسجگہ حضرت کے گہر مین لڑکا پیدا ہوا بعد تین دن کے انتقال ہوا مزار شریف موجود اور فقیر رہتے ہین
وہ مکان ابتک بنام پیرگہر مشہور ہے بسبب مزار ہونے صاحبزادہ صاحب کی نقل ہے حضرت دیوان
محمد اشرف صاحب کے ایک دختر تہی اور اولاد نرینہ نرکہتے تہے اس صاحبزادی کی شادی نکاح سانہہ
محمد سعید جو ہمشیرہ زاد حضرت دیوان محمد اشرف کے تہے کر دی اور خرقہ خلافت و دستار مسند بہی بوقت
اخیر دیوان محمد سعید صاحب کو ولیعہد اپنا کرکے عطا فرمائی بتاریخ پنجم ذیقعد ۱۱۲۲ھ بن حضرت دیوان
محمد اشرف صاحب نے انتقال فرمایا مزار جانب غرب گنبد کلان سے متصل مسجد سنگین وقد یمہ کے ہوئی

نقل ہے در بیان اسامی ہائی اولاد باقی دیوان ابراہیم صاحب بن دیوان فیض اللہ بن دیوان
تاج الدین صاحب - شیخ غلام قادر بن بن پیر مہر علی بن پیر قمر الدین بن پیر غلام محی الدین بن
شیخ عطاء اللہ بن خواجہ محمد بن دیوان ابراہیم صاحب بشتیر مسطور - وحال غلام قادر مسطور موضع
کہائی ضلع فیروزپور مین ساکن ہے - ولی محمد و غلام محمد بن پیر شرف الدین و فتح محمد بن پیر شمس الدین
شرف الدین و شمس الدین و جمال الدین بن شیخ محمود - شیخ محمود و شیخ خیر الدین بن شیخ تاج محمود
بن پیر غلام فرید بن شیخ اعظم بن شاہ لطف اللہ بن خواجہ محمد بن دیوان ابراہیم مسطور بشتیر معلوم
ورلد و بن شیخ خیر الدین یہ تمام موضع جمالپور ہتلی متصل پاکپٹن مین ساکن ہین - پیر اللہ جوایا د
نظام الدین و نور الدین و روشن الدین بن شیخ الہی بخش بن پیر احمد یار بن شیخ غلام فرید مسطور
فتح محمد و شیر محمد و علی محمد بن شیخ اللہ جوایا یہ تمام موضع ار زپورہ علاقہ منٹگمری آباد مین ساکن ہین
یہہ وہری فیض اللہ دیوان کا بیان ہوچکا اور وہری سلسلہ کو بولتے ہین اور اب اولاد باصاحب
ہین چودہ وہری کے شمار سے نامزد ہین جو دیوان تاج الدین صاحب کی بیٹے چودہ کی اولاد سے
اور بعضے جو ہان سجادہ نشین گذری ہین چودہ دہری مقرر ہوئی جو بعضے کی اولاد قایم اور بعضے
ونہین لاولد ہین اور بعضے بیرو نجات مین ساکن ہین - ہشتند ہم صاحب سجادہ دیوان محمد سعید
صاحب بن شیخ محمد فضیل بن محمد صالح شاہ بن خواجہ عبد الواحد بن حضرت دیوان تاج الدین
صاحب مسطور جو ششتم بیٹے دیوان تاج الدین صاحب کے تہے - بعد دیوان محمد اشرف صاحب سجادہ
نشین ہوئے بتاریخ غرہ ماہ شوال ۱۲۸۱ھ مین وصال ہوا مزار شریف متصل دیوان محمد اشرف صاحب
کے ہوئی دو فرزند تہی اول دیوان محمد یوسف صاحب سجادہ دوم دیوان محمد سبحان صاحب سجادہ
بوقت اخیر خرقہ خلافت و دستار فرزند کلان دیوان محمد یوسف کو عطا کی نوزدہم صاحب سجادہ
دیوان محمد یوسف صاحب بعد والد کے مسند پر اجلاس فرمایا کو پندرہ سال حق سجادگی کا کما حقہ

ادا کیا اور بتاریخ دہم جمادی الاخر سنہ ۱۰۶۵ھ میں وصال ہوا۔ بعد وصال کے مزار پائین مزار والد
اپنے کی ہوئی اولاد دختری تھی نرینہ نہ تھی بوقت اخیر خرقہ خلافت و دستار برادر خورد اپنے دیوان
عبدالسبحان کو عطا کیا بستم صاحب سجادہ دیوان عبدالسبحان مشہور دیوان شہید ہے پندرہ سال
مسند پر رہے لیکن قبل سجادگی انکے سے شاہان دہلی کی طرف سے جو تمام شاہان دہلی اکثر مرید و
معتقد خاندان چشتیہ کے تھے جاگیر معافی اسی ہزار روپیہ کی تھی بنام اولاد بابا صاحب اور علاوہ اولاد حقانی
جناب فریدیہ کو بھی درجہ بدرجہ معافی مقرر تھی خادمان و قوالان ہر ایک وظیفہ خوار تھی جو جاگیر لنگر کے
تھی بنام روضہ مقدسہ اوسمیں مسافر پروری و خرچ لنگر عرس ہائی کا ہوتا اور بیشتر تمام سجادہ نشینان
باوجود ہشتاد ہزار روپیہ کے جاگیر کے طریقہ درویشانہ رکھتے تھے اور تمام للہ راہ خدا تعالی میں
صرف کر دیتے اور پہلی جاگیر سجادگی دیوان معزالدین صاحب کے زمانہ سے مقرر ہوئی جو سلطان محمد
تغلق بادشاہ دہلی مرید حضرت شاہ علاءالدین موجد دریا صاحب نے اول جاگیر مقرر کی پہلے کسی نے
نہیں قبول کیا القصہ جب زمانہ دیوان عبدالسبحان صاحب کے سجادگی کا ہوا اور سلطنت دہلی نے
قضاء الہی سے وبال پایا تب اس زمانہ میں جابجا سردار پیدا ہو گئے تھے اور جس قدر ملک کسی کے قبضہ
میں آگیا وہ سپردہ قابض ہو گیا اور حضرت دیوان عبدالسبحان صاحب بھی بڑے صاحب اقبال و جاہ جلال
ہوئے کہ بہت فوج و بندوق و توپ و رسالہ جمع کر کے تمام ملک کو تہ تیغ کر کے قبضہ اپنے میں کر لیا چنانچہ
چنانچہ بہاولپور انکو بھی ملک آزو آب ستلج فتح کر کے اپنے طرف سے دیا جو نوشتہ ہائی و کاغذات
قدیمہ سے معلوم ہوتا ہے جو تا زمانہ دیوان شرف الدین صاحب موضع ہائی آزو آب سے حصہ مقرر رہتا
اس زمانہ میں یہ قوم داؤد پوتی چنداں قبول نہ رکھتے تھے اور غیر ملک سے تھے اسواسطے اہل ملک
کے لوگ انکو وقار لینے نہ دیتے اس قوم کو محض برفاقت و اقبال حضرت دیوان عبدالسبحان صاحب سے
ریاست و حکومت حاصل اس ملک کی ہوئی مرید اور پابند شرع اس خاندان کی چلی آئی ہے نقل ہے

کہ دیوالصاحب نے بہت کفار کو تہ تیغ کرکے مقابلہ جنگ ساتھ راجہ بیکا نیر کیا اس عذر مین اوسکو مار کر
ملک فتح کیا اوسکے وقت لڑکا خورد سالہ راجہ کی بائی اوسکی ساتھ لیکر خدمت دیوالصاحب مین پہونچی
اور عرض کیا جو ہماری گذرا وقات لڑکے خوردسالہ کی نان نفقہ کیواسطے حضور کچھ عطا فرماوین
حضرت نے حال اس لڑکے پر رحم فرماکر نواحی بیکانیر پہر اوسکو عطا کی اور تا مہینے جوان اوسکی ہک
خبرگیر ملک کے آپ رہے۔ ایسے صاحب اقبال ونصیب تھی جو کوئی سردار انکے ساتھ مقابلہ نہین کرسکتا تہا
اور ریاست انکی مین تمام سردار حلقہ بگوش تہے اور دس دس روپیہ روز کی وظیفہ خوار ملازم انکے تہے
روایات احوال جنگ ومقابلہ ہائے وتہور حضرتکے بہت ہین طوالت کی باعث مرقوم نہین القصہ
پندرہ سال بڑی جاہ جلال سے سرداری کری اور ریاست ملک کی قایم کی اور شہر پناہ پاکپٹن بہی از نو
تعمیر کراکر ہر دروازہ شہر پر ایک رسالہ وایک پر تل وتوپ ہائی مقرر کی اور رعایا ولشکر کو بہت پرورش
حاصل ہوئے بعد اوسکے شہید اکبر ہوئے قصہ شہادت کا یون ہے نقل ہے کہ افغانان قصور
وسیدان حجرہ والہ۔ شاہدین وصدرالدین شاہ نوکر رسالہ مین رسالہ مین تہے اور رسالہ اون کا دروازہ
جسکو شہیدی کہتے ہین رہتا تہا کسی باعث سے درمیان افغانان وسیدان مذکور عداوت
پیدا ہوئی افغان مستعد مارنے سیدونکے ہوئی بوقت شب سید مذکور ڈیوڑہی دولتخانہ دیوالصاحب
پر آکر استغاثہ کیا اسوقت دیوالصاحب نماز اور وظایف سے فارغ ہوکر لباس شب خیزی کرکے
مستعد کہانا کہانیکو ہوئی چنانچہ ہاتھ دہوکر ایک ہی نوالہ طعام کا رکاب سے اوٹہایا تہا جو کنیزک نے
اطلاع دی کہ شاہدین وصدرالدین نے عرض کیا ہے جو للہ ہمارا عرض سنو تب دیوالصاحب
نے وہ نوالہ رکاب مین رکھدیا اور اوسی شب خیزیکے لباس مین دروازہ دولتخانہ پر آگئے۔ تب صدرالدین
وشاہدین نے عرض کیا اللہ جلشانہ ورسول صلے اللہ علیہ وسلم واماہین کے واسطے مقام دیپالپور مین
مین پہونچادو نہین ہم ماری جاوینگے۔ ہرچند دیوالصاحب نے اونکو تسلی دی لیکن وہ دونو

واسطے بیان کرتے رہے آخر دیوالصاحب نے اصطبل سے تین گھوڑی منگوا کر ایک پر آپ سوار ہوئے
اور دوسرے گھوڑیون پر اونکو سوار کراکر پہلے گھوڑی اونکے روانہ کیئے اور آپ پیچھے ہوئے جب نزدیک
دروازہ جسکو شہیدی کہتے ہین پہونچے امر الٰہی سے گھوڑا دیوالصاحب کا پہلی ہو گیا اور سید پیچھے
اور خبردار نے افغانونکو خبر دی جو سید پہلے ہین اور حضرت دیوالصاحب پیچھے - جب دیوالصاحب
سمجہ اب کنارہ یعنے خنگاہ جولی و مسجد بنی ہوئی ہے پہونچے امر الٰہی سے افغانان وہمراہی اونکے
آہنگر تھے بدرق سر کرکے چلائی دیوالصاحب کو شہادت حاصل ہوئی تمام لشکر و فوج شہر مین زلزلہ
اور غدر پیدا ہو گیا اس غدر مین فرصت سمجہکر سید مذکور واپس ہوکر دروازہ الو پر لگئے اور اس دروازہ
پر رسالہ بلوچون کا رہتا تہا اونکو کہا کہ سرکار دیوالصاحب نے پروانہ بنام حاکم دیپالپور ہمکو ضروری دیا ہے
دروازہ کہولدو چنانچہ اونہون نے دروازہ کہولدیا اور سید مذکور اخراج کر گئے روانہ دیپالپور کو ہوئے
جب رات تھے اور میدان مین جاتی آواز تین گھوڑونکی پانونکی آنے جب دو تین دیپالپور کے نزدیک سید
مذکور پہونچے تو آواز ہوئی اے شاہ دین و صدرالدین اب تم غنیمت سے پہونچ گئے تب سید مذکور
کہڑے ہوکر پوچہا آپ کون ہین تو آواز ہوئی اے شاہ دین و صدرالدین مین عبدالسبحان ہون جسوقت
گھوڑی ظاہر ہیسے ہم گری اُسوقت گھوڑا بہشتے بمعہ پوشاک نوری ہمکو عطا ہو گیا اور اوسپر سوار ہوکر
ساتھ تمہارے وعدہ وفا کیا مزار شریف اونکی متصل دیوان محمد یوسف صاحب کے ہوئی اولاد دختر
تہی نرینہ اولاد نہ تہی بلکہ وہی انکے سے کوئی نہین رہا اور دختر دیوان محمد یوسف صاحب کی عقد نکاح
دیوان غلام رسول صاحب مین ہوئی اور اسی ذریعہ سے خرقہ خلافت و دستار دیوان غلام رسول
صاحب کو حاصل ہوئے اور دو دختران دیوان عبدالسبحان صاحب عقد نکاح فرزندان دیوان
غلام رسول صاحب مین ہوئین اکیسوین صاحب سجادہ حضرت دیوان غلام رسول صاحب جو بندہ زیرین بیٹے
دیوان تاج الدین صاحب مسطور کے اولاد مین تہے - دیوان غلام رسول صاحب دستگیر خدابخش صاحب

بن حضرت شیخ جیوا صاحب بن شیخ گہنا بن مخدوم رکن الدین مسطور شیخ ابو الفتح بن خواجہ عین الدین
مذکور فتح علیشاہ بن شیخ موسے بن شیخ ابو الفتح مذکور و مزار شریف فتح علیشاہ ملقب بہ نور محل میں زیارت
گاہ خلق اللہ ہے اور بڑے صاحب کمال ہین رکن الدین بن حضرت خواجہ عین الدین بن حضرت
دیوان تاج الدین صاحب **نقل ہے** والد بزرگوار بندہ کاتب الحروف حضرت پیر تاج محمود مرحوم مغفور سے
جو نواسہ دیوان غلام رسول صاحب کے ہین انہئے اٹھ روز پہلے دیوان عبد السبحان صاحب کے شہادت سے
نانا صاحب ہمارے کو ارشاد دستار سجادگی کا حضرت جناب بابا صاحب کے روح پر فتوح سے دروازہ
بہشتی روضہ منورہ پر ہوگیا تہا والد کاتب الحروف فرماتے تہے جو سلطنت و ریاست دیوان عبد السبحان
صاحب نے پیدا کی وہ نصیب نانا صاحب ہمارے کے ہوئی اور سرداری حضرت کی مین رعایا و لشکر و قبایل
کو ایسا ارام تہا جو باشندہ شہر و گرد و نواح اپنے اپنے گہر مین عیش و عشرت و فراغ دلی کے ساتھ گذر
اوقات کرتے تہے کسیطرح کا رنج کسیکو حاصل نہ تہا **نقل ہے** والد بزرگوار کاتب الحروف کی زبان مبارک سے
جو قبایل پرور ایسے تہے جبتک تمام آل اولاد کی خورد و کلان دولت خانہ مین بوقت کہانا کہانے کے
جمع نہوتے تو کہانا نہ کہاتے اور پہلے کہانا کہانیسے تمام صاحبزادگان قبایل کے خانہائے کہانا پہونچا
دیتے تب کہانا کہاتے **نقل ہے** زبان مبارک والد بزرگوار فقیر کاتب الحروف سے کہ ایکروز ہم نانا صاحب
کے ساتھ کہانا کہانے کو شروع ہوئی نانا صاحب جب رکابی سے نوالہ اوٹہانے لگے حسب دستور
دریافت کیا کہ تمام براوری کے گہر مین کہانا پہونچگیا ہے نانی صاحبہ نے عرض کیا کہ اور تمام کے گہر مین
کہانا پہونچ گیا لیکن پیر عباد اللہ کے گھر مین نہین پہونچا اوسیوقت نانا صاحب نے وہ نوالہ رکابی
مین رکھ دیا اور اپنے ہاتھ مبارک سے کہانا خوان مین رکھکر خدمت گار کے حوالہ کر کے اونکے گہر مین
بہیجا اور زبان فیض ترجمان سے یہہ فرمایا کہ یہہ ریاست و حکومت طفیل خدمت براوری کی اللہ تعالی نے
مجھکو عطا کری ہے اور اس آیت کی تشریح فرمائی کہ تفسیر حسینی مین مسطور ہے ایک اصحاب

صاحب مال خدمت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم مین عرض پرواز ہوا کر راہ خدا تعالی
مین خیرات اپنے مال سے کسطرح کرون تب صاحب لولاک کو خدا پاک نے حکم نازل کیا آیت سیدنا لطف
بالوالدین احسانا و ذوی القربٰے والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل الی اٰخرہ آیت
اگر توفیق کیسکو خدا تعالی عطا کری تو حتے المقدور پہلے ما باپ کی تواضع کری اور بعد اوسکی قبایل کے کرنی
واجب ہے اور بعد اوسکے یتیم و مساکین و مسافر و فقرا کے جب قبایل کے مردم تنگ حال ہون تو خیرات
اسکی منظور نہین چاہے کتنا خرچ کرے اسراف مین داخل ہے کیونکہ مطابق حکم الہی کے کام کرتا رہتا
ہے تا آنکہ خدمتگار ہاتھ تشریح ان مسایل کے بیان فرماتے رہے تب خدمتگار نے اسکا اظہار کیا کہ کہانا
حضور نے کہلا بہیجا ہوا اونہون نے تمام عیال اطفال اپنے مین خرچ کر لیا ہے اوسوقت حضرت نانا صاحب
شکریہ ذات باریتعالی کا ادا کر کے کہانا کہانیکو شروع ہوی ایسے قبایل پرور تہے نقل ہے زبان مبارک
والد کاتب الحروف سے کہ بعد شہادت دیوان عبدالسبحان صاحب بعضے مردم برادری اولاد دیوان
فیض اللہ صاحب کے وہری سے فساد کیا چونکہ سلطنت دہلی نے زوال پایا تہا حاکمان شاہان ولایت کے
پاس تنازعہ برپا کیا بلکہ حضرت نانا صاحب کو قلعہ رہتاس مین چند عرصہ تک زیر حراست کرا دیا تہا
اوسوقت ایک خدمتگار بنام آدھا حضور کی خدمت مین حاضر رہکر گداگری کر کے واسطے افطار کے
لاتا اور حضرت اوسی مین سے افطار فرماتے چونکہ دیوان غلام رسول صاحب کی وہری سے اور کوئے
قریبی رشتہ دار نہ تہا اور والد کاتب الحروف کی دادا صاحب چار بہائی تہے پیر غلام فرید و پیر محمد چراغ
و روشن شاہ و پیر محمد پناہ اور رشتہ مین بہی دیوان غلام رسول صاحب کے ماموں کے بیٹے بہائی تہے اور والد
کاتب الحروف کے دادا صاحب حقیقی پیر غلام فرید مسطور کے گہر مین ہمشیرہ صاحبہ حقیقی دیوان غلام رسول صاحب
کی تہے یہی چارون بہائی کی خدمت مین ہمراہ رہے لیکن بوقت روانگی راستہ مین سے ان چارونکو واسطے
حفاظت اہل و عیال و انتظام امورات خانگی کے واپس روانہ کیا جب اوسجگہ بعد تنازعہ کے حضرت

نظربند کئے گئے وبدون خدمتگار او مذکور کے اور کوئی خدمت مین موجود نرہا تب استماع اس خبر سے
دادا غلام فرید صاحب و محمد پناہ صاحب خدمت مین حاضر ہوئی القصہ حاکم وقت کو خواب مین نمودار ہوا
کر لشکر ہائے عظیم نیزہ ہائے ہاتھ مین لئے ہوئی واسطے مارنی اوسکی پر مستعد ہوئی ہین لرزان و ہراسان
ہوکر حاکم مذکور نے امان طلب کری ان صاحبان نے ارشاد فرمایا اگر امان چاہتا ہے تو جاکر سجادہ نشین
دیوان غلام رسول صاحب سے خطا معاف کرا اس معاینہ سے اوسیوقت بیدار ہوکر حاکم مذکور نے قدمبوسی
حضرت بمجہ تدر بنا بر ما خبر حاصل کی اور اسیوقت حضرت کو پالکی مین سوار کرا کر ساتھ فوج جرار کے پاور کاب
حضور کے ہوکر پاکپٹن مین پہونچایا اور جو شخص منحرف تہا اوسکو عبرت کرائی تمام ملازمان ورعایا سلامی
حضرت کے ہوئی اور وہ مردم برادری مسطور بحفظ جان ومال پاکپٹن سے نکلکر کچھ علاقہ فیروزپور و دیگر
جگہہ پیروبنجانہ مین چلے گئے نقل ہے جب دیوان غلام رسول صاحب مسند حضرت بابا صاحب پر جلوس فرما ہوکر
تمام ملک پر قبضہ کرلیا تمام مردم برادری کو بلالیا اور آباد پاکپٹن مین بدستور سابق ساتھ پرورش اور خلق
کے کیا اور فرمایا کہ مجھکو یہہ ریاست و مسند امر الہی وارشاد بابا صاحب سے حاصل ہوئی ہے کچھ کسی سے نیت
انتقام لینے کی نہین لیکن بعضے مردمان نے جو فساد کیا تہا اونکے دلمین تسلی نہ ہوئی نقل ہے والد
بزرگوار پیر تاج محمود مرحوم مغفور فقیر کاتب الحروف کی زبان مبارک سے ناناصاحب حضرت دیوان غلام رسول
صاحب نے باعث تسلی نہونے مردم برادری کے یعنے دیوان فیض اللہ صاحب کے اولاد کی اکیدن برادران
مسطور پیر غلام فرید صاحب و دیگر کو بلاکر فرمایا میری صلاح یہہ ہے کہ کوئی رشتہ ناطہ کا انکے ساتھ
کیا جائے تب تسکین دلمین انکے ہوکر سکونت پذیر ہونگے ورنہ یہہ خطرہ انکے دل سے دور نہ ہوگا
اونہون نے عرض کی جیسا حضور کی رضی ہو تب حضرت ناناصاحب نے زبان مبارک سے فرمایا میرا ارادہ
یہہ ہے کہ ایک دختر اپنی اور ایک دختر تمہاری جو ہمشیرہ زادی دیوان غلام رسول صاحب کی تہنے دو لوگ
ناطہ ہائے انکے طرف کردین تب دادا صاحب نے عرض کیا جیسے صلاح حضور کی ہو ہمکو انکار کچھ نہین لیکن

اونہون نے حضور کو ایسا تصدیعہ دیا اور آپ ایسا الطاف عوض اوسکے کرنا چاہتے ہو تب نانا صاحب نے دادا
صاحب کو فرمایا اے بہائی قول حضرت سعدی صاحب کا ہے بیت بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر
مردی احسن الی من اسا + اور قول جدپاک حضرت باباصاحب کا یہی ہے اگر کوئی راستہ مین خار ڈالی
تو عوض اوسکی پہول ڈالنے مرد کو واجب ہین اولاد اور آل اسکو کہتے ہین کہ والدین کے فرمان اور
طریقہ پر چلی کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہے حدیث مَنْ سَلَكَ عَلٰی طَرِیقَتِی فَهُوَ آلِی
یعنے جو شخص طریقہ میری پر چلی وہ آل میری سے ہے جب حضرت نے یہہ تقریر دلپذیر فرمائی دادا صاحبان
نے قبول فرماکر عرض کیا جیسا حضور کی صلاح ہو تب حضرت سرکار دیوانصاحب نے مجمع برادرین اکی دختر
نیک اختر کا ناطہ نسبت ساتھ پیر احمد یار کے کردیا چونکہ حضرت دیوان غلام رسول صاحب کے دو دختران
تہین دوسری دختر عفت پناہ حضرت ولی اشرف نشان ساتھ دادا صاحب کاتب الحروف پیر
خواجہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو ہمشیرہ زادہ دیوانصاحب تہی اوسی مجلس مین یہہ تینون ناطہ ہائے
کرکے دعا خیر فرمائی- ایسے قبایل پرورو الطاف مظہر تہے نقلہائے الطاف و انصاف حضرت کی حد سے
زیادہ ہین نقل ہے زبان مبارک والد بزرگوار فقیر کاتب الحروف تاج محمود مرحوم مغفور سے کہ طریقہ
حضور کا یہہ تہا جو نصف شب کو نانا صاحب بیدار ہو کر درگاہ باباصاحب مین جاتی اور نماز تہجد و اوراد
ادا کرتے بعد فراغ نماز فرضیہ بمقام کچہری باجتماع چند کس فضلاء و علماء تلاوت کلام الٰہی کی بہ تنقیح صحت
الفاظ و تشریح تفسیر کی فرماتے بعد تخصیص فضلاء نوافل چاشت ادا کرکے مسند پر اجلاس فرماتے
قوالان آٹھ جوڑی سرکار مین وظیفہ خوار تہی اسوقت آکر سماع جو اس خاندان عظام مین رکن اعظم
ہے شروع ہوتا بلکہ قول صوفیا کا ہے اَلسَّمَاعُ مِعْرَاجُ الْعَاشِق چنانچہ دو چار ساعت تک
سماع مین شاغل رہتے بعد اوسکے دربار عام ہو جاتا کہ تمام منشیان و متصدیان و سرداران فوج و رعایا
و اہل مقدمات و معاملات جمع ہو جاتے اور کچہری حضور مین کوئی شخص لب پیش نہین بیٹہتا تہا

برابر ایکدوسرےکے زانو بزانو نوشت ہوتی تہی اور چوبدار ہروقت دربارہ م مین کھڑے رہتے تہے
اگر کسیکا زانو ئی چپ و پیش ہوتا تو اسیوقت منع کر دیتے اور انصاف و عدالت کما حقہٗ اوس دربار
عالی مین ہوتی جو کوئی شخص ناراض و ناشکر نہ ہوتا تہا اگرچہ مدعا علیہ کو حق مدعی سے دلایا جاتا تاہم
بہی وہ راضی رہتے بعد اوسکے جب لنگر فقرا و مساکین و غربا و مساکین و غربا سب پر تقسیم ہو جاتا
اور ملازم مختار لنگر آنکو اطلاع دیتا کہ اسوقت کوئی متنفس بہو کہا نہین رہا تمام پر کہانا تقسیم ہو گیا تب
پس از ادای نماز ظہر کے ۱۲ کہانیکا یہی باعث تہا کہ کل مخلوق و مسافر دور و نزدیک سے پہلے کہا لیتے
تب کہاتے بعد کہانا کہانیکے ایک ساعت قیلولہ فرماتے اور پہر باہر دولت خانہ سے آکر بعد ادائے نماز
عصر مسجد مذکور مین گاہے دربار ہوتا اور گاہے سواری واسطے سیر و شکار کے شکارگاہ مین روانہ
ہو جاتے بوقت غروب دن تک سیر و شکار مین مشغول رہتے بعد غروب کے جنگل مین نماز ساتھ جماعت
کے شام ادا کرکے پہر سواری خاصہ پر سوار ہوتے او پیش قوالان سماع شروع کرتے اور سوار رسالہ
و پیادہ ہائے پلٹن و بازداران وغیرہ پیچہے اور شمع روشن دو نو طرف خاصہ کی ہوتی اور خاصہ ایک سواری
مثل چندول و پالکی کے ہوتا ہے نانا صاحب سواری مین خاصہ کے وظائف و شغل قلبی کی طرف مشغول کرتے
اور سماع قوالان کرتے شہر کو چلے آتے تا بدرگاہ شریف بابا صاحب تب حضرت درگاہ مین تشریف
لیجاتے اور ہم اہل بیانکو رخصت حاصل ہوتی بعد ادائے نماز عشاء و ختم ارواح بزرگان و تقسیم لنگر فقرا
دولتخانہ کو تشریف لیجاتے اس عیش و فیض رسانی کے ساتھ چوتالیس سال مسند پر جلوس فرما کر ساتھ
جاہ و جلال لشکر و سامان جنگ کے ریاست و حکومت کری جو کوئی مقابلہ نہین کر سکتا تہا اور بڑی
بڑی امیر کبیر لشکر مین تہے نقل ہے والد بزرگوار فقیر کاتب الحروف حضرت تاج محمود صاحب فرماتے
تہے کہ ہماری اٹہارہ سال کے عمر تہی جب نانا صاحب نے دار فانی سے دار باقی کو انتقال کیا مزار شریف
بالائی مزار محمد اشرف کی ہوئی بوقت اخیر خرقہ خلافت و دستار دیوان محمد یار کو عطا کیا اور وصیت

تہا یا اس زمانہ مین شروع عملداری مہاراجہ رنجیت سنگھ کی ہو گئی تہی بعد انتقال نامہ صاحب سنہ ۱۲۴۲ مین
ماموں صاحب حضرت دیوان محمد یار صاحب مسند نشین ہوئی چونکہ ماموں صاحب حضرت دیوان محمد یار
صاحب بڑے ہی عالم اور زاہد تہے ریاست سے وحشت بیدار ہو کر انتظام ملک کا حوالہ مہاراجہ رنجیت سنگھ
کے کر دیا ہر چند مہاراجہ صاحب نے واسطے حکمرانی لکہا کہ خدمت مین عرض کی ماموں صاحب نے قبول
نفرمایا آخر کار مہاراجہ نے جاگیر واسطے خرچ لنگر کے کچھ نقدی اور کچھ مواضعات معہ پاکپٹن مقرر کر دیا
جو اب تک قایم ہے اور سرکار انگریزی نے بہی اوسیطور قایم رکہی ہے اب جاگیر کچھ نواب بہاولخان کیطرف سے
نقد و مواضعات و کچھ نواب حیدرآباد دکھن کے طرف سے نقدی مقرر ہے نقل ہے جو دیوان غلام رسول
صاحب کے دو دختران جنکا ذکر کتاب مین ہو گیا ہے اور تین فرزند ارجمند تہے اول حضرت شیخ محمد صاحب
دوم حضرت دیوان محمد یار صاحب سیوم شیخ گنج بخش صاحب۔ شیخ نور محمد و شیخ قطب الدین و شیخ عبد الرحمن
بن شیخ محمد صاحب۔ شیخ نور محمد صاحب کے دو دختران تہتین ایک نانا صاحب کاتب الحروف پیر سلطان
محمود کے مرحوم مغفور کے گہر مین تہی دوسری دیوان شرف الدین صاحب کے گہر مین تہی جس ذریعہ
سے مسند و دستار دیوان محمد یار صاحب سے دیوان شرف الدین کو حاصل ہوئی جو وہ بی بی صاحبہ نواسے
دیوان محمد یار صاحب کے تہی اسیواسطے ولیعہد اپنا بنایا اور دیوان شرف الدین صاحب دیوان الہ جوایا
صاحب بن شیخ قطب الدین صاحبزادہ محمد اکبر مرحوم مغفور بن دیوان الہ جوایا صاحب شیخ فتح محمد
و امیر محمد بن شیخ عبد الرحمان مذکور۔ شیخ غلام محی الدین بن شیخ احمد بخش بن پیر گنج بخش بن دیوان
غلام رسول صاحب۔ شیخ خدا بخش برادر خورد دیوان غلام رسول صاحب کے دو بیٹے شیخ محمد فضیل و شیخ
محمد خیر۔ شیخ ہدایت محمد و نتہو پیر بن محمد فضیل تہے فتح محمد بن ہدایت محمد سید محمد بن شیخ محمد پیر
توشی محمد مرحوم مغفور و پیر الہ جوایا و پیر الہ وسایا مشہور شیر محمد بن محمد خیر مسطور ذکر حضرت مخدوم
عین الدین کی اولاد کا ہو چکا ہے تمام صاحب پاکپٹن مین موجود ہین۔ باقی سوین صاحب سجادہ

حضرت دیوان محمد یار صاحب بن دیوان غلام رسول صاحب مسند پر اٹھارہ سال قایم رہے صاحب علم و علم کمال تھے اور صفات حمیدہ انکے اتبک مشہور و معروف ہین باوجود ترک کرنے ریاست و حکومت کی ساتھ خلق کے ایسی حکومت کری کہ حکام لوگ بھی بدون حکم حضرت انکے کوئی کام نہ کر سکتے تھے اور تمام ہندو و مسلمان زیر حکم تھے نقل ہے والد بزرگوار فقیر کاتب الحروف پیر تاج محمود صاحب فرماتے تھے کہ ایام عرس میلہ بابا صاحب مین طبع مبارک ماموں صاحب دیوان محمد یار کسلمند ہوئی چنانچہ بیہوش پڑے رہا کرتے تھے وقت رسوم ختم یا سماع کے خود بخود بیدار ہو کر وضو کر کے لباس ملبس فرما کر درگاہ شریف مین آنکر رسوم ادا کرتے اور پھر جب دولتخانہ مین تشریف لیجاتی پھر وہی حال ہو جاتا اور خواب مین ہو جاتی والد بزرگوار صاحب فرماتے تھے ایکروز ہم ساتھ ماموں صاحب کے درگاہ بابا صاحب مین پہونچی ایک فقیر صاحب حال نے ماموں صاحب کے طرف دیکھکر فرمایا سبحان اللہ یہہ شان بابا فرید صاحب کا ہے کہ مردہ سے خدمات و رسومات میلہ اپنے کی ادا کراتے ہین چنانچہ یہی بات ثابت ہوئی کہ بعد اختتام عرس دو اعلی ہفتم تاریخ شب ہشتم محرم کے حضرت ماموں صاحب کا وصال ۱۲۴۲ھ مین ہوا مزار شریف متصل والد بزرگوار کے ہوئی بوقت اخیر خرقہ خلافت و دستار دیوان شرف الدین صاحب کو عطا کی لاولد تھے نرینہ اولاد نہ تھی ایک دختر تھی جو شیخ نور محمد کے گھر مین تھی تینتیسوین صاحب سجادہ حضرت دیوان شرف الدین صاحب اٹھاران سال بڑے آرام و خوشی سے سجادگی کری اور سخاوت مین حاتم دوران تھے بوقت اخیر خرقہ خلافت و دستار برادر خورد اپنے دیوان اللہ جوایا صاحب کو عطا کی آپ لاولد تھے مزار بالا مزار دیوان محمد یار صاحب کی ہوئی بتاریخ ۱۹ ماہ رمضان ۱۲۶۰ھ مین وصال پایا چونتیسوین صاحب سجادہ حضرت دیوان مخدوم پیر اللہ جوایا صاحب جو ۱۲۶۰ہجری مین مسند بابا صاحب پر جلوس فرما ہوئے اور اتبک قایم ہین خداتعالے تا زمان قیام قایم رکھی بڑے فیاض اور صاحب عبادت و سخاوت ہین کہ مساکین و مسافرون کو صدہا اسپ معہ پوشاک و خرچ راہ کے دیتے ہین اور

روز ہائے وفات بزرگان سلف پر صدہا روپیہ کا طعام و پارچات مساکین کو تقسیم کر دیتے ہیں ذکر
در بیان اولاد حضرت مخدوم خواجہ محمد حسین صاحب جو چودھویں بیٹے دیوان تاج الدین محمود صاحب
مسطور کے تھے - والد بزرگوار و دادا صاحب فقیر کاتب الحروف پیر تاج محمود و پیر سلطان محمود بن حضرت
خواجہ بخش بن شیخ غلام فرید بن خواجہ نور محمد بن خواجہ عبد الرحمان بن خواجہ عنایت اللہ بن مخدوم خواجہ
محمد حسین بن حضرت دیوان تاج الدین محمود مسطور - فقیر حقیر خاکپائی درویشان اہل تصوف کاتب الحروف
این کتاب بندہ محمد حسین و پیر نظام الدین برادر خورد حقیقی بن حضرت پیر تاج محمود مسطور عنایت جناب الہی
و طفیل ارواح پاک بزرگان کے برخوردار رحمت علی و مظہر فرید بن بندہ کاتب الحروف محمد حسین و برخوردار
امام علی و سردار علی بن پیر نظام الدین سلمہ اللہ تعالیٰ اکبر علی و امیر علی و محمد علی بن شیخ بشیر محمد - بشیر محمد و شیخ محمد
بن پیر غلام مصطفیٰ بن خواجہ محمد چراغ شاہ بن خواجہ نور محمد مسطور پیشتر معلوم شیخ فیض بخش مرحوم مغفور بن
شیخ محمد بخش بن خواجہ روشن شاہ بن خواجہ نور محمد مسطور پیشتر معلوم - ذکر اولاد حضرت محمد حسین بن دیوان
تاج الدین صاحب کی اولاد کا ہو چکا یہ تمام صاحبان پاکپتن شریف میں ساکن متصل درگاہ شریف کے
ہیں ذکر در بیان اولاد خواجہ عبد اللہ ہشتم فرزند حضرت دیوان تاج الدین محمود صاحب عبد الصمد و
شیخ فضل الدین و صدر الدین بن شیخ غلام محمد و عبد الرحمن بن شیخ نور الدین بن قمر الدین - غلام محمد
قمر الدین مسطور بن شیخ عباد اللہ بن شیخ منور شاہ بن غلام فرید بن خواجہ فتح محمد بن مخدوم موسیٰ بن
غلام فرید بن خواجہ عبد اللہ بن دیوان تاج الدین مسطور پیشتر مرقوم یہ تمام صاحب پاکپتن میں موجود
و ساکن ہیں قمر الدین بن نبی بخش اکبر علی بن نور پیارا بن فتح محمد مسطور پیشتر مرقوم یہ موضع گوردو کے
ضلع فیروزپور میں ساکن ہیں ذکر در بیان اولا خواجہ احمد قتال بن دیوان تاج الدین صاحب - غلام محمد
و خوشی محمد و اللہ وسایا بن احمد پیر بن محمد انور شاہ بن محمد روشن شاہ بن محمد دائم بن شیخ محمد مراد
بن خواجہ محمد بن مظفر علی بن خواجہ احمد قتال بن دیوان تاج الدین محمود مسطور یہ صاحب موضع حویلی

ضلع فیروزپور قریب جلال کے ساکن ہیں۔ پیر بخش و فرید بخش و کالا پیر و محمد پناہ بن خواجہ بخش بن
محمد عادل بن شیخ رحمت اللہ بن شیخ کرم اللہ بن شیخ محمد مراد شجرہ مرقوم ہے نظام الدین بن شیخ
غلام محمد و اللہ جوایا و شیخ فتح محمد بن شیخ فیض بخش بن محمد پناہ مسطور خیر دین و لکھن پیر بن فقیر محمد
بن شیخ قادر بخش بن عنایت اللہ بن امام اللہ بن کرم اللہ مسطور شجرہ مرقوم ہے غلام علی بن ہما پیر بن شیخ
اللہ بخش مسطور حکیم و مستقیم و پیر اللہ جوایا بن نبی بخش بن شیر شاہ بن شیخ دھولا بن شیخ سیف اللہ
بن شیخ امان اللہ مسطور شجرہ مرقوم احمد بن اللہ جوایا فتح دریا بن حکیم یہ تمام ضلع فیروزپور متصل جلال آباد
موضع چشتی میں ساکن ہیں ذکر در بیان اولاد شاہ امان اللہ بن دیوان تاج الدین صاحب شیخ
نبی بخش و الٰہی بخش و خواجہ بخش بن شیخ محمد بن شیخ قاسم بن خواجہ الٰہی بخش بن مخدوم اللہ داد بن
شیخ جلو بن انور محمد شاہ بن شاہ امان اللہ بن دیوان تاج الدین محمود صاحب سوختن دین بن غلام قادر
بن شیخ ارم بن پیر غلام غوث مشہور لولا پیر بن شیخ قاسم مسطور شجرہ مرقوم یہ اصف والہ میں ساکن
ہیں ذکر در بیان شیخ حسن محمد شاہ کی اولاد کا پیر شمس الدین و پیر غلام محی الدین و شیخ نور الدین
و شیخ فتح الدین و شیخ نظام الدین و شیخ قمر الدین بن مخدوم شیخ فرید بخش بن خیر الدین شاہ بن منور شاہ
بن شیخ قطب الدین بن شیخ مقیم بن شیخ جمال بن حسن شاہ بن دیوان تاج الدین صاحب مسطور
شیخ جمال الدین و احمد یار بن شمس الدین سکنہ موضع اصف والہ شیخ الہ دین و شیخ جلال الدین و چراغ دین
بن شیخ غلام محی الدین مسطور یہ ریاست کپور تھلہ تحصیل سلطانپور موضع ٹھکر کور امین ساکن ہیں
شیخ محمد و فتو پیر و ابراہیم بن نور الدین مسطور شیخ محمد حسین و محمد حسن و شاہ دین بن شیخ نظام الدین
مسطور شہاب الدین و غلام محمد و خوشی محمد بن فتح الدین مسطور احمد الدین و اللہ جوایا بن پیر قمر الدین
یہ تمام ضلع فیروزپور قریب جلال آباد موضع سکھر امین ساکن ہیں اللہ جوایا و فتح محمد بن پیر عمر الدین
بن شاہ پیر فتو بن شیخ محمد پناہ بن منور شاہ مسطور شجرہ مرقوم یہ موضع چشتی ضلع فیروزپور قریب جلال آباد

ہین ۔ ساکن ہین محمد دین دسردار دین بن بوش دین رنرو جدین بن شیخ قطب پیر بن شیخ نبی بخش بن منور شاہ مشتیر مرقوم ہیہ ضلع منٹگمری تحصیل دیپالپور موضع قتنیانہ مین ساکن ہے ذکر تمام اولاد حضرت دیوان تاج الدین محمود صاحب کا ہو چکا جو شہر پاکپٹن مین اور بیرونجات مین ہین ۔ اب ذکر اولاد دیوان احمد شاہ صاحب جو ہشتم سجادہ نشین بعد بابا صاحب کے ہوئے ہین ۔ شیخ جلال الدین و پیر شام الدین و پیر الٰہی بخش جو حقیقی ماموں صاحب بندہ کاتب الحروف کے تہے بن حضرت پیر مخدوم شیخ بدر الدین بن حضرت شاہ غلام فرید صاحب جنکو اب تک کنارہ دریا پیر لنگوٹے والا پیر کہتے ہین اور قوم ولو دہار جو مرید طالب ہین قسم انکی نام کی اوٹہاتے ہین فقیر کامل تہے جو کشف کرامات انکی بہت ہین پیر غلام فرید بن شیخ شمس الدین بن نور محمد بن یار محمد بن شیخ غلام محمد بن شیخ الہ دین بن شیخ جمال عرف مہون بن شیخ برہان الدین بن دیوان پیر احمد شاہ مسطور مشتیر مرقوم پیر الہ جوایا و پیر بخش بن پیر شام الدین مسطور حیات محمد و فتح محمد و اکبر علی بن پیر اکہ جوایا موضع اصعف والہ جو ملکیہ موروثیہ انکا ہے علاقہ بنگلہ فاضلکا مین ساکن ہین ۔ مکی الدین و شیخ قطب الدین و مستقیم و رکن الدین بن پیر شیخ محمد بن شیخ شمس الدین بن نور محمد مسطور مشتیر مرقوم ہیہ تمام علاقہ بنگلہ مین فاضلکا موضع محمد کے درانہ مین بستے ہین ۔ شیخ مسلم و شیخ غلام فرید بن شیخ حیات بن شیخ فتحدین بن شیخ باقر بن شیخ افضل بن شیخ لطیف بن شیخ رشید بن شیخ کمال بن شیخ برہان الدین بن دیوان احمد شاہ سجادہ نشین مسطور مشتیر مرقوم ہیر محمود دین شیخ کریم بخش بن شیخ شرف الدین بن شیخ مسلم بن شیخ حیات مسطور مشتیر مرقوم محمد بخش بن پیر امام بخش بن پیر قادر بخش بن شیخ غلام فرید بن شیخ حیات مذکور مشتیر مرقوم ہیہ تمام ضلع فیروزپور قریب جلال آباد موضع الکہی کے مین ساکن ہین ۔ ذکر اولاد سجادہ نشینان بابا صاحب کا ہوچکا جو پاکپٹن شریف

مین اور گرد نواح ساکن ہین و بندہ کاتب الحروف کو شجرہ نسب جنکا حاصل ہوا اسکے سوا انکے اور بھی بہت لوگون علاقہ ال
وحضرت بابا فرید صاحب کے فرزندان دیگر کے اولاد ملکہا دہین ساکن ہین حضرت جناب بابا فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ کے
جناب شیخ بدرالدین صاحب سجادہ اول اونکے حضرت شیخ مودود انکے شیخ سعد اللہ شیخ عبداللہ شیخ محمد شیخ موسی کو تین
فرزند شیخ معروف دوم شیخ سبحان اولاد در پورب سیوم شیخ جمال اولاد در پورب شیخ معروف کو ایک فرزند کریم الدین
متوکل انکو تین فرزند شیخ محمد شاہ عبدالحق دوم شیخ محمد رفیع الدین انکو ایک فرزند شیخ غلام غوث انکو ایک فرزند شیخ غلام
جیلانی انکو ایک فرزند شیخ غلام محی الدین انکو ایک فرزند شیخ معین الدین انکو ایک فرزند شیخ حیات اللہ انکو دو پسر شیخ
عظمت اللہ اور محمد وارث محمد شاہ عبدالحق کو ایک پسر شیخ محمد دانشمند انکو ایک پسر شیخ محمد احمد انکو ایک پسر شیخ محمد داؤد
انکو ایک پسر مولوی جلال الدین جو عہد زمانہ اکبر بادشاہ مین پاکپٹن شریف سے رونق افزا لاہور کے ہوئے اور بیعت اور نعمت باطنی بر
انہی دیوان حضرت ابراہیم صاحب سجادہ بدین حاصل تھی القصہ لاہور مین اکبر بادشاہ بزرگی اور علم انکی پر مفتون ہو کر دہلی شہ
کو ساتھ لیگئے اور مقام شکوہ آباد مین محلہ رکن پور مین قیام پذیر ہوئے اور واسطے خرچ اخراجات کے مقام مذکورہ متعلق کر دیا چنانچہ
معہ اولاد اسیجگہ سکونت پذیر رہے مولانا جلال الدین صاحب کو ایک فرزند مولوی محمد فیروز شاہ انکو دو فرزند شیخ محمد بہاء الدین
وشیخ دانیال انکو ایک فرزند شیخ جلال الدین انکو شیخ بدیع الدین انکو شیخ شیر زمان انکو دیوان شیخ محمد بہاء الدین انکو ایک فرزند
ارجمند نواب مستطاب شیخ محمد ابوالخیر خان بہادر جو ساتھ نظام الملک صوبہ دکن بوقت سلطنت دہلی متقرر ہوکر ملک دکن مین
آگئے تھے اور خطاب نوابی کا ابوالبرکات خان ضیا جنگ کو حاصل ہوا اور اُس زمانہ سے ریاست خاندانی جاری رہی شیخ محمد ابوالخیر خان بہادر امام
جنگ کو ایک پسر شیخ امجد خان بہادر انکو ایک پسر شیخ رحیم الدین خان بہادر المخاطب مجد الملک انکو چہار پسر رحیم الدین خان بہادر سیف جنگ
وامام الدین خان بہادر واختیار الدین خان بہادر وظہور الدین خان بہادر ابوالخیر خان کو دو پسر اول ابوالبرکات خان لاولد دوم
ابوالفتح خان تیغ جنگ شمس الدولہ شمس الملک شمس الامراء انکو ایک پسر محمد فخر الدین خان بہادر عرف ابوالخیر خان تیغ جنگ شمس الدولہ
شمس الملک شمس الامراء امیر کبیر انکو پنج پسر اول فرید الدین خان بہادر دوم بدر الدین خان بہادر سیوم رفیع الدین خان المخاطب ابوالخیر خان نامور جنگ شمس الد
شمس الملک شمس الامراء امیر کبیر چہارم سلطان الدین خان بہادر انکو دو فرزند اول بہکیا ری میان دوم شاہ صاحب نجم رشید الدین خان عرف

بہادر جنگ شمس الدولہ شمس الملک شمس الامرا امیر کبیر انکو دو فرزند اول محمد محی الدین خان عرف ابو الخیر تیغ جنگ بہادر دوم جنگ
شمس الدولہ شمس الملک شمس الامراء امیر کبیر خورشید جاہ بہادر انکو دو پسر اول امام جنگ محمد فیض الدین خان دوم ظفر جنگ
محمد حفیظ الدین خان دوم فرزند محمد رشید الدین خان سوم محمد فضل الدین خان سکندر جنگ اقبال الدولہ وقار الامراء انکو ایک پسر مختار الدین خان
از بطن بادشاہ زادی ہے مادر اول محمد فخر الدین خان یک مادری از صبیہ نظام الدولہ دوم فرید الدین خان فصیح الدین خان و سلطان الدین خان در
اولاد محمد رشید الدین خان یک مادری از صبیہ سکندر جاہ نظام سیوم محمد محی الدین خان محمد فضل الدین خان در اولاد محمد محی الدین خان عن حفیظ الدین
خان از بطن صبیہ نظام پنجم افضل الدولہ در اولاد محمد فضل الدین خان عن مختار الدین خان۔ انشاء اللہ العزیز زادہ فقیر کا ہر اگر شجرہ بھی
تمام کے حاصل ہوئے ہو تو ایک کتاب جدا طیار کی جاویگی اور خاندان حضرت بابا فرید صاحب کی اولاد بعض لوگ پنج کس قوم کے مرد ہین جو وقت بابا صاحب
سے متصل رہے ہین۔ اول شہور چراغیان جو اولاد سلطان شہاب الدین غوری سے ہین دوم خان دربان جو قوم سوہری راجپوت سے ہین سیوم جاروب
جو قوم دہسدی سے ہین یہہ لوگ درگاہ شریف مین خدمت کرتے ہین۔ اور چہارم قوال جو سوت سے ہین سماع کرتے ہین پنجم حجام مشہور
یہی اولاد کیکھو حجام سے جو پہلی خدمت بابا صاحب مین ہی اور دیگر قومہا مثل نقارچیان وغیرہ بعہد سجادہ نشینان وقتاً فوقتاً مقرر ہوئی ہین

باب دوازدہم دربیان مسائل تلقین مبتدیان و بیان فوائد خدمت و تعظیم و اولاد صاحب

ای عزیز اول مبتدی کو لازم کہ ظاہر حال اپنا ساتھ احکام شریعت کے آراستہ کرے بیعت خلاف پیغمبر کسے رہ گزید + کہ ہرگز بمنزل
نخواہد رسید۔ اور باطن مین شغل باطنی شروع کرے تب مطلب کو حاصل کریگا چنانچہ پہلی بیعت شیخ کامل کی لازم ہے جیسا
جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین۔ حدیث شریفہ۔ مَن عَرَفَ الشَّرِیعَۃَ وَالحَقِیقَۃَ بِلا اِمَامٍ فَقَد
کَفَرَ۔ جو کہ پہچانے شریعت اور حقیقت کو بغیر امام یعنی پیشوا کے پس تحقیق کفر مین داخل ہوگا حدیث شریفہ۔ مَن لا شَیخَ لَہُ
فَشَیخُہُ الشَّیطَانُ۔ یعنی جسکا پیشوا نہین اوسکا پیشوا شیطان ہے۔ حدیث شریفہ مَا لا شَیخَ لَہُ لا دِینَ
لَہُ لا عِرفَانَ لَہُ لا اُنسَ لَہُ۔ یعنی جسکا پیر نہین اُسکا دین نہین جسکا دین نہین اُسکو عرفان نہین اور نہین اُسکو دوستی یاری
ذہن والا جب تہہ پیر بیعت حاصل ہوئے تب جاتو یداللہ فوق ایدیہم کا بوقت ساتھ شجرہ پیران عظام کی ملجاتا ہی بعد اُسکے چند عرصہ خلوت کے ساتھ
تصور اسم ذات یعنی اسم اللہ کا یا خاص شکل پیر کا یہ دو تصور ہے جسکا اسکے دل مین عشق پیدا ہوا اُسکو سا اعتقاد خالص کے

قایم کرنیکا ہی تب فکر پاس انفاس و نفی اثبات کا جلے شروع کرے کہ ذکر زبان سے قلب بھی جاری ہو کر خفی پیدا ہوتا ہے حدیث شریف
من یبتغ او منی بتمام النعمۃ فلیکثر افضل الذکر لا الہ الا اللہ یعنی جو شخص طلب کرے ذات حق سبحانہ
کو سا تہہ تمام نعمت کے پس فکر کرے اور افضل تمام ذکروں کا ذکر لا الہ الا اللہ کا ہے۔ قولہ تعالی الرحمن علی العرش استوی
یعنی اللہ تعالی سا قدرتکے عرش پر قرار کرنیوالا ہے صوفیا عظام نے مراد عرش سے دل مومن کی قرار دی ہے جیسا حدیث شریف
قلب المومن عرش اللہ تعالی یعنی دل مومن کا عرش اللہ تعالی کا ہے حدیث شریفہ قلب المومن اکبر من العرش
واوسع من الکرسی یعنی دل مومن کا بلند ہے عرش سے اور فراخ ہے کرسی سے حدیث قدسی لا یستغنی فی الارض
ولا فی السماء ولکن یستغنی فی قلب عبد المومن خدا پاک فرماتے ہین نہین سمائی ہوتی میری آسمان اور زمین
مین مگر سمائی ہوتی ہے میری دل بندہ مومن مین حدیث شریف الصلوۃ معراج المومن وبعد الصلوۃ تلاوۃ
القرآن یعنی نماز معراج مومن کا ہے اور بعد نماز کی تلاوت قرآن کی حدیث شریفہ ان فی الجسد ادم مضغۃ وفی المضغۃ
فواد وفی الفواد قلب وفی القلب سر وفی السر روح وفی الروح خفی وفی الخفی انا من احب شیئا اکثر
ذکرہ تحقیق بیچ وجود آدمی کی مضغہ ہے اور بیچ مضغہ کی فواد ہے اور بیچ فواد کی قلب اور بیچ قلب کے سر ہے اور بیچ سر کے
خفی اور بیچ خفی کی روح اور بیچ روح کی مین ہون جس چیز کی دوستی کرے کثرت فکر اسکی کرے **بیت** کعبہ بنیاد خلیل آزرست
دل گذرگاہ جلیل اکبرست پس معلوم کرنا چاہیے کہ اتنی تعریف حدیثات و آیات مین دل کی وارد ہے لیکن یہہ دل نہین جو عوام کا
گوشت و خون سے بہرا ہوتا ہے دل سلیم جو خواص خدا تعالی کا ہے وہ عرش اللہ تعالی کا ہے۔ العزیز اللہ تعالی فرماتے ہین یوم لا ینفع
مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم یعنی روز جزا کی نہ مال فایدہ کریگا نہ اولاد مگر دل سلیم جاننا چاہیے کہ
جب قلب سلیم کے سوائے اور کوئی چیز کام آویگی تو اسکو بنانا لازم ہے اور قلب سلیم وہی ہوگا جو ما سوا اللہ سے پاک ہوگا اور
رسول پاک فرماتے ہین ان اللہ لا ینظر الی صورکم واعمالکم ولکن ینظر فی قلوبکم ونیاتکم تحقیق اللہ تعالی
نہین دیکہتا طرف شکل و عمل تمہارے کی اور اللہ تعالی دیکہتا ہے طرف بیچ نیت و دل تمہارے کی جب دیکہنا حق سبحانہ کا بیچ دل کی ثابت
ہوا پس اسکو صفا کرنا واجب ہے جبتک خواہشہائے نفسانی و خیالات ما سوا مین بہنسا ہوا ہے قلب سلیم نہین حاصل ہوتا پس طالب صادق کو لازم ہے

النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ تحقیق خناس دل آدمیونکی مین وسوسہ ڈالنے والا ہی دوسری
جگہہ فرمایا اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ یعنے پکڑا ہے لوگون نے خواہشہائی اپنی کو اللہ
جبتک خواہشہائی کو دور نہین کرتا وصول محال جیسا کسینے مصرعہ کہا ع یکقدم بر نفس خود
نہ دیگرے در کوی دوست ہا العزیز اس راستہ مین کار مشکل بھی بہت ہین اور آسان بھی
بہت ہے۔ جیسا حضرت بہلی شاہ صاحب قصوریئے فرمایا ہے۔ اللہ دا کی پاونا ایتھون پٹنیا
ایتھے لاونا۔ خواہشہائی نفسانی کو بند کرنا اور ذات حقتعالی کو قایم کرنا یہی مطلب ہے جیسا
کسینے کہا دست بکار دل بیار حدیث شریفہ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَهُوَ صَنَمُكَ وَشَيْطَانُكَ
جو شغل یا دہم غافل کرے اللہ تعالی سے پس وہی بت اور شیطان ہے اسمین فکر و شغل
ہرحال کافی ہے حدیث شریف اَلتَّفَكُّرُ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَبْعِيْنَ سَنَةً
فکر ساعت کا افضل ہے عبادت ہفتاد سال سے حدیث شریفہ لَيْسَ لِلْمَاضِيْنَ هَمُّ الْمَوْتِ
وَاِنَّمَا حَسْرَةُ الْفَوْتِ نہوگا اوپر مرگیونکے غم موت کا لیکن افسوس وقت ضایع گذریگا
تمام پر ہوگا۔ جیسا مولانا روم صاحب مثنوی شریف مین اس حدیث شریفہ کی تشریح فرماتے
ہین مثنوی نیستش درد و دریغ و غبن موت + بلکہ ہستش صد دریغ از بہر فوت + لیس للماضین
ہم الموت گفت + لیک شان با حسرت فوتند جفت + کہ چرا قبلہ نکردم مرگ را + مخزن ہر دولت
ہر برگ را + قبلہ کردم من ہمہ عمر از حول + آنخیالاتی کہ گم شد در اجل + حسرت آن مردگان از
موت نیست + زانست کاندر نقشہا کردیم ایست + ماست فرمود آن سپہدار البشر + کہ ہر انکو کرد
از دنیا گذر + چون بردن رفت ایخیالات از میان + گشت نامعقول او بروا عیان +
بر کراست از ہوسہا جان پاک + زود بیند حضرت ایوان پاک + چون محمد پاک شد از نار دود +
بر کجا رو کرد وجہ اللہ بود + چون رفیقی وسوسہ بدخواہ را + کے بہ بینی ثم وجہ اللہ را +

ہر کرا باشد ز سینہ رو باب + او ز ہر ذرہ بہ بیند آفتاب + حق پدیدست از میان دیگران + ہمچو ماہ اندر میان اختران + در بشر رو پوش گشتہ آفتاب + فہم کن واللہ اعلم بالصواب + دو سر انگشت بر دو چشم نِہ، ہیچ بینی از جہان انصاف دہ + در نہ بینی ایں جہان معدوم نیست + عیب جز انگشت نفس شوم نیست + تو ز چشم انگشت را بردار ہین + وانگہانی ہر چہ میخواہی بہ بین + آدمی دیدست باقی پوستست + دید آنست آنکہ دید دوستست + العزیز یہ عالم دنیا کا بہر حال آدمی کا لازم ہے کہ یہ نفس شمار کے جو قالب میں رکھے گئے ہیں شمار کے ساتھ ادا کرے کہ کوئی دم خالی یاد الٰہی سے ہونے دے جیسا حضرت باصاحب نے زبان ہندی میں فرمایا ہے دوہرہ

زیدا یہ دم گئے رہی باوری جاگن کے کرچوپ + یہ دم ہیری لعل ہے گن گن سونپ ہو تو پیا

خداتعالیٰ میں فرماتے ہیں یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ حدیث شریفہ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ یعنی جو کوئی خواہش کرتا ہے لقاء اللہ تعالیٰ کی پس خواہش کرتا ہے اللہ تعالیٰ لقا اوسکی فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ یعنے ذکر کرو میرا ذکر تمہارا کروں ایسا الطاف خداوند کریم نے اس انسان پر کیا ہے کہ الانسان سرّی و انا سرّہٗ فرمایا کہ انسان بہید میرا اور میں بہید انسان کا ہوں وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ جو بزرگی تھی بیٹے آدم کو دی اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيفَةً یعنے درجہ خلافت کا کسی پیدایش کو نہیں عطا کیا انسان کو عطا کیا اور امانت کا بوجھ کے واسطے آسمان و زمین و پہاڑ تمام پیدایش کو اوٹہانیکے واسطے حکم ہوا تمام نے بسبب خوف کے انکار کیا تب فضل و کرم اپنے سے انسان کے نصیب کیا سورۃ احزاب میں اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ الی اخرہ ایت العزیز قالب انسان کا جسجگہ ہو پہنچا ہے فرشتہ مقرب بھی اوسجگہ نہیں ہوپہنچا جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ جبرئیل علیہ السلام خاطر شکستہ ہوا حضرت نے فرمایا خاطر جمع رکھ دو لا نبی مرسل اگر انسان

کامل ہو تو فرشتہ سے بھی قدر بلند ہی نہین تو حیوانون سے بھی بدتر ہے کیونکہ حیوانونکو روزحشر کے پرسش نہوگی حدیث شریفہ ہے الدنیا مزرعۃ الاخرۃ یعنے دنیا زراعت آخرت کی ہے قرآن شریف مین نازل ہے مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا جو شخص دنیا مین اندھا ہوگا آخرت مین بھی اندھا ہوگا جو بینائی عرفان ولقاء الٰہی سے وگمراہ ہوا۔ راہ سے۔ حدیث مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔ آیت اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ الدنعالی ویگا مومنین کو نفس اور مال کے عوض بہشت اور حدیث شریفہ الدنیا ساعۃ فاجعلها فيها طاعۃ لیس فیہا راحۃ دنیا ایک ساعت ہے پس اسمین طاعت کرنے واجب ہے نہین اسمین کوئی راحت حدیث شریف قولہ تعالیٰ من اراد الدنیا فلہ الدنیا ومن اراد العقبٰی فلہ العقبٰی ومن اراد المولٰی فلہ المولٰی جو شخص خواہش دنیا کی کرے اوسکو دنیا حاصل ہوتی ہے اور جو عقبٰی طلب کرے عقبٰی اور جو شخص خاص ذات اللہ تعالیٰ کی طلب کرے ذات حق حاصل ہوتی ہے حدیث طَالِبُ الدُّنْيَا مُخَنَّثٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰى مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰى مُذَكَّرٌ۔ طالب دنیا کا مخنث ہے طالب عقبٰی کا عورت ہے طالب مولا کا مرد ہے پس طالب صادق کولازم کہ رجال طلب مولی مین جان مال اپنا نثار کرے کار دنیا کا بدون سعی کے حاصل نہین ہوتا کار عقبٰی کا بدون سعی کمال کے کسطرح حاصل ہوتا ہے صحبت اہل اللہ کے اگر حاصل ہو تو ہزار عبادت سے افضل ہے کیونکہ اَلصُّحْبَةُ تَاثِّرٌ حدیثمین اہی مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّجْلِسَ مَعَ اللّٰهِ فَلْيَجْلِسْ مَعَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ جو شخص ارادہ کرے صحبت اللہ تعالیٰ کا پس بیٹھے صحبت صاحب تصوف مین مولانا روم صاحب مثنوی شریفمین فرماتے ہین بیت

یک زمانہ صحبت با اولیا + بہتر از صد سالہ طاعت بیریا + گر ہمی خواہی کہ باشی با خدا +

ہو اوران کی صحبت رکھتی ہو

ہمنشینی با حضور اولیا + از حضور اولیا چون تجلی + وانکہ خود را از خدائی تجلی + اولیا اطفال
حق اند ای پسر + جملہ ظاہر باطن اند و باخبر + اولیا اللہ اللہ اولیا، ہیچ فرقی درمیان ہر دو را +
اولیا را ہست قدرت از الہ + تیر جستہ باز گرداند ز راہ + العزیز السنان کو تاثیر گوش کے راستہ سے
حاصل ہوتی ہے جیسے کان مین نصیحت پڑتی ہی دل قبول کر لیتا ہے بیت صحبت صالح
ترا صالح کند + صحبت طالح ترا طالح کند + اگر صحبت زندہ اولیاء اللہ کی میسر نہو تو مطالعہ
کتاب سے شغل کرے یا ارواحہائے اولیاء اللہ سے فیض حاصل کرے اگر اس زمانہ مین فیض
باطنی ارواحہائے سے جاری ہے اور اگر اس شوق مین بھی قالب فانی ہوا تو درجہ شہادتکا
حاصل ہوگا اور جنگ عظیم بھی ہے جو نفس کے ساتھ جنگ کرنا حدیث رجعنا من الجہاد الاصغر
الی الجہاد الاکبر رجوع کرو جنگ خورد سے طرف جنگ بزرگ کی روم صاحب فرماتے ہین
گر بجر خونریزی گشتی شہید + کافر کشتہ شدی ہم بوسعید + حدیث مَنْ عَشِقَ وَکَتَمَ وَعَفَّ
فَاِنْ مَاتَ مَاتَ شَہِیدًا جسنے عشق ذات کا پکڑا اور مرا پس شہید ہوا حدیث شریف
جُعِلَتِ الْمَوْتُ جِسْرٌ یُوصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ کہ موت پلمین ملا دیتی ہے دوست کو دوست سے
نقل ہے زبانی مولویصاحب سردار شاہ جو ہر شب جمعرات مزار بابا فرید صاحب پر گذارتے
ہین ایکدن اوایل حال میرے دلمین خیال گذرا کہ بفاصلہ دس کوس سے خدمت حضور مین آیا ہون
شاید میرا آنا حضرتکو منظور ہی یا نہین جسوقت سامنے مزار مبارک کے مراقبہ کیا اس بیت کا روح
پر فتوح بابا صاحب کی طرف سے مجھکو الہام ہوا۔ بیت مرا زندہ پندار چون خویشتن + من آیم بجان
گر تو آئی بتن + العزیز زندگی اولیا کرام کی ساتھ آیات حدیث کے ثابت ہے لیکن تصفیہ دل کے
ساتھ سامنے جانے سے معلوم ہوتا ہے حدیث مرغوب القلوب ہے اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ
وَلٰکِنْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ دوست اللہ کے زندہ ہین موت اونکی عوام جیسی نہین

بلکہ ایسا ہی کہ نقل کرتے ہین ایک گھر سے دوسرے گھر کو اور بندہ کاتب الحروف کو بھی جو فیض ونلقین حاصل ہوئی ہے ارواح پاک حضرت بابا فرید گنجشکر صاحب سے ہی حضرت باباصاحب سے رویت مظہر سجادہ نشین صاحب کے مین ہوتی ہے اور فقیر کاتب الحروف کو اصلیہ شکل حضور سے بھی ایکبار رویت حاصل ہوئی ہے **بیان** مقامات فقیر کے تین قسم پہ ہے۔ فنا فی الافعال وفنا فی الصفات وفنا فی الذات - فنا فی الافعال عبارت ہی - بابر آنا سالک کا اختیار اور جمیع عالم سے یعنی جو کچھ حرکات و سکنات و افعال و اقوال پہلے اپنے اور دوسرے کے نسبت جانتا تھا تمام ساتھ حق سبحانہٗ کے نسبت کرے جیساکہ حرکت کلید کے ہاتھ سے اور حرکت مردہ کے غسال سے کہ شرک و کفر نزدیک طائفہ صوفیا عظام کے یہی ہے کہ غیر کی نسبت کرنی درجہ دوم فنا فی الصفات عبارت ہے جاننا سالک کا تمام اوصاف اپنے اور تمام موجودات کے صفات حق کہ علم وارادات ومشیت وقدرت جیسا پہلے اپنے اور دوسرونکو جانتا تھا تمام ساتھ حق کے نسبت کرے **نقل ہے** جب سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ وار البقا کو رحلت فرما ہوئے روح پاک حضرت کو خطاب ذات کبریا سے ہوا ای بایزید درگاہ ہمارے مین کیا لائے ہو حضرت نے عرض کی توحید - فرمان درگاہ سے ہوا فلان شب جو شیر پیا تھا اور درد شکم ہوا کسیپنے پوچھا شکم کسواسطے درد کرتا ہے تمنے کہا دودہ پیا تھا اسکواسطے درد ہوتا ہے اسوقت توحید کہاں تھی کہ شیر کو نسبت کری **بیت** نکو گوئی نکو گفت با الذات کہ التوحید اسقاط الاضافات + سبحان اللہ سلطان العارفین جیسے سو الکمرتبہ نسبت غیر کے سے توحید مین اعتراض ہوا ہملوگ کا کیا حال ہوگا کہ ذرات اسی بلا مین مبتلا ہین حق تعالی فرماتے ہین وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ اکثر مردم ایمان لائی اور مشرکا مین داخل ہین **بیت** تا رہبر تست عادت خویش + مردود ومنافقی در کیش + سوم درجہ فنا فی الذات

عبارت ہے دیکھنا اور جاننا سالک کا ذات اپنے اور تمام موجودات کی کو حق کہ حضرت حق سبحانہ
مرتبہ اطلاق سے تنزل فرماکر ان صور ہا و اشکال مین ظاہر ہوا ہے غیر اوسکے موجود نہین
ہرچہ بینی یار ہست اغیار نیست ؀ غیر او خبر وہم خبر پندار نیست ؀ از خیال و موہمکم جلوہ ہاست ؀
ہمیک ہرکس لایق دیدار نیست ؀ اسواسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ہیمن
عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰه جسنے پہچانا اپکو پہچانا اللہ تعالی کو اسطور پر کہ مین نہین ہون ان
اسصورت پر ظاہر ہوا ہے اور فرمایا حدیث عَرَفْتُ رَبِّی بِرَبِّی یعنے جبتک مین ہتا
حق کو نہین پہچانتا تھا جب اپنی ہستی موہوم سے دور ہوکر حق کو جانا حق پہچانا بیت
تاتو ئی از خدا نیابی بو ؀ خود نباشی خدا نما بدرو ؀ العزیز اس مسایل کے فہمید کرکے باطن مین
ورزش کرنی لازم ہے زبان سے بیان مثل وعظ تقرار کے نہین یہ بہید عرفان کو سینہ بسینہ
چلے آئے تھے قلم بند بھی انکو پہلے حضرت محی الدین عربی صاحب نے عربی مین کیا اس نیت پر
کہ اخیر زمانہ ہوجائیگا اوسمین کتاب سے یہی فیض حاصل ہو لبعد اونکے بزرگان نے فارسی
مین کتاب ہاے طیار کی اور فقیر کاتب الحروف نے کتابہائے سے چند مسائل جمع کرکے
بزبان اردو کتاب ہذا مین درج کیا لیکن اگرچہ سینہ کا علم صاحب سینہ سی حاصل ہوتا ہے
مطالعہ کتاب سے شوق پیدا ہوجاتا ہے حدیث شریف مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُه
جسنے پہچانا اللہ تعالی کو پس بند ہوگئی زبان اوسکی یہ بہید دوست کا ہے جو شخص اظہار کریگا
نقصان پاوے گا۔ جتنا بہید کو سینہ مین مخفی رکھیگا نفع حاصل ہوگا اگر مستعد کو تلقین
کرے تو گوشہ مین کرے۔ اور اس معرفت و فنا کی ترتیب ہے اس ترتیب پر چلے تب مقصود
اعظم کو پہونچتا ہے۔ چنانچہ اول تمام عالم کو مثل آئینہ کے تصور کرے اوسمین جمال
حق تعالی کا مدام دیکھنا شروع کری اور اس خیال مین ایسا مقید ہو کہ ایک لحظہ و لمحہ

دل و دیدہ سے فوت نہ کرے بیت اے خاک جالی کہ در آئینہ۔ دیدہ روی یار خود مرآئینہ۔
نہایت اس خیال میں انوارات معاینہ ہونگے اور لذتہا گوناگون پیدا ہونگی۔ لیکن سالک
سوائے تصور اپنے کے کسی طرف عجائبات کے نگران نہو کہ بہت لوگ اسی درجہ میں اٹکر و بال
پاتے ہیں جیسا جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف خدا پاک شب معراج عجائبات کے
مشاہدہ کیوقت فرمائی ہے ما زاغ البصر وما طغی یعنی نہ دیکھا آنکھ حبیب میری نے کسیطرف
سوائے میرے بعد اس درجہ کے یعنی عالم کو حق جانے کہ اس صورت و اشکال سے ظہور پایا ہے
بیت بیلبہ تر البو بتورہ نیست۔ خالی ز تو مسجد و دیرے نیست۔ دیدم ہمہ طالبان مطلوب از۔
انجملہ تو ای و درمیان غیرے نہ۔ پھر اس خیال کے شغل میں مداومت و مواظبت کرے جو کوئی
لمحہ و لحظہ اس تصور سے خالی نہ ہے اسباب میں سعی بہت کرے کہ سوائے سعی کے کوئی کام نہیں
ہو سکتا۔ السعی منی والاتمام من اللہ۔ حدیث شریف الطیر لطیر بجناحیہ والمرء بہمتہ
جانور اوڑتا ہے ساتھ پرونکے اور آدمی ساتھ ہمت سعی کے اور انتہائے اس تصور میں
بہت عجائبات اور خوارق عادات وکشف کرامات معاینہ ہونگی بعد اوسکے بھی کسیطرف ملتفت
نہو کر ترقی کرے کہ اپنے آپ کو درمیان سے اوٹھا دے چنانچہ نفی کرنے وجود وہمی اپنے
و اثبات ذات حق تعالی میں کوشش کرے چشم پوشیدہ اسطرح تصور کرے جس چیز کو ہم
جانتے تھے کہ منم من نیستم حق ست بصورت ظاہر ہوا ہے اس تصور سے مداومت ایسی کرے
حتی کہ اپنکو فراموش کردے اسوقت خود بخود باطن سے اوسکے یہ نزانہ ظاہر ہوگا بیت از اول
میگفتمش اکنون نمیدانم چہ شد۔ بسیار او را جستمش اکنون نمیدانم چہ شد۔ جب یہ تصور عام
ہوا اور ہستی موہومہ کو فراموش کردیگا حجاب اٹھ جاویگا۔ مثنوی ہمون شاہد ہمون شمع ہمون ذوق۔
غیر او نیست در جہان موجود۔ بارہا آن بتو بودم نمیدانستم۔ شب با تو غنودم و نمیدانستم

ظن بود مرا نجود کہ من جملہ منم ٭ من جملہ تو بودم نمید انستم ٭ معشوق عیان بود نمید انستم ٭ گفتم
لطلب مگر بجائے برسم ٭ خود تفرقہ آن بود نمید انستم ٭ نجود و از خودی اپنے سے دور ہونا مقصو
و مطلوب طالبان کا یہ ہے نہایت و کمال اتم درجہ فقر یہی ہے جب اسمقام مین پہونچا
فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا درجہ حاصل ہوا یہ حدیث مرغوب القلوب مین حضرت شمس تبریز
صاحب مرقوم کرتے ہین اسوقت معلوم کریگا حدیث شریفہ ومن ارادفی العبادة بعد الو
صول فقد اشرک باللہ یعنے بعد وصول کے ارادہ عبادت کا کرے تو شرک کیا ساتھ اللہ کے
یہ استغراق کا درجہ ہے عالم صحو کا نہین بیت آنرا کہ فنا شد و فقر این ست ٭ نی کشف
نہ معرفت نے دین ست ٭ رفت او و نشان ہمین خدا ماند خدا ٭ الفقر اذا تم ہو اللہ این ست ٭
اسیواسطے مرقوم کرتے ہین کہ درجہ صوفی کا کچھ چلہ و خلوتہائے و ریاضات نہین صوفی
اوسکو کہتے ہین کہ ستر کل شیٔ ھالك ۔ وبستر کل شیٔ یرجع الی اصلہ واثبات ہوا
الرجوع الی البدایت مونہ دکھلائے اور اس بہید سے واقف ہو العزیز الیسی معرفت
وعرفان کے واسطے مظہر انسان پیدا ہوا ہے اور چند جگہہ تعریف بھی خدا پاک اسکی فرمائے
ورنہ خواب خورش کے واسطے حیوان بہت تھے اور عبادت کیواسطے ملایک اور جو مقصد حاصل
ہوتا ہے عشق سے ہوتا ہے حدیث العشق نار اذا وقع فی القلب فاحترقت ماسو
المحبوب عشق آتش ہے پیدا ہوتی ہے بیچ دل کے پس جلا دیتے ہی سوا معشوق کے تمام چیز
حدیث شریفہ اقتلوا انفسکم بسیف المجاھدات والمخالفات یعنے قتل کرو تم
نفس کو ساتھ مجاہدہ اور مخالفت اوسکی کے من قتل نفسہ فانہ دیتہ العزیز کمال خنک ہے
اسمین استقامت لازم جیسا روم صاحب فرماتے ہین مثنوی کشتن این کار عقل و ہوش نیست
شیر باطن سخرہ خرگوش نیست ٭ خدا پاک کے رحمت ہو سکتا ہے اللہ تعالی تمام مومنان طالبان کو

اس مقصود پر واصل کرے بحرمت النبی واله الامجاد در بیان فواید خدمت و تعظیم اولاد
صالحین جب حضرت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ اصحاب کبار حضرت
امیر المومنین ابابکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ و امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ تعالی
عنہ و امیر المومنین عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ و امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ معہ اہلبیت و دیگر اہل قریش سے ہجرت کرکے مکہ شریفہ سے مدینہ منورہ مین حکم الٰہی سے
تشریف لیگئے اور ہر وقت حضرت و اصحاب کبار جو ساتھ تھے عبادت الٰہی و تلقین امورات
اسلام ارشاد و وعظ رسالت مین مشغول رہتے مردمان شہر مدینہ مبارک نے مشورہ کیا
کہ واسطے خرچ ضروریات کے کچھ ذمہ اپنے مقرر خدمت حضور کی کرین تاکہ حضرت فراغ
دلی سے عبادت و ارشاد مین مشغول رہین جمع ہوکر خدمت حضور انور مین عرض کیا
تب یہ آیت نازل سورت شوریٰ مین ہوئی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربیٰ
کہہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگونکو کہ تمسے کچھ مزدوری رسالت کی مین نہین
طلب کرتا لیکن محبت قربے کی طلب کرتا ہون کہ ساتھ قبایل و اہل بیت میرے کے خدمت کرو
اس آیت مین تواضع کرنے اہلبیت اولاد انبیاء و اولیاء کے فریضہ ہے کیونکہ اکثر اہل دنیا جو اہل
اپنے سے صالحین لوگونکی خدمت تواضع نان پارچہ و نقد جنس سے کرتے ہین اور وہ فراغ
دلی سے اس غذا کے قوت عبادت الٰہی مین صرف کرتے ہین تو اہل دنیا کو کئی طرح کے فایدہ
دین و دنیا مین حاصل ہوتے ہین مسئلہ مین مرقوم ہے کہ مہمان کے معدہ مین غذا جتنا
عرصہ رہتی ہے اوتنے عرصہ مین جو عبادت کرتا ہے ثواب اس صاحب غذا کو بھی برابر عبادت
کرنے والے کے ملتا ہے اسیطرح اداب تعظیم و اعزاز خدمت اولاد صالحین بندگان علیہم
الرضوان کے ہر متنفس مسلمان پر واجب ہے کیونکہ بحکم مودت و خدمت اولاد کے تمہین رد دینت

و خدمت بزرگان کے ہے جیسا حدیث شریف مین جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین اَلوَلَدُ سِرُّ الاَبِیہ یعنے فرزند بھید باپکا ہوتا ہے دیگر حدیث شریف اَکرِمُوا اَولَادِی صَالِحُونَ لِلّٰہِ وَالطَّالِحُونَ لِی یعنی بزرگی و عزت کرو اولاد میرے کی نیک جو ہون واسطے اللہ کے اگر بد عمل ہون واسطے لحاظ میرے کی اگرچہ ظاہر اونکا ابتر ہے ہوتا ہم بھی ترک ادب کرنے لازم ہنہین اونکو اپنے اعمال کی جزا ہوگی آپکو اپنے ادب کا نتیجہ حاصل ہوگا حدیث شریف حُبُّ اَہلِ بَیتِی مَثَلُ سَفِینَۃِ نُوحٍ مَن رَکِبَہَا نَجَا وَمَن تَخَلَّفَ عَنہَا غَرِقَ یعنی محبت اہل بیت کی مانند کشتی نوح علیہ السلام کے ہے جسنے پکڑا اوسکو خلاص ہوا جسنے خلاف کیا غرق ہوا حدیث شریف مَن رَاٰی اَولَادِی وَلَم یَقُم قِیَامًا فَاَبْتَلَاہُ اللّٰہُ بَلَاءً لَا دَوَاءَ یعنے جسنے پایا اولاد میریکو اور نہ کہڑا ہوا واسطے تعظیم تواضع کے پس وارد کرتا ہے اللہ تعالی بلا او سپر جسکے دوا نہو مولانا روم صاحب فرماتے ہین مثنوی از خدا جوئیم توفیق ادب ؎ بے ادب محروم ماند از لطف رب ؎ بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ؎ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد ؎ ہر کہ گستاخی کند اندر طریق ؎ گردد اندر وادیٔ حیرت غریق ؎ ادب تاجیست از لطف الٰہی ؎ بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی ؎ جسکو فیض حاصل ہوا ادب نیاز و عجز کے ساتھ ہوا سبحان اللہ کیا ہی درجہ ہے جسکو خدا تعالی عطا کرے سورت کہف قران شریف مین اولاد صالحین کا بیان نازل کیا وَاَمَّا الجِدَارُ فَکَانَ لِغُلَامَینِ یَتِیمَینِ فِی المَدِینَۃِ وَکَانَ تَحتَہٗ کَنزٌ لَّہُمَا وَکَانَ اَبُوہُمَا صَالِحًا خضر علیہ السلام و موسے علیہ السلام واسطے عمارت دیوار جو گرنے کے نزدیک تہی ودو لڑکیون یتیم کے کہ خزانہ اونکا نقصان نہو محض واسطے پاسخاطری اور لحاظ والد صالح اونکے کے مامور ہوئے تہی جو دیوار اونہون نے مرمت کی اور اہل تفسیر مرقوم کرتے ہین کہ درمیان اون لڑکون و والد صالح جسکے تعریف خدا پاک قرآن مین

فرمائی اور جنکے لحاظ کیواسطے خضر علیہ السلام و موسی علیہ السلام کو خدمت کا حکم ہوا تھا چہار دہ
پشت گذر گئی تھی پس خدا تعالی محافظت و حمایت اوکیونکی بعد گذرنے اتنی پشت کے
جو درمیان مین باطل راستہ پر پشت ہائے گذری تھے واسطے لحاظ و منظوری اوس مرد صالح کے
کی تھے پس تعظیم و تکریم و خدمات اولاد صالحین و اولیاء کرام اطاعت حکم الٰہی کی ہر بشر
پر واجب و لازم ہوئی روضۃ الاحباب و دیگر کتابون معتبر مین مرقوم ہے کہ حضرت رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کوئی حرم محترم مینے نہین کری نکاح مین جبتک جناب الٰہی سے
جبرائیل علیہ السلام حکم نہین لایا اور اسیطرح دختران کو بھی حکم الٰہی کے ساتھ نکاح کیا
قولہ تعالی ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی حضرتکے شان مین نازل
ہے کہ نہین کچھ کیا مینے خواہشہائی نفسانی سے جبتک جناب الٰہی سے وحی نہین ہوا
پس ثابت ہوا کہ تارک ہوا کا فعل فعل حق سے ہوتا ہے جیسا روم صاحب فرماتے ہین
مثنوی ۔ با دو دم ہوا و ارزوست ۞ چون ہوا بگذاشتی پیغام ہوست ۞ خطبۂ شاہان بگردد
وان کیا ۞ جز کیا و انبیاء و اولیاء ۞ زانکہ فر باد شاہان از ہواست ۞ بازنامہ اولیا از کبریاست
گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ۞ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود ۞ گرچہ قرآن از لب پیغمبرست ۞ ہرکہ گوید حق نگفت
او کافرست ۞ العزیز ۔ اسیطرح جب اولیاء بکمال فنا فی الرسول و فنا فی اللہ ہو جاتا ہے
کوئی کام دینی یا دنیاوی بدون حکم الٰہی کے نہین کرتا اور نکاح بھی اولیاء اللہ اسوقت
کرتا ہے جب واسطے مغفرت و مخلصی اولاد و اہل عیال کے جناب الٰہی سے وعدہ ارشاد
ہوتا ہے ۔ جیسا ذکر کتاب ہذا مین جناب بابا فرید صاحب کا گذر چکا ہے اسیطرح بدون حکم
الٰہی کے ارشاد و بیعت کا بھی نہین جاری کرتے جبتک مغفرتکے پروانہ ایزدی ولسوف
یعطیک ربک فترضی کے وعدہ کا امیدوار نہین ہوتی نقل ہے حضرت جناب

عبدالحق محدث دہلوی صاحب فاضل اجل ہند اپنے کتاب اخبار الاخیار میں مرقوم کرتے ہیں ایکروز حضرت بابا فرید صاحب محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین خلیفہ اپنے کو واسطے ارشاد وسماع کے حکم فرمایا محبوب الٰہی نے عرض کی حضرت بندہ کو بھی ارادت حضور کی کافی ہے ہجوم عوام میں نقصان ہوتا ہے اور بندہ ضعیف ہے یہ بار گران خرقہ کے اوٹھانیکے لایق نہیں ہے تب دریائے سینہ فریدیہ میں جوش پیدا ہوا اور عالم ناسوت سے عالم لاہوت میں ہوئی اوسوقت یہ فرمایا ای نظام یہ وعدہ کرتا ہون بہشت مین اسوقت داخل ہونگا جبوقت تمام مردمان جنکو تم بیعت کروگے داخل کرونگا اور خرقہ خلافت وجود ذی جود تیرے واسطے ابد سے تیار ہے اسوقت یہ ارشاد محبوب سنکر سجدہ شکر ادا کیا اور عام طور سے بیعت کرنی شروع کی العزیز لسبب مقبولی ومنظوری صالحین واولاد اونکے کو دعا مین تاثیر ہے جیسا ان لوگونکی زبان مین سے جاری ہو ویسا ہی خدا پاک کردیتا ہے چنانچہ قرآن شریف مین حق حضرتکے نازل ہے لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا یعنی نہین برابر پکارنا پیغمبر کا جیسا تم پکارتے ہو مولوی روم صاحب فرماتے ہین مثنوی کان دعائے شیخ نے چون ہر دعاست ؛؛ فانی ہست اوگفت او گفت خداست ؛؛ چون خدا از خود سوال و کد کند ؛؛ پس دعای خویش را چون رد کند ؛؛ آن دعائی بیخودان خود دیگر ہست ؛؛ آن دعا زونیست گفت داور ہست آن دعا حق میکند چون او فناست ؛؛ آن دعا و آن اجابت از خداست ؛؛ العزیز خداوند پاک نے دو شخص کے واسطے وعدہ جنت کا قرآن شریف مین فرمایا ہے اول خواہشہائی نفسانی کو باز رکھنے والے کو دوسرا داخل ہونے والے صحبت وخدمت عبد صالحین کو چنانچہ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی جسنے بند کیا نفس کو خواہشہائی سے پس اوسکیواسطے بہشت بلند ہوگا ۔ آیت فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ یعنے داخل ہو بیچ بندون

صالحین سے رہیے تب داخل جنت میں ہو گے الغرض جبتک صحبت و خدمت اہل الیقین داخل نہوینگے نفس کشی کا راستہ بھی نہیں ملتا مولانا روم صاحب فرماتے ہیں مثنوی
نفس چون با شیخ بیند کام تو ٭ از بن دندان شود او رام تو ٭ عقل گاہی غالب آید در شکار ٭ بر سگ نفست کہ باشد شیخ یار ٭ نفس اژدرہاست با صد زور و فن ٭ روی شیخ او را زمرد دیدہ کن ٭ گر تو خواہی ایمنے از اژدہا ٭ دستش از داماں مکن یکدم رہا ٭ خاک شو در پیش شیخ با صفا ٭ تا ز خاکِ تو بروید کیمیا ٭ نفس را تسبیح مصحف در یمین ٭ خنجر و شمشیر اندر آستین ٭ مصحف سالوس او باور مکن ٭ خویش با او ہمسر و ہمسر مکن ٭ صد زبان در ہر زبانش صد لغت ٭ زرق و دستانش نیاید در صفت ٭ چون بہ نزدیک ولی اللہ شود ٭ آن زبان صد گزش کوتاہ شود ٭ مکر نفس و تن نداند عام شہر ٭ او نگردد جز بوحی القلب قہر ٭ پیر را بگزین کہ بی پیر این سفر ٭ ہست بس پر آفت و خوف و خطر ٭ ہر کہ او بے مرشدی در راہ شد ٭ او ز غولان گمرہ و در چاہ شد ٭ گر نباشد سایہ پیر ای فضول ٭ پس ترا سرگشتہ دارد بانگ غول ٭ قال النبی علیہ السلام۔ مولا مرتضیٰ۔ اذا تقرب الناس الی خالقہم بانواع البر فتقرب الی اللہ بالعقل والسر تسبقہم بالدرجات والزلفی عند الناس وعند اللہ اس حدیث شریف کی شرح روم صاحب نے کری ہے مثنوی
گفت پیغمبر علی را ای علی ٭ شیر حقی پہلوانی پر دلی ٭ لیک بر شیری مکن ہم اعتمید ٭ اندرا در سایہ نخل امید ٭ ہر کسے گر طاعتے پیش آورند ٭ بہر قرب حضرت بیچون خیند ٭ تو تقرب جو بعقل و سر خویش ٭ نے چو ایشان بر کمال و بر خویش ٭ اندر آ در سایہ آن عاقلی ٭ کس نتاند برد از رہ ناقلی ٭ پس تقرب جو بدو سوی اللہ ٭ سر مپیچ از طاعت او ہیچگاہ ٭ یا علی از جملہ طاعات الہ ٭ بر گزین تو سایہ خاص خدا ٭ تو برو در سایہ عاقل گریز ٭

تا رہے زان دشمن پنہان ستیز ٭ چون گرفتی پیر ہین تسلیم شو ٭ ہمچو موسی زیر حکم خضر رو ٭
صبر کن بر کار خضر اے بے نفاق ٭ تا نگوید خضر رو ہذا فراق ٭ گرچہ کشتی بشکند تو دم مزن ٭
گرچہ طفلے را کشد تو مو مکن ٭ دست او را حق چو دست خویش خواند ٭ تا ید اللہ فوق ایدیہم
براند ٭ دست حق میراندش زندہ اش کند ٭ زندہ چہ بود جان پایندہ اش کند ٭ قرآن
شریف مین حکم نازل ہے جب یہود و نصاری نسبت فرزند کی ذات وحدہٗ لاشریک کو
کرتے تھے **قولہ تعالی** قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین ٭ کہ یا رسول
اللہ اگر ہوتا اللہ تعالی کا فرزند پس پہلے مین اوسکی عبادت کرتا۔ عبادت سے مراد
تواضع و تعظیم کے ہے پس اس آیت سے بھی تعظیم تکریم اولاد صالحین کے تفہیم
ہے دوسری جگہہ تعظیم اولاد بزرگان بسبب مکرم ہونے آبائی اجداد اونکے کے قرآن
شریف مین وارد ہے **قولہ تعالی** والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان
الحقنا بہم ذریتہم وما التناہم من عملہم من شیء یعنے اولاد صالحین
کو مرتبہ پدران کے پہونچا دینگے پس تعظیم و خدمت اونکی تعظیم بزرگان کی ہے اور
حقارت و بے ادبی اونکے عین حقارت و بے ادبی بزرگانکی ہے نعوذ باللہ منہا حضرت
عبد الحق محدث دہلوی صاحب اخبار الاخیار مین مرقوم کرتے ہین کہ وجود ذی
جود اولیاء اللہ کا رحمت ہے شامل نعمت کامل ساتھ تمام کے واصل پس بموجب
واما بنعمۃ ربک فحدث ذکر مناقب و فضایل اونکے کا نعمت عظمی و
عطیہ کبرا کا شکر لازم ہے **مبیت** ہر کس کہ کمال اولیاء را نشناخت ٭ دین نعمت
خاص بے بہا را نشناخت ٭ لیکن شکر نگفت و حب ایشان نگزید باللہ
یقین کہ او خدا را نشناخت ٭ اور ذکر محبوبان خدا و محبان درگاہ باعث نزول

رحمت و سبب وصول قربت کا ہے اسواسطے کہ ہر محبوب کو ذکر محب اپنے کا خوش آتا ہے اور محب کو ذکر محبوب کا پس حب بکمال معیت سے رویت و خدمت اولاد کے خاص اونکے ہوئی اور فرمان برداری جلشانہ و رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے اور مناقب اولاد و صالحین کے عین مناقب صالحین کے ہین پس ذکر صالحین و اولاد صالحین کا ثمرہ رحمت کا ہوا اس امید پر بندہ فقیر کو مصنف کتاب **محمد حسین** ولد میر تاج محمود مرحوم مغفور نے کتاب ہائے و رسالہ ہائے قدیمہ سے بکمال جانفشانی و مشقت سے بعد ملاحظہ و پسندیدگی حالات سجادہ نشین صاحب و اوستاد یم صاحب زبدۃ الفضلا قاضی غلام محے الدین صاحب جو یکتار زمانہ و صدہا کو مثل بندہ خاکسار فیض علم کا اونسے حاصل ہوا اور ابتک جاری ہے خدا تعالی اونکو سلامت باکرامت رکھی یہہ کتاب طیار کی گئی امید واثق درگاہ ایزدی و جناب بزرگان علیہم الرضوان سے ہے کہ منظور ہوگی **ابیات دعا** دارم امید از خدائی جہان ٭ کہ و ہد از قبول خویش نشان ٭ کند این را بلطف خویش قبول ٭ بقبول خودش کند موصول ٭ سوئی اہل دلش روان سازد ٭ جائے او در میان جان سازد ٭ ای خدا ذ ارو ذوالفغارم من ٭ بیکس و بینوا و زارم من ٭ بفقیری من فقیر ہی نیست ما جز تو توام ہیچ دستگیری نیست ٭ مفلس و کمترین گدائے توام ٭ آرزو مند و یک عطائے توام ٭ نظر رحمتی بمن فرما ٭ بردلم لطف خویشتن فرما ٭

نیست جز لطف تو کسے مارا

انت نعم الوکیل و المولا

الحمد لله رب العالمین الصلوات والسلام علی سید المرسلین سیدنا محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه وسائر النبیین وآله وکل اصحابه وسائر الصالحین والمومنین والمومنات الاحیاء والاموات وسائر الاقرباء برحمتک یا ارحم الراحمین

اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کل ذرة مائة الف الف مرة

ہر کہ خواند دعا طمع دارم	نوشتہ بماند سیہ بر سفید
زانکہ من بندہ گنہ گارم	نویسندہ را نیست فردا امید

تمت

تمام شد

بعونہ تعالی وبحرمت النون والصاد

نقلم بندہ میران بخش مہتمم مطبع ...